



آغا خانیت



علمائے اُمت کی نظر میں

ناشر

سواد اعظم اہلسنت و جہال پاکستان
ملنے کا پتہ

دارالعلوم تعلیم القرآن سول کواٹر لپا ور صدر



آغا خانیت



علمائے اُمت کی نظر میں



ناشر



سودا عظیم اہل سنت حیرال پاکستان

میلنے کا پتہ

دارالعلوم تعلیم القرآن سول کوائریشاور صد

نام کتاب آغا خانیت علماء امت کی نظر میں

مرتب فیض السّچترالی

فن کتابت تلمیذ پروین رقم دہائی

مصصح مولانا نعمت السّچترالی

ناشر سواد اعظم المہنت چترال پاکستان

ذیونگر الخی

مولانا عبید السّچترالی

مدیر دارالعلوم تعلیم القرآن سول کوارٹر پشاور - مسدود -

فہرست

صفحہ	عرض مرتب
۴	مقدمہ، مولانا محمد یوسف لدھیانوی
۵	الاستفتاء
۲۵	مفتی اعظم پاکستان مفتی دل حسن صاحب فتویٰ
۳۷	مفتی رشید احمد صاحب فتویٰ
۴۵	فتویٰ دارالعلوم کراچی
۴۶	فتویٰ مولانا سلیم الشرفان صاحب
۱۰۵	توقیعات علمائے سندھ
۱۰۶	فتویٰ علماء پنجاب
۱۰۸	فتویٰ علماء سرحد و شمال علاقہ جات
۱۲۲	آزاد کشمیر
۱۳۱	بلوچستان
۱۳۲	فتویٰ دارالعلوم دیوبند (اندلیا)
۱۲۳	فتویٰ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور (اندلیا)
۱۳۴	فتویٰ جامعہ انہر
۱۳۵	فتویٰ شیخ عبد اللہ بن باز
۱۳۶	ضمیمہ فتویٰ مفتی اعظم پاکستان مفتی دل حسن متعلق آغا خان فاؤنڈیشن
۱۳۸	



عرض مرتب

پاکستان میں جن افراد کو آغا فانی کہا جاتا ہے ان کا ابتدائی تعلق اسماعیلی
 مذہب کی زیدی شاخ سے ہے اسماعیلی مذہب کی ابتدا دوسری صدی
 ہجری کے اواخر میں ہوئی۔ اسماعیلیوں کے عقائد پر یونانی، ایرانی، مجوسی
 اور نصرانی فلسفوں کا شدید غلبہ نظر آتا ہے ان کے یہاں تعلیمات کو دو حصوں
 میں منقسم کیا گیا ہے ایک ظاہری دوسری باطنی۔ اُس دور کے علماء نے ان کے
 عقائد پر نقد و نظر کے بعد اُن کو خارج از اسلام قرار دیا۔ اس وجہ سے بیشتر تاریخوں
 میں اسماعیلیوں کا ذکر و افض باطنیہ یا ملحدہ (جمع ملحد) کے عنوان کے تحت
 کیا گیا ہے۔ اسماعیلیہ سے تعلق زیادہ لٹریچر عربی و فارسی میں ہے یا انگریزی
 میں ہے جس کے سہل الحصول نہ ہونے کی وجہ سے عوام اُس سے مستفید
 نہیں ہو سکتے۔ دوسرے اس ایک ہزار سال کے عرصہ میں گمراہی میں مزید
 اضافہ ہوا ہے۔ لہذا آغا فانیوں کے موجودہ عقائد کی روشنی میں دنیا بھر کے
 جید علماء کرام سے فداویٰ حاصل کر کے کتابی شکل میں پیش کئے جاتے
 ہیں تاکہ عوام کو حقائق کا علم ہو سکے اور وہ گمراہی سے بچیں،
 وما توفیقی الا باللہ

فیض اللہ چترالی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى

مقدمہ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہم العالی

آغا خانوں کے جن عقائد کی بناء پر یہ فتویٰ شائع کیا جا رہا ہے ان کا خلاصہ حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب مفتی اعظم پاکستان کی تحریر میں اس کی کافی تفصیل دارالعلوم کراچی کے فتوے میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے لیکن آغا خانوں کے بارے میں چند ضروری مباحث کا ذکر کر دینا ضروری ہے جن سے قارئین کو آغا خانی مذہب کے بارے میں کافی حد تک بصیرت حاصل ہو سکے۔

۱۔ آغا خانی سلسلہ امامت

اسمعیلی مذہب میں سلسلہ امامت کو کلیدی حیثیت حاصل ہے ان کے نزدیک حاضر امام کا فیصلہ ناطق ہے اس لئے سب سے پہلے ان کے سلسلہ امامت پر نظر ڈالنا ضروری ہے ان کے یہاں ائمہ کا سلسلہ حسب ذیل ہے۔

- ۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ۴۹ھ
- ۲۔ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما ۶۱ھ
- ۳۔ حضرت زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہ ۹۴ھ
- ۴۔ حضرت محمد باقر ۱۱۴ھ
- ۵۔ حضرت جعفر صادق ۱۴۸ھ

جعفر صادق کے بعد فرقہ امامیہ میں مسئلہ امامت پر اختلاف نظر قائم ہوا۔ حضرت جعفر صادق کے صاحبزادہ موسیٰ کاظم کو امام مانا اور اسمعیلی اسکے بڑے صاحبزادے حضرت اسمعیل

بن جعفر صادق کی امامت کے قائل ہوئے۔ ڈاکٹر زاہد علی نے تاریخ فاطمین مصر میں اس سلسلہ میں جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے۔

امام جعفر صادق کے ترتیب عمر کے لحاظ سے سات بیٹے تھے۔ ۱۔ اسمعیل ۲۔ عبد اللہ انطع ۳۔ موسیٰ کاظم ۴۔ محمد معروف بہ دیباج ۵۔ اسحق ۶۔ عباس ۷۔ علی عریضی۔ اول الذکر چاروں نے امامت کا دعویٰ کیا جس سے متعدد فرقے پیدا ہو گئے۔ ان میں مشہور اور اہم فرقہ اسمعیلیہ اور فرقہ موسویہ ہے اسمعیلی امام جعفر صادق کے بعد حضرت اسمعیل کی امامت

لے ڈاکٹر زاہد علی صاحب "تاریخ فاطمین مصر میں عام مورخین کی غلطیاں کے زیر عنوان لکھتے ہیں۔

جہاں کہیں عام مورخین نے سلسلہ نسل ائمہ کا ذکر کیا ہے وہاں حضرت علیؑ کو امام اول بتایا ہے اور اس طرح سلسلہ قائم کیا ہے ۱۔ حضرت امام علیؑ ۲۔ امام حسن ۳۔ حسینؑ ۴۔ امام علی زین العابدین ۵۔ محمد الباقر ۶۔ امام جعفر صادق ۷۔ امام اسمعیل۔ اس طرح امام اسمعیل کو ساتواں امام شمار کیا ہے حالانکہ حضرت علیؑ عقائد اسمعیلیہ کے مطابق امام اول نہیں ہیں اسمعیلیوں کے ہاں امامت کا سلسلہ حضرت امام حسن سے شروع ہوتا ہے حضرت علیؑ تو اساس اور رُسی ہیں البتہ فرقہ اثنا عشریہ نے حضرت علیؑ کو بھی ائمہ کے سلسلہ میں شریک کیا ہے اس طرح ان کے عقیدے کے مطابق بارہویں امام محمد المنتظر ہیں مورخین نے اسی پر قیاس کر کے ائمہ فرقہ اسمعیلیہ کے سلسلہ میں حضرت علیؑ کو بھی امام اول قرار دیدیا۔ لیکن اسمعیلیہ کے عقیدے کی رد سے یہ بالکل غلط ہے ان کے ہاں حضرت امام حسن پہلے امام ہیں اور ساتویں امام اسمعیل کے فرزند محمد ہیں۔ جو صالح النطقا کہے جاتے ہیں اسمعیلی عقائد کا بڑا دار و مدار اس عدد پر ہے۔

لیکن آغاخان ائمہ کی مستند تاریخ "جو نور مبین" کے نام سے آغاخان ثالث کے دور میں لکھی گئی اور تاریخ ائمہ اسمعیلیہ جو حال ہی میں خود آغاخان کی طرف سے کراچی سے شائع ہوئی ہے ان میں امام اول حضرت علیؑ کو قرار دیا گیا ہے اور امام دوم حضرت حسینؑ کو حضرت حسنؑ کو سلسلہ ائمہ میں سرے سے لیا ہی نہیں گیا۔ چنانچہ نور مبین کی عبارت درج ذیل ہے۔ حضرت امام حسین (سن امامت

کے قائل ہیں، اور اثنا عشری یا موسوی حضرت موسیٰ کاظم کو امام مانتے ہیں اسمعیلیوں کا کہنا ہے کہ حضرت اسمعیل حضرت امام جعفر کے بڑے صاحبزادے تھے امام جعفر نے ان کی امامت پر نص کی تھی اور اسمعیل کی والدہ کی موجودگی میں انہوں نے نہ کوئی نکاح کیا نہ لونڈی خریدی لہذا وہی امام ہیں اثنا عشریوں کا کہنا ہے کہ اسمعیل پر امام جعفر نے نص ضرور کی تھی مگر ان کا انتقال باپ کی موجودگی میں ہو گیا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کو یہ ہو گیا (یعنی دلئے بدل گئی) اور امامت موسیٰ کاظم کی طرف منتقل ہو گئی۔

علامہ مجلسی کی روایت کے مطابق امام جعفر صادق نے اسمعیل کو اپنا جانشین بنایا تھا۔ لیکن ایک موقع پر انہوں نے شراب پی لی تو ان کے والد برفروختہ ہو گئے اور ان کو مغرول کر کے امام موسیٰ کاظم کو منتقل کر دی۔ مگر فرقہ اسمعیلیہ نے اس کو نہیں مانا۔ اسمعیل بن جعفر کے بائے میں دو قول ہیں ایک یہ کہ ان کا انتقال والد کی زندگی میں ہو گیا تھا اور دوم یہ کہ ان کا انتقال نہیں ہوا تھا مگر تقیہ کے طور پر وہ روپوش ہو گئے تھے۔ اور اپنی موت مشہور کرادی تھی تاکہ قتل سے بچ جائیں۔

(ملخص تاریخ فاطمیین مصر ص ۳۹ تا ۴۱ ج ۱)

بہر حال اسماعیلی حضرت جعفر صادق کے بعد ان کے بڑے صاحبزادے اسمعیل کو چھٹا امام مانتے ہیں اور یہاں سے ان کے ائمہ کا دودستر "شروع ہوتا ہے اس دور میں ان کے حسب ذیل پانچ امام ہوئے۔

(بقیہ حاشیہ) از سکہ تا سکہ - کوفہ کی مسجد میں جب حضرت علیؑ کو عبدالرحمن بن بلجم نے شہید کیا تو مند امامت پر حضرت امام حسینؑ جلوہ افروز ہوئے (ص ۴۸-۴۹) تاریخ ائمہ اسمعیلیہ کی عبارت درج ذیل ہے - حضرت امام حسینؑ ۲ دور امامت ۴۰ تا ۵۶ - ۶۶ تا ۷۸ - حضرت علیؑ کی شہادت کے بعد ۲۱ رمضان ۴۰ھ / ۲۸ جنوری ۶۶۱ء کو حضرت امام حسینؑ مند امامت پر جلوہ افروز ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر ۳۶ سال کی تھی، (ص ۱۱۶ - ۱۱۷ ج ۱)

- ۶۔ حضرت اسمعیل بن جعفر صادق ۱۵۸ھ
 ۷۔ حضرت محمد بن اسمعیل المکتوم ۱۹۷ھ
 ۸۔ عبداللہ بن محمد دہی احمد ۲۱۲ھ
 ۹۔ احمد بن عبداللہ تقی محمد ۲۲۵ھ
 ۱۰۔ حسین بن احمد رضی عبداللہ ۲۶۸ھ

دورِ ظہور

حسین بن احمد کے صاحبزادے عبداللہ نے ۲۹۷ھ میں مغرب (افریقہ) میں حکومت قائم کر لی اور المہدی کا لقب اختیار کیا یہاں سے بقول ان کے ائمہ کا دور کشف شروع ہوتا ہے عبداللہ المہدی کی قائم کی ہوئی سلطنت ۴۳۶ھ تک افریقہ میں اور ۳۸۵ھ سے ۵۶۷ھ تک مصر پر رہی۔ ان خلفاء کو خلفاء عبیدیہ میں یا فاطمین کہا جاتا ہے اور ان کی فہرست یہ ہے۔

- ۱۔ عبید اللہ المہدی ولادت ۱۲ شوال ۲۶۰ھ آغاز حکومت ۲۹۷ھ وفات ۳۲۲ھ
- ۲۔ ابوالقاسم محمد القائم بامر اللہ ۳۲۲ھ - ۳۲۵ھ
- ۳۔ ابوطاہر اسمعیل المنصور باللہ ۳۲۵ھ - ۳۲۸ھ
- ۴۔ ابوتیمم محمد المغیر لدین اللہ ۳۲۸ھ - ۳۳۱ھ
- ۵۔ ابومنصور نزار العزیز باللہ ۳۳۱ھ - ۳۳۴ھ
- ۶۔ ابوعلی الحسین الحاکم باللہ ۳۳۴ھ - ۳۳۷ھ
- ۷۔ ابومحمد علی الطاہر لاغر اذ دین اللہ ۳۳۷ھ - ۳۴۰ھ
- ۸۔ ابوتیمم محمد المستنصر باللہ ۳۴۰ھ - ۳۴۲ھ

مستنصر باللہ اسمعیلیوں کے ائمہ اور میں امام تھے ان کے انتقال کے بعد ان کی جانشینی کے مسئلہ پر اختلاف پیدا ہوا۔ مستنصر کے امیر ابجوش افضل نے ان کے چھوٹے بھائی کے مستعلی کو اس کا جانشین بنادیا۔ اس کے بڑے بیٹے نزار نے اس کی اہمیت کو تسلیم نہیں کیا بلکہ خود اہم

حسن بن صباح جو اس زمانے میں بہت بڑا اسمعیلی داعی تھا۔ اس نے نزار کی حمایت کی۔ یہاں سے اسمعیلیوں کی دو شاخیں ہو گئیں۔ ایک نزاریہ کہلائی اور دوسری مستعلیہ۔ نزار نے مہر سے بھاگ کر اسکندریہ پر اپنی حکومت قائم کر لی۔ اور المصطفیٰ لدین اللہ کا لقب اختیار کیا۔ امیر ابیحوش افضل نے اس کے مقابلے میں لشکر بھیجا جس کو نزار کے مقابلے میں ہزیمت اٹھانی پڑی ایک سال کے بعد پھر ایک لشکر بھیجا۔ اس دفعہ نزار کو شکست ہوئی اور اسے گرفتار کر کے قاہرہ لیجا یا گیا۔ مستعلی نے نزار کو دو دیواریوں کے بیچ میں کھڑا کر کے اس پر دیواریں چنوا دیں اور ایک روایت یہ ہے کہ اس کو قید کر دیا جس کے بعد وہ اس چار دیواری سے باہر نہیں نکل سکا اور ۴۹۰ھ میں انتقال کی۔

اگرچہ نزار کو اپنے مقصد میں ناکامی ہوئی۔ مگر اس کے حامیوں نے اس کی دعوت جاری رکھی جس کے نتیجے میں حسن بن صباح نے قلعہ الموت پر نزاری حکومت قائم کر دی۔ کہا جاتا ہے کہ حسن بن صباح نے نزار کے بیٹے ہادی کو مصر سے بلا کر اس کے باپ نزار کی مسند امامت پر بٹھایا اور یہ حکومت تقریباً ڈیڑھ سو سال تک جاری رہی۔ مستنصر کے بعد نزاریوں کے مندرجہ ذیل امام ہوئے۔

وفات	امامت	نزاریہ مستنصر	وفات
۶۵۳۰	۲۰	ہادی بن نزار	۶۴۹۰
۶۵۵۷	۲۲	قاہر بن مہدی	۶۵۵۲
۶۶۰۷	۲۴	علی محمد	۶۵۶۱
۶۶۵۳	۲۶	علاء الدین محمد	۶۶۱۸
		۲۷	۶۶۶۲

۲۸ رکن الدین کے دور میں قلعہ الموت کو تاتاریوں نے تاراج کر دیا اور رکن الدین کو قتل کر دیا۔ جسے نزاری اقتدار کا خاتمہ ہوا، اور نزاری اماموں کا مرکز الموت ایران منتقل ہو گیا۔ کہا جاتا ہے اس دور میں ان کے مندرجہ ذیل امام ہوئے۔

وفات	امامت	شمس الدین
۶۷۱۰	۶۶۵۴	۲۸

امامت	وفات	امامت	وفات
۲۹ قاسم شاہ ۷۱۰	۷۷۱	۳۰ اسلام شاہ ۷۷۱	۸۲۷
۳۱ محمد بن اسلام شاہ ۸۷۲	۸۲۸	۳۲ مستنصر بالثردوم ۸۶۸	۸۸۰
۳۳ عبدالسلام ۸۸۰	۸۹۹	۳۴ شاہ غریب مرزا ۸۹۹	۹۰۲
۳۵ ابوذر علی ۹۰۲	۹۱۵	۳۶ مراد مرزا ۹۱۵	۹۲۰
۳۷ ذوالفقار علی ۹۲۰	۹۲۲	۳۸ نور الدین علی ۹۲۲	۹۵۷
۳۹ خلیل اللہ علی ۹۵۷	۹۹۳	۴۰ نزار دوم ۹۹۳	۱۰۳۸
۴۱ سید علی ۱۰۳۸	۱۰۷۱	۴۲ حسن علی ۱۰۷۱	۱۱۰۶
۴۲ قاسم شاہ ۱۱۰۶	۱۱۴۳	۴۴ ابوالحسن علی ۱۱۴۳	۱۱۹۴
۴۵ خلیل اللہ علی دوم ۱۱۹۴	۱۲۲۳		

آغاخان کا لقب

خلیل اللہ علی ایک شورش میں قتل کر دئے جس پر اسمعیلیوں کی طرف سے شورشیں شروع ہو کر ایران کے بادشاہ فتح علی قاجار نے اسمعیلیوں کو مطمئن کرنے کے لئے خلیل اللہ کے دو سالہ بیٹے حسن علی کو آغاخان کا لقب دیا اور اپنی بیٹی کی اس سے بیاہ کر دی لیکن فتح علی کی وفات کے بعد حسن علی آغاخان کو ایران میں مشکلات پیش آئیں اور انہوں نے اپنا مستقر ایران کے بجائے ہندوستان بنالیا۔ اور بمبئی میں سکونت اختیار کی۔ یہاں سے اسمعیلی اماموں کے نام کے ساتھ آغاخان کا لقب شروع ہوا۔

۴۶	آغاخان اول	حسن علی	۱۲۹۸ء
۴۷	آغاخان دوم	علی شاہ	۱۳۰۲ء
۴۸	آغاخان سوم	سلطان محمد شاہ	۱۳۷۲ء
۴۹	آغاخان چہارم	کریم شاہ	حاضر امام

کی رسالت کی شہادت مراد ہو، جس میں مؤمنین کی اذان کے پہلے کلمے، اَشْهَدُ اَنْ
 مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے کلمے اَشْهَدُ اَنْ
 مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ سے ساتویں امام محمد بن اسماعیل کی رسالت کی طرف اشارہ
 ہو جس میں قرآن مجید، تورات اور انجیل کی طرح ایک تحریف شدہ کتاب سمجھی گئی ہو جس میں
 شریعت محمدی کے ظاہر کی نہ صرف توہین کی گئی ہو بلکہ یہ بھی کہا گیا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ﷺ
 کے بعد سے محمد بن اسماعیل کے ذریعے اسے معطل کر دیا ہے جس کی بنیاد باطنیت پر قائم
 ہو۔ جس سے ارتکاب فواحش و منکرات مباح ہو جائے جس میں اپنے علم حقیقت
 کے مسائل مثلاً حلول، تناسخ اور عقول عشرہ وغیرہ یونانی، ایرانی اور ہندی نظریات
 سے لئے گئے ہوں، جس میں دس حدود (یعنی ارکان دعوت) میں رومن کیتھولک
 بہرحرح کے نظام کی تقلید کی گئی ہو۔ جس میں حدود علویہ (یعنی عقول عشرہ) اور
 دس حدود سفلیہ (یعنی ارکان دعوت) کے واسطے کے بغیر خدا تک پہنچنا یا نجات حاصل
 کرنا ناممکن ہو۔ جس میں اپنی ”پوری وفاداری“ سے اور کل طاقت سے سلطنت برطانیہ سے
 تعاون کرنے اور پر خلوص وفاداری کے ساتھ لامتناہی خدمات انجام دینے کی تلقین کی گئی ہو
 ہو۔ جس میں امام، محررات اور فواحش کے مرتکب ہونے پر بھی امام باقی رہتا ہو اور فواحش
 کے ارتکاب کی وجہ سے اس کی امامت میں شک کرنے سے مومن کا ایمان جاتا رہتا ہو وغیرہ
 علم تو عالم ہی ہیں لیکن ایک غیر عالم شخص بھی اسمعیلیوں (یعنی آغا خانوں) کے
 ان ان عقائد کو جاننے کے بعد ایک منٹ کے لئے بھی انہیں مومن و مسلم ماننے کے لئے
 تیار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اسے یہ لوگ اپنی کتابوں کے حوالوں کے آئینہ میں صاف طور پر غیر مسلم
 نظر آتے ہیں تاہم ان کے غیر مسلم ہونے کے بارہ میں چند معتبر ترین فتاویٰ نقل کئے جاتے
 ہیں تاکہ مزید تسلی و تشفی کا باعث ہوں۔

فتویٰ نمبر ① و یجب اکفار الروافض فی قولہم برجعة الاموات الی

الدنيا وبتناسخ الارواح و بانتقال روح الاله الى الائمة وبقولهم
 في خروج امام باطنی وبتعطيلهم الامر والنهي الى ان يخرج الامام
 الباطن وبقولهم ان جبريل عليه السلام غلط في الوحي الى محمد صلى الله
 عليه وسلم دون علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه وهو لاء القوم
 خارجون عن ملة الاسلام واحكامهم احكام المرتدين كذا في الظهيرية
 (فتاوى عالمگیری جلد ۲ ص ۲۶۴)

(ترجمہ و مطلب) درج ذیل وجوہ کی بناء پر ایسے روافض (جیسا کہ اسمعیلی اور ان جیسے
 دوسرے فرقے مثلاً زیدی، نصیری، دروزی وغیرہ) کو کافر جاننا واجب ہے جن کے عقائد
 یہ ہوں کہ

- ۱۔ مردے پھر زندہ ہو کر دنیا میں واپس لوٹ آتے ہیں ۔
- ۲۔ روہیں جسمانی ڈھانچے بدل کر دنیا میں پھر نئے روپ میں آ جاتی ہیں (مثلاً
 کوئی گناہ گار مر جائے تو اس کی روح گدھے میں ڈال دی جاتی ہے اور پھر مرنے کے بعد
 کتے میں ڈال دی جاتی ہے اور اس طرح ایک روح بطور سزا چوراسی قالب بدلتی ہے) (انصاری)
- ۳۔ اللہ تعالیٰ اماموں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں یعنی اماموں میں اللہ تعالیٰ کی روح
 منتقل ہو جاتی ہے ۔

- ۴۔ ایک باطنی امام آئے گا اور تب تک احکام شریعت پر عمل درآمد معطل رہے گا ۔
- ۵۔ جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی وحی کو علی بن ابی طالب کے پاس لیجائیں گی بجائے غلطی سے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجائے ۔

مندرجہ بالا عقائد حامل لوگ ملت اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام مرتدوں
 والے احکام ہیں (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۴)

فتویٰ نمبر ۲) نعم لاشک فی تکفیر من قذف الیہ عائشة رضی اللہ

تعالیٰ عنہا اوانکر صحبۃ الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اواعتقد الالوہیۃ
فی علی اوان جبریل غلط فی الوحی اوانحوذک من الکفر الصریح المخالف
للمقرآن - (رد المحتار جلد ۳ صفحہ ۲۹۴ مطبوعہ یوپی)

ترجمہ و مطلب :- ہاں اس شخص کو کافر قرار دینے میں کوئی شک نہیں جو کہ منافقین کی طرف سے
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر لگائی گئی تہمت کو درست کہتا ہو یا ابوبکر
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صحابی رسول ہونے کا انکار کرے یا حضرت علی کو معبود سمجھے
یا یہ سمجھے کہ حضرت میں خدا تعالیٰ سمائے ہوئے ہیں اور ان میں خدا کی روح جلوہ گر ہے یا یہ
سمجھے کہ

جبریل علیہ السلام وحی الہی کو علی کے پاس لیجانے
کی بجائے غلطی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجاتے ہے یا اسی طرح کا کوئی
اور صاف مخالف قرآن عقیدہ رکھے (مثلاً یہ کہ قرآن مجید کے چالیس پارے ہیں یا موجودہ
قرآن مجید صدیوں کی تحریف شدہ بوسیدہ کتاب ہے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو پیغمبر
نبی یا رسول مانے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قائم النبیین نہ جانے وغیرہ) تاوی سامی ۱۹۹۲ء

فتویٰ نمبر (۲۳) (تبیہ) يعلم معاصنا حکم الدرر والیامنة فانهم
فی البلاد الشامية یظهرون الاسلام والصوم والصلاة مع انهم یعقدون
تناسخ الارواح وحل الخمر والزنا وان الالوہیۃ تظهر فی شخص بعد
شخص ویجحدون الحشر والصوم والصلاوم ویقولون المسمى بها غیر
المعنی المراد ویتکلمون فی جناب نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کلمات
فظیحة وللعلمۃ المحقق عبد الرحمان العمدی فیہم فتویٰ مطولہ و
ذکر فیہم انہم ینتحلون عقائد النصیریۃ والاسمعیلیۃ الذی یلقبون
بالقراطة والباطنیۃ الذین ذکرہم صاحب المواقف -

(الی قولہ) وفیہم فتویٰ فی الخیریۃ ایضاً فراجعہا والحاصل (فہم یرصدق

علیہم اسم الذندیق والمنافق والملاحد (فتاویٰ شامی المعروف رد المحتار جلد ۲۹ ص ۲۹۰)
 ترجمہ مطلب :- علامہ شامی رحمہ اللہ علیہ باب المرتد میں کفار کی قسمیں بیان کرنے کے بعد
 فرماتے ہیں کہ یہ ہیں سے دروزیوں اور یتامینوں کا حکم بھی معلوم کیا جاسکتا ہے (یعنی وہ زندیق
 ملحد اور منافق ہیں) کیونکہ وہ بلاد شام میں اپنا مسلمان ہونا اور اپنا نماز روزہ ظاہر کرتے ہیں ۔
 حالانکہ وہ مناسخ اروج (یعنی اوگون) کا عقیدہ رکھتے ہیں اور شراب اور زنا کو حلال جانتے
 ہیں (کیونکہ ان کے ایک امام نے بقول ان کے انہیں شریعت کی سب پابندیوں سے آزاد
 کر کے ان پر رحمت کے دروازے کھول دیئے تھے) اور وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کے
 اماموں کے روپ میں خود خدا تعالیٰ جلوہ گرہوتے ہیں اور یہ لوگ حشر نشر اور نماز روزے
 کے انکاری ہیں اور کہتے ہیں کہ نماز اور روزے کا وہ مفہوم نہیں جو عام لوگ سمجھتے ہیں اور
 وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی گندی گندی باتیں کہتے ہیں (مثلاً یہ کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم علی بیوی ہیں یا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیرا راحب (ایک عیسائی
 درویش) کے شاگرد تھے یا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوطالب نے نبوت سونپی تھی یا یہ
 کہ حضرت خدیجہ کبریٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی استانی تھیں جن سے آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے تکمیل علوم کی وغیرہ) ۔ محقق علامہ عبد الرحمن عمامہ کی کتاب کے بارے میں ایک طویل
 فتویٰ ہے اس میں انہوں نے ذکر کیا ہے کہ دروزیوں اور یتامینوں نے دراصل اپنے پیش
 رو ، اسماعیلیوں اور نصیریوں کے عقائد چرائے ہیں (یعنی ان عقائد کے اصل موجد اسماعیلی
 اور نصیری ہیں) جن کو قرامطہ اور باطنیہ کا نام دیا جاتا ہے جنہیں صاحب موافق نے بھی
 ذکر کیا ہے اور ان کے بارے میں چاروں مذہبوں کا فتویٰ نقل کیا ہے ۔ (علامہ شامی آگے فرماتے ہیں)
 فتاویٰ خیر یہ میں بھی ان کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے اور خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ زندیق ، منافق
 اور ملحد ہیں (فتاویٰ شامی ج ۲۹ ص ۲۹۰)

فتویٰ نمبر ۴۷ کفایت المفتی جلد نمبر ایک میں مسئلہ نمبر ۳۱۶ کے جواب میں حلول الوضو

عل غلط فی الوحی اور قرآن مجید میں کمی زیادتی کا اعتقاد رکھنے والوں پر کفر کا فتویٰ لگا کر ان کے ساتھ رشتے ناطے کرنے کو ناجائز قرار دیا گیا ہے۔

فتویٰ نمبر (۵) امداد الفتاویٰ جلد نمبر ۶ میں مسئلہ ۴۴۶ کے جواب میں آغا خانوں کے کفر پر ایک مفصل فتویٰ بعنوان "الحکم الحقانی فی الحزب الاغاخانی" صادر کیا گیا ہے۔
 فتویٰ نمبر (۶) مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مفصل فتویٰ بعنوان "تکفیر کے اصول اور آغاخانی فرقہ کا حکم" ایک رسالہ کی صورت میں آپ کے فقہی رسائل کے مجموعہ "جواہر الفقہ" کے حصہ اول میں موجود ہے جس کا مطالعہ اس باب میں بے حد مفید اور باعث بصیرت ہے۔

نوٹ :- یہ رسالہ علیحدہ بھی طبع ہو گیا ہے اور مکتبہ دارالعلوم کراچی کے پتہ پر دستیاب ہے۔

اب ہم استفتاء مذکور کے اصل سوالات کا نمبر وار جواب تحریر کرتے ہیں۔

- (۱) ان عقائد و نظریات والافرقہ کافر ہے (۲) ان پر نماز جنازہ جائز نہیں
- (۳) ان کو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا جائز نہیں (۴) ان کے ساتھ مناکحت جائز نہیں۔
- (۵) ان کا ذبیحہ حلال نہیں۔ (۶) یہ خاسر اسلام ہیں لہذا ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ ہرگز نہیں کیا جاسکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلیہ اتم واحکم

الجواب صحیح

مفتی محمد عطاء اللہ خان
 ۱۹/۳/۴۳ھ



حرفہ ۱ ص ۱

دارالعلوم
 کراچی

الجواب صحیح

الجواب صحیح

۱۲/۳/۴۳ھ

جسٹس الجواب صحیح

بندہ سعد محمد غفرلہ
 ۲-۲-۱۲۰۳ھ

دارالافتاء - دارالعلوم کراچی
 ۱-۲-۱۲۰۳ھ

حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی کافتوی
 نظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان صدر سودا عظمیٰ البہنت پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

اسمعیلی فرقے کے جن عقائد و نظریات کا سوال میں ذکر ہے ان کے پیش نظر ان لوگوں
 کے کفر میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

کلمہ میں حضرت علی رضہ کو صراحتہ اللہ کہا گیا ہے جو کفر ہے آغا خان کو
 قرآن ناطق کہنا اور قرآن کریم میں وارد شدہ نطق اللہ سے آغا خان کو مراد
 لینا بھی صریح کفر ہے اسی طرح نماز اور زکوٰۃ کا انکار بھی موجب کفر ہے۔

اس لئے اسمعیلیوں کو مسلمان سمجھنا کھلی ہوئی گمراہی ہے ان کا رد سے
 سے انکار اور حج سے انحراف بھی مشہور و معروف ہے، اس لئے کسی طور سے
 ان کو مسلمان نہیں کہا جاسکتا نہ ان کا جنازہ پڑھنا جائز ہے نہ ان کو مسلمانوں کے
 قبرستان میں دفن کرنا درست ہے ان کا ذبیحہ بھی حلال نہیں نہ شادی بیاہ کا
 کا تعلق ان کے ساتھ صحیح ہے۔ غرضیکہ مسلمانوں کی طرح ان کے ساتھ کسی
 قسم کا معاملہ کرنا جائز نہیں ہے فقط

واللہ اعلم وعلیہ اتم واکمل

سلیم اللہ خان

مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی

۲۵/۵ ۲۷ ۱۳/۴ ۱۳

توقیعات علمائے کراچی

دارالافتاء

الجامعۃ الفاروقیہ

شاہ فیصل کالونی رقم ۲۵ سکر اتشی پاکستان

الجواب صحیح

سید سید خاں مہتمم جامعہ فاروقیہ

الجواب صحیح و ناظم علی وفاق المدارس العربیہ پاکستان کراچی
نظام الدین سامانی
دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی

الجواب صحیح
محمد علی شاہ

الجواب صحیح مولانا اسفندیار خان مہتمم مدرسہ صدیقیہ

دار النحر بکراچی

جنرل سکریٹری سواد اعظم المہنت پاکستان

محمد علی شاہ

الجواب صحیح محمد زکریا مہتمم مدرسہ انوار القرآن کراچی

الجواب صحیح

آغا خانی خود بھی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہتے اور جو عقائد سوال میں لکھے ہیں یہ مسلمانوں کا عقیدہ ہو نہیں سکتا ہے اس کے علاوہ بھی وہ اپنے عبادت خانوں میں آغا خان کی تصویر کی تقریباً پرستش کرتے ہیں۔ لہذا حکم شرعی کے اعتبار سے

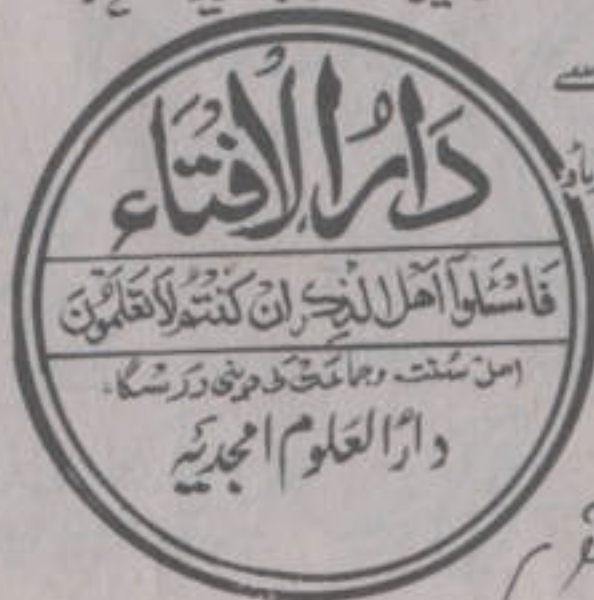
نہ وہ مسلمان ہیں نہ ان کے ساتھ مسلمانوں سا برتاؤ

کرنا جائز ہے نہ ان کی نماز جنازہ جائز ہے

نہ ذبح حلال ہے نہ مقابر مسلمین میں

دفن کیا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

دارالافتاء



علمائے پنجاب کا فتویٰ

الجواب باسم قلم الصواب

- ۱۔ مندرجہ بالا اعتقادات کا رکھنے والا کافر ہے اس کو مسلمان سمجھنے والا کافر و مرتد ہوگا
- ۲۔ ان کی نماز جنازہ میں ہرگز شرکت نہ کی جائے ورنہ اندیشہ کفر ہے۔ (۳) مسلمانوں کے قبرستان میں ہرگز دفن نہ ہونے دیا جائے۔ (۴) ان کے ساتھ نکاح ہو ہی نہیں سکتا اگر نکاح ہوتا تو خالص زنا ہوگا اولاد و ولدان نامحرامی ہوگی۔ ۵۔ ان کا ذبیحہ مردار ہوگا۔ ۶۔ ہرگز نہیں۔

الجواب صحیح
آپ کا مخلص دعا گو ہے
فقیر سراج احمد دینی پوری
علمائے حق کے فیصلہ کی
فیقر بھی تائید کرتا ہے



(حضرت مولانا) سراج احمد دینی پوری

عبدالحمد غفور جامعہ مدنیہ لاہور
۲۲ رجب المرجب ۱۴۱۲ھ

الجواب صحیح

حضرت مولانا حامد میاں صاحب مدظلہ
مہتمم جامعہ مدنیہ کریم یارک لاہور

الجواب ومنہ الصدق والصواب

صفحہ ۶

۱۔ اکابر امت کا فتویٰ ہے کہ جماعت آغا خانی اور فرقہ آغا خانی کافر ہے۔ امداد النفاوی

میں تصریح ہے کہ اسلام میں کلمہ توحید بنیاد ہے اس کے وہ قائل نہیں، شہادت کے معنی میں تغیر کیا لفظ اللہ ہی کو غلط سمجھا، نماز پنجگانہ روزہ، حج و زکوٰۃ انکار کیا۔ اور زکوٰۃ

کے نام سے جو کچھ دیا تو وہ بھی دنیا کے ایک امیر ترین آدمی کو دیا۔ حالانکہ صدیق اکبرؓ نے صرف منکرین زکوٰۃ سے جہاد فرمایا ہے۔ مساجد شعائر اللہ ہیں انہوں نے اس سے انحراف کیا۔ اور جو جماعت خانے ہیں ان کا رخ قبلہ کی طرف بھی نہیں ہے یعنی یہ اہل قبلہ بھی نہیں ہیں۔ سلام جو عند اللقاء ایک مستون طریقہ ہے انہوں نے اس کو بدل دیا۔ فقہاء کرام نے فرمایا ہے ایک بستی اگر منفق ہو کر صرف ایک سنت کا انکار کریں مثلاً اذان دینا چھوڑ دیں۔ تو خلیفہ وقت کے لئے ان کے ساتھ جہاد کرنا فرض ہے اور بھی ان میں تباہتیں ہیں جو سوال میں نہیں آئے ہیں وہ یہ کہ میتہ کھاتے ہیں محرمات سے نکاح کرتے ہیں۔

جبکہ قادیانی صرف ختم نبوت کے منکر ہو کر اقلیت میں آکر کافر ہوئے ہیں تو کیا یہ پوری شریعت پر جھاڑ و پھیرنے کے بعد بھی کافر نہ ہوں گے، یہ کافر ہیں کافر ہیں کافر ہیں۔ اور یہ بالکل مسلمان کہلانے کے مستحق نہیں، لہذا ان کو مسلمانوں کے قبروں میں دفن جائز ہے اور نہ ان پر نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے اور نہ ان کا ذبیحہ حلال ہے اور نہ مناکحت جائز ہے مسلمانوں جیسا کوئی معاملہ ان کے ساتھ نہ کریں۔

فقط والسلام غلام مصطفیٰ خفرلہ جامعہ ضیاء العلوم

بیگم پورہ لاہور، ۱۶/۸/۱۴۰۳ھ

الجواب

علمائے ہند کا یہ منقطع حکم ہے تو فرقہ آفاغانی جو بہت سے احکام کے منکر ہے۔ قطعاً کافر ہے۔

احقر نور الحسن عفی عنہ

دارالعلوم رحمانیہ فیروز پورہ روڈ لاہور

اوپر بتایا جا چکا ہے کہ اسمعیلی مذہب کی بنیاد سلسلہ امامت پر قائم ہے اس لئے تمام قارئین کو خصوصاً اسمعیلی مذہب سے منسلک حضرات کو فہم و انصاف کے ساتھ چند امور پر غور کرنے کی دعوت دی جاتی ہے۔

۱۔ امام حسن کو کیوں نہیں لیا گیا ؟

میں اوپر نور مبین اور تاریخ ائمہ اسمعیلیہ کے حوالوں سے بتا چکا ہوں کہ آغا خانی حضرات حضرت علی کا جانشین اور امام ثانی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو قرار دیتے ہیں حالانکہ اصول یہ ہے کہ امام کا فرزند اکبر تخت امامت کا مالک ہوتا ہے۔ اس اصول کے تحت حضرت حسن کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مندرشتین تسلیم کرنا چاہیے تھا جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد مندر خلافت کے وہی وارث ہوتے اور ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند اکبر کو ان کا جانشین ہونا چاہیے تھا۔ غرضیکہ سلسلہ امامت حسن ہونا چاہیے تھا نہ کہ حسین۔ لیکن کیا بات ہوئی کہ آغا خانیوں نے حضرت حسن اور ان کی اولاد کو سلسلہ امامت میں داخل کرنے کے لائق نہیں سمجھا۔ ؟ اس کی وجہ کہیں یہ تو نہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں خلافت سے دست بردار ہو گئے تھے اور ان کے اس تصور کی سزا انہیں یہ دی گئی کہ انہیں اور ان کی اولاد کو امامت سے معزول کر دیا گیا ؟ یہ کر کیا یہ معقول ہے کہ امام تو چھوٹا بھائی ہو۔ لیکن خلافت کا مستحق بڑے بھائی کو تصور کیا جائے۔ اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ نظریہ امت نام کی کوئی چیز حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے زمانے میں نہیں تھی۔ ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرزند اکبر کو اپنا جانشین نہ بناتے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرزند اکبر کی موجودگی میں خود مدعی امامت بن بیٹھتے الغرض اگر بغیر انصاف دیکھا جائے تو اسمعیلی سلسلہ امامت کی پہلی بسم اللہ غلطی ہے۔

۲۔ حضرت اسمعیل بن جعفر کی امامت

سلسلہ امامت میں امام جعفر صادق کے فرزند اکبر حضرت اسمعیل بن جعفر کو چھٹے امام

الجواب هو المفتی الصدق

آغا خانی فرقے کے جو عقائد آپ نے سوال میں تحریر فرمائے ہیں اس کی بنیاد پر یہ فرقہ دائرہ اسلام سے خارج ہے حج اور روزے کا انکار تو صریحاً قرآن کریم کا انکار ہے اسی طرح دیگر عقائد بھی اسلام کے خلاف ہیں یہ فرقہ مسلمانوں سے علیحدہ ہے اس لئے ان کے احکام بھی مسلمانوں کی طرح نہیں تمام احکام میں مسلمانوں سے جدا ہیں۔ نماز جنازہ مناکحہ ذبیحہ وغیرہ بھی درست نہیں۔

واللہ اعلم بالصواب

مفتی محمد حسین نعیمی جامعہ نعیمیہ

لاہور

الجواب

جو فرقہ فرائض کا منکر ہے اور سلف صالحین کے عقائد کے خلاف عقائد رکھتا ہے وہ ہرگز مسلمان نہیں۔

احقر العباد مولوی ابوالربان محمد رمضان

مفتی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ، واضح رہے کہ ضروریات دین میں سے کسی ایک چیز کا بھی اگر کوئی شخص منکر ہے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہے لہذا اگر فرقہ مذکورہ کے واقعی یہی عقائد ہیں جو سوال میں مذکور ہیں تو وہ مسلمان کہلانے کے مستحق نہیں ہیں۔ مسلمانوں کے لئے ان کی نماز جنازہ پڑھنا، ان کو مسلمانوں کی قبرستان میں دفن کرنا ان کے ساتھ مناکحت کرنا، ان کا ذبیحہ کھانا اور ان کے ساتھ مسلمانوں جیسے سلوک کرنا

جائز نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عفا اللہ عنہ

معین مفتی جامعہ قاسم العلوم ملتان

۱۶ شعبان ۱۴۰۲ھ

الجواب صحیح

بندرہ محمد اسحاق مفتی جامعہ قاسم العلوم



الجواب

مذکورہ عقائد کو صحیح سمجھنے والا بلاشبہ کافر ہے اس کے ساتھ مسلمانوں کا معاملہ نہ کیا جائے ان سے مناکحت، ان کا جنازہ، ان کے ذبیحہ کو کھانا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا ہرگز جائز نہیں کیونکہ یہ شخص ضروریات دین کا منکر ہے فرقہ آغاخانی کے بارے میں حضرت تھانوی کا رسالہ "القول الحقانی فی الخرب الاغاخانی" ہے اس میں اور دیگر اکابر اہل علم کی تحریرات میں اس فرقہ کو کافر قرار دیا گیا ہے۔

فقط واللہ اعلم

عبد القادر عفی عنہ

مدرس دارالعلوم کبیر

۲۴ رجب ۱۴۰۲ھ



الجواب

مشہور آغاخانی فرقہ کافر اور خارج از اسلام ہے۔ ان کے ساتھ مسلمانوں کا سابر تاؤ ہرگز نہ کیا جائے۔ نہ ان سے مناکحت صحیح ہے اور نہ مسلمانوں کے قبرستان میں ان کو دفن کیا جائے ان کی بعض کفریات کی سوال میں بھی تصریح ہے مثلاً

لفظ اللہ سے مراد امام لینا اور صلوٰۃ خمسہ زکوٰۃ ، روزہ ، حج کا انکار کرنا یہ امور بلاشبہ کفر ہیں مزید تفصیل کے لئے دیکھیں حضرت اقدس حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرہ کا رسالہ ”الحکم الحقانی فی الحزب الاغاثانی“ (جواہر الفقہ ص ۶۲) فقط واللہ اعلم

مفتی خیر المدارس

الجواب صحیح

بندہ عبد الستار عفا اللہ عنہ

نائب مفتی ، محمد انور

خیر المدارس - ملتان پاکستان



مندرجہ بالا عبارت سے مندرجہ ذیل مسائل معلوم ہوئے ۔

- ۱۔ فرق ضالہ درنویہ - تیامنہ ، نصیریہ ، اسماعیلیہ حشر شرع صوم صلوٰۃ حج کے منکر ہیں اور شخص بعد شخص میں ظہور الوہیت کے قائل ہیں معاذ اللہ ۔
- ۲۔ مذاہب اربعہ میں ان کا یہ حکم ہے کہ انہیں دارالاسلام میں رہنے نہ دیا جائے اور نہ ان سے مناکحت جائز ہے اور نہ ان کا ذبیحہ حلال ہے ۳۔ انہیں زندقہ منافق ملحد کہا جاسکتا ہے کہ اسلامی حکومت پر ان کا قلع قمع اور استئصال واجب ہے ۔ فقط واللہ اعلم

العید
محمد امجدی

خادم الافتاء مدرسه اسلامیہ عربیہ خیر المعاد ملتان شریف

آغا خانینور کے عقائد سراسر اسلام کے منافی ہیں ان کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے نہ ہی یہ لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں نہ اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کہتے ہیں ان کے مسلمانوں کی طرح نہ اذان ہے نہ نماز ہے نہ روزہ ہے اور نہ حج ہے جب اسلام کے بنیادی عقائد اور ارکان کے ہی یہ لوگ قائل نہیں تو ان کے کفر میں کیا شک ہے جو شخص ان کے کفریہ عقائد پر مطلع ہونے کے باوجود کافر نہ کہے وہ خود کافر ہوگا۔

علماء کرام ان کے کفر پر متفق ہیں بندہ ناچیز بھی علماء کرام کے فتویٰ کا مؤید اور صدق ہے فقط

بندہ منظور احمد چنیوٹی عفا اللہ عنہ

نالہم اعلیٰ ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ
صدر مجاہدین احرار پاکستان

الجواب الموفق للصواب

ایسے عقائد رکھنے والا ضروریات دین اور اسلام کے اصولی و مسائل قطعیہ کا منکر ہے یہ صریح عقائد کفریہ ہیں جس میں تاویل کی گنجائش نہیں اس لئے ان عقائد والے بلاشبہ بالاتفاق کافر ہیں ان سے نکاح میل جول کا معاملہ حرام ہے نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے (شامی باب المرتدین ج ۲) تفصیل حضرت تھانوی کے رسالہ "القول الحقانی فی الخرب الاغاخانی" میں ہے۔

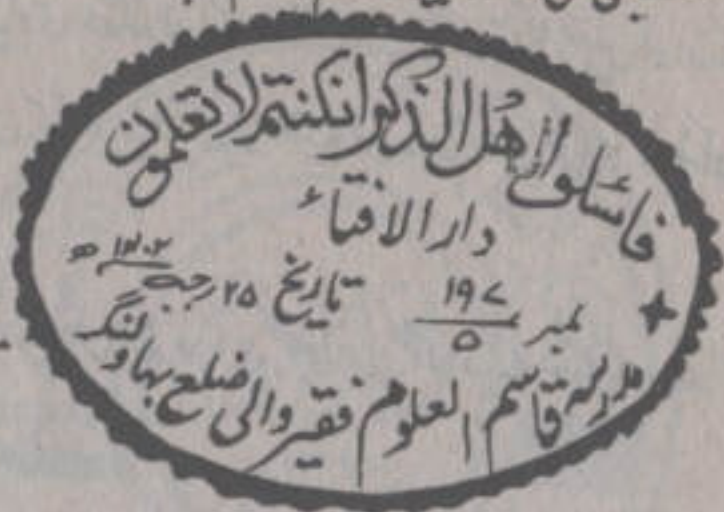
المحبب شفیق الرحمن درخواستی مفتی مدرسہ

مخزن العلوم عید گاہ خانپور

حضرت مولانا حافظ الحدیث محمد عبداللہ درخواستی صاحب

صدر جمعیت علماء اسلام

جس شخص یا قوم و فرقہ کے وہ نظریات ہوں جو سوال میں مذکور ہیں تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے کیونکہ ایمان تصدیق باللہ و بحجج ما جاء به النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے -



کتبہ احقر الوری
عبد اللطیف مفتی مدرسہ عربیہ
قاسم العلوم فقیر والی

مدرسہ عربیہ احیاء العلوم ظاہر پیر

الجواب صحیح

عبد الکریم خادم مدرسہ عربیہ احیاء العلوم ظاہر پیر

الحجیب مصیب
خادم مدرسہ
ظاہر پیر

الجواب

حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے اس فرقہ کے متعلق ایک رسالہ شائع کیا تھا جو کہ جواہر الفقہ مفتی محمد شفیع صاحب ص ۶۴ تا ۶۵ پر درج ہے جس میں سوال سے ملتی جلتی بعض باتیں مذکور ہیں اور ان پر کفر کا فتویٰ

فقط واللہ اعلم بالصواب
غلام رسول عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ رشیدیہ جسر ڈسٹریکٹ ساہیوال

الجواب

اس قسم کا عقیدہ رکھنے والا شخص کافر، مرتد، واجب القتل، ان پر نماز جنازہ، مسلمانوں کے مقبرہ میں دفنانا، ان کے ساتھ مناکحہ ان کا ذبیحہ تمام حرام ہیں ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ کرنا درست نہیں۔

الجواب صحیح

جمال الدین خطیب جامع رحمانیہ نامی محلہ ساہیوال پنجاب

الجواب صحیح

فقیر البواحد، خادم مدار العلوم مدنیہ بہاول پور
عبد الحمید عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ دار العلوم مدنیہ بہاول پور

الجواب

مذکورہ بالا عقائد و نظریات رکھنے والا کوئی شخص مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہے جو شخص ایسے آدمی کو اس کے ان عقائد پر مطلع ہو کر بھی مسلمان سمجھے وہ بھی یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

الجواب صحیح

سلمان احمد مدرسہ اسلامیہ عربیہ جامع مرکزی ٹوبہ ٹیک سنگھ فیصل آباد

الجواب

مندرجہ بالا عقائد اسلام کے خلاف ہیں ضروریات دین کا انہیں انکار ہے لہذا مندرجہ بالا عقائد رکھنے والا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے اسے مسلمانوں کا سا سلوک رکھنا درست نہیں۔

الجواب صحیح محمد سعید عفی عنہ مدرس مدرسہ مصباح العلوم خوشاب ضلع سرگودھا

الجواب بعون الوهاب

استفتاء میں مذکورہ فرقہ اگر واقعہً ایسے نظریات کا حامل ہے تو پھر ایسا شخص جس کے عقائد و نظریات اور افکار اسلام کے بنیادی اصولوں کے مخالف ہوں اور وہ اسلام کے متعین کردہ احکامات سے نہ صرف روگردانی کا مرتکب ہوتا ہے بلکہ ان کے مقابلہ میں اپنی طرف سے خود ساختہ احکامات کی تعمیل کو ضروری خیال کرتا ہے ایسا شخص بلاشبہ دائرہ اسلام سے خارج اور ملت بیضا الحنفیہ السحا کا باغی ہے۔

الجواب صحیح هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

صاحبزادہ برق التوحیدی، دارالافتاء

جامعہ تعلیم الاسلام مامونہ کالج فیصل آباد

الجواب صحیح

محمد حسن غفرلہ مدرسہ عربیہ جامعہ احیاء العلوم عید گاہ مظفر گڑھ

الجواب

ایسے عقائد والے لوگ مسلمان نہیں ہیں اور جو غیر معاملات غیر مسلموں سے جائز نہیں ان سے بھی جائز نہیں ہیں واللہ اعلم
محمد بن عبد اللہ کان اللہ

مہتمم مدرسہ عربیہ دارالہدی بھکر۔

الجواب

بالاعقیدہ لکھنے والا کافر ہے کیونکہ یہ تمام عقائد نص صریح کے خلاف ہیں لہذا ان کے ساتھ معاملہ بھی کفر والا کی جائے۔ واللہ اعلم
محمد حسین، ناظم اسٹی ادارہ احیاء العلوم العربیہ عید گاہ روڈ چوٹ

الجواب

مندرجہ امور مذکورہ توحید و رسالت، نماز، روزہ، حج و زکوٰۃ وغیرہ ضروریات
دین میں سے ہیں اور ضروریات دین کا انکار کفر ہے اور ان میں تاویل بھی کفر ہے۔

غلام رسول فیصل آبادی

دارالعلوم مدرسہ عربیہ اسلامیہ جسٹریڈ
بورس والا ضلع وہاڑی
مدرسہ عربیہ اسلامیہ بورس والا
فضل احمد مدرسہ عربیہ اسلامیہ جسٹریڈ بورس والا

الجواب

حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ مرحوم تحریر فرماتے ہیں

حضرت عائشہ پر تہمت یا قرآن مجید صحیح اور کالی نہ سمجھنا۔ حضرت ابو بکر صدیق کی محبت
کا منکر ہونا۔ یا حضرت علی کو الوہیت کا مستحق اعتقاد کرنا یا حضرت علی کو وحی الہی
کا حقدار جاننا، بے شک کفر ہے (بالفاظ تغیر نہیں) (۲۸)

مذکورہ بالا عقائد میں سے اکثر و بیشتر کفریہ عقائد ہیں مثلاً اپنے امام کو حقیقی
مالک سمجھنا۔ قرآن کے حقیقی معانی سے انحراف کر کے اپنے معانی میں لینا۔ اور اللہ سے
آغا خان مراد لینا (غضب تو یہ بالکل فرعون کی طرح دعویٰ ربوبیت سے) زکوٰۃ،
ٹیکس، نماز، روزہ اور رمضان کا اور حج کا انکار کرنا صریح کفر ہیں ان کے ساتھ میل
جول، دوستی اور محبت جملہ تعلقات اہل اسلام کے منقطع کرنے اور ان سے ہیزاری
کا اظہار واجب اور لازم ہے۔ ان کی ذبیحہ کھانی اور ان سے مناکحہ بھی جائز نہیں
ہے یہ مرتدین یا کفار غیر اہل کتاب کے حکم میں ہیں۔

نقطہ واللہ یقول الحق وہو یہدی السبیل

محمد عیسیٰ نصر العلوم کوثر نالہ



۱۱۰
الجواب صحیح کیونکہ ضروریات دین سے کسی ایک کا انکار بھی کفر ہے

خطیب جامع مسجد ریڑکہ بالا حافظ قاری حاجی
خطیب جامع مسجد حضرت مولانا
(غلام نبی)
محمد ادریس صاحب

مولوی منظور الرحمن فاضل

جامعہ صدیقیہ گوجرانوالہ

الجواب یہ لوگ حضرت ابو بکر عثمان رضی اللہ عنہم کو کافر ظالم
وغیرہ سمجھتے ہیں۔ اور ہم کو بھی یہ کافر ہی سمجھتے ہیں ایسوں کو ہم مسلمان کسی طرح کہہ
سکتے ہیں۔

ارٹسم ابوالبرکات
احمد اسماعیل صاحب جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ

الجواب ایسے باطل نظریات کا حامل ہرگز ہرگز مسلمان نہیں ہے بلکہ اُسے مسلمان
کہنا اسلام کی توہین ہے وہ احکام خدا کے منکر ہو کر اسلام کے نظریہ سے نکل چکے
ہیں اور اس سے ان کا ارتداد ثابت ہو چکا ہے لہذا انہیں کافر کہا جائے گا۔

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم

ماکم علی رضوی مدرس مدرسہ حنفیہ ضویہ سراج العلوم

گوجرانوالہ

الجواب بعون الملک الوہاب

صورتِ مشولہ میں جو اباعرض ہے کہ مذکورہ عقائد و نظریات کا حامل
اہل سنت کے نزدیک بلاشبہ کافر و مشرک ہے دوسرے جوابات کی چیزیں
ضرورت نہیں کیونکہ جب وہ کافر ہے تو پھر اس پر نماز جنازہ کیسی، وہ

تو قضاء حق مسلمان کے لئے ہوتی ہے مسلمانوں کے قبرستان میں دفنانا
 بھی جائز نہیں، ان کے ساتھ نکاح بھی جائز نہیں فرمانے خداوندی
 ہے۔ ولاتنکحوا المشركات حتی یؤمنن الیہ معلوم ہوا کہ مشرک
 کے ساتھ مناکحہ جائز نہیں جب تک کہ وہ مشرق باسلام نہ ہوں اُن کا
 ذبیحہ بھی مردار اور حرام ہے جب وہ مسلمان نہیں تو پھر ان کے
 ساتھ مسلمانوں جیسے معاملات کیسے جواز رکھتے ہیں

هذا ما عني والله اعلم بالصواب

سید محمد جلال الدین شاہ صاحب
 مہتمم جامعہ محمدیہ بھکھی شریف



الجواب

جو فرقہ یا جماعت ایسے عقائد و نظریات رکھتی ہے وہ یقیناً کافر ہے۔

واللہ اعلم بالصواب
 کتبہ شیر محمد، نائب مفتی و عربی مدرس
 مدرسہ عربیہ اسلامیہ دارالعلوم ربانیہ ضلع لاہور

الجواب واللہ الموفق للصواب

یہ عقائد و اعمال جو درج سوال ہیں اہل اسلام میں سے کسی فرقہ کے نہیں ہیں ان کا حامل
 مسلم نہیں ہے ایسے لوگوں سے کوئی معاملہ مندرجہ فی سوال اور دیگر معاملات اسلامیہ

کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے (سمعیل مذہب) اپنی کی طرف منسوب ہے اور ان کا سن وفات ۵۸ھ ذکر کیا گیا ہے حالانکہ تاریخی طور پر حضرت اسمعیل کی امامت کا مسئلہ قطعاً مشکوک ہے۔ خیر الدین ذرکلی الاعلام میں لکھتے ہیں

ولیس فیما بین (یدینا من کتب التاریخ ما یدل علی انه کان فی حیاتہ شیاً مذکوراً - توفی فی حیاة والدہ - وفی الاسمعیلیہ من یری ان اباه اظهر موتہ تقیہ حتی لا یقصد العباسیوں بالقتل - (ص ۳۱۱ - ۱۲۰)

اور ہمارے سامنے تاریخ کی جتنی کتابیں ہیں ان میں کوئی چیز ایسی نہیں جو یہ بتاتی ہو کہ کردہ اپنی زندگی میں قابل ذکر چیز تھے ان کا انتقال ان کے والد کی حیات ہی میں ہو گیا تھا اور اسمعیلیوں میں سے بعض کی رائے ہے کہ ان کے باپ نے تقیہ کے طور پر ان کی موت ظاہر کر دی تاکہ عباسی ان کے قتل کا قصد نہ کریں۔

جس شخصیت کے باپے میں قطعیت کے ساتھ یہ بھی نہ کہا جاسکے کہ وہ پانچویں امام (جعفر صادق) کے بھتیخ تھے اس کا کوئی تاریخی دلیلاڈھی موجود ہو ایسی مشکوک و مبہوم چیز پر ایمان کی بنیاد رکھنا اہل عقل سمجھ سکتے ہیں کہ کس حد تک صحیح ہے؟

۳۔ ائمہ مستورین

امام اسمعیل بن جعفر کے باپے میں تو صرف یہی بات مشکوک تھی کہ آیا ان کا سلسلہ حیات ان کے والد ماجد کی وفات کے بعد تک دراز رہا یا نہیں؟ لیکن اس امر میں کسی اسمعیلی کو بھی اختلافی نہیں کہ وہ اپنے باپ کی حیات ہی میں روپوش ہو گئے تھے صرف عوام ہی سے نہیں بلکہ محدودے چند افراد کے سوا ان کے خاص مریدوں کو بھی ان کے باپے میں کچھ معلوم نہیں تھا کہ وہ کہاں ہیں اور کیا ہیں؟

رکھنا اہل اسلام کے لئے جائز نہیں ہے شامی جلد ثالث باب المرتدین میں ہے۔

وذكر فيها أنهم ينتحلون عقائد النصيرية والاسماعيلية
الذي يلقبون بالقرامطة والباطنية الذي ذكرهم صاحب
المواقف ونقل عن علماء المذاهب الأربعة أنه لا يحل إقرارهم
في ديار الإسلام بحزبية ولا غيرها ولا تحل مناكحتهم ولا ذبايحهم
هذا والله تعالى أعلم بالصواب

عبد الرشید مفتی دارالعلوم تعلیم القرآن
راجہ بازار داولپنڈی
الجواب صحیح
قاضی احسان الحق



الجواب

فرقہ آغا خانیت کے مذکورہ عقائد کے مطابق یہ فرقہ مسلمان نہیں بلکہ کافر ہیں
ضروریات دین اور اسلام کے مسائل قطعیہ کا منکر بالاتفاق کافر ہے۔ لہذا مسلمانوں
نے کے احکام ان پر جاری نہیں ہوں گے تو ان کے ساتھ مناکحہ اور ان پر نماز جنازہ پڑھنا وغیرہ
جائز نہیں۔
نثار اللہ غفرلہ جامعہ اسلامیہ داولپنڈی صد

الجواب

اگر اسماعیلی فرقہ ان نظریات اور مرعومات و معتقدات وہی ہیں جو
سائل نے رقم فرمائے ہیں تو ان کا امت مسلمہ سے خارج ہونے میں کیا شبہ رہ گیا
ہے اور ان کے ساتھ مسلمانوں والا سلوک کیسے روا رکھا جاسکتا ہے۔

صدر مدرس جامعہ تدریس القرآن والحديث راولپنڈی

الجواب صحیح ، قاضی فتح اللہ ، سدیافتہ مدرسہ تعلیم القرآن راولپنڈی

الجواب

بصورت مذکورہ محررہ ایسے لوگ گمراہ و مضل ہیں

قاری محمد امین عفا اللہ عنہ ، دارالعلوم خفیہ عثمانیہ محلہ رکشاپی راولپنڈی

الجواب

مذکورہ بالا عبارات جو کہ آپ نے تحریر فرمائی ہیں ان کی رو سے ایسا فرقہ مسلمین کہلانے

کا مستحق نہیں یہ عقائد مشرکینہ ہیں ۔

ان الله لا يعفون ان يشرك به ويعفون ما دون ذلك

سب گناہ معاف ہو سکتے ہیں مگر شرک معاف نہیں ہو سکتا ۔ فقط

سید محمود شاہ مہتمم دارالعلوم الاسلامیہ

محلہ تیاریاں ، راولپنڈی

الجواب

فرقہ اسماعیلیہ آغا خانیہ جو مذکورہ بالا عقائد اور نظریات کا معتقد

ہے ۔ قطعی مرتد ، کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے ان کے احکام مثل احکام مرتدین کے ہیں انکا

ناز جنازہ پڑھنا جائز نہیں ۔ مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا حرام ہے ان کے ساتھ

مناکحت جائز نہیں ۔ اگر کہیں ہوگئی ہو تو بلا طلاق دوسری جگہ نکاح کیا جائے ان کا ذبیحہ

مثل خنزیر ہے واللہ اعلم بالصواب

حررہ رشید احمد عفی عنہ خطیب صدر مدرس مدرسہ ریاض الاسلام چنڈانوالہ جھنگ

توقعات علماء پشاور سرحد

نحمدہ ونصلی علی رسولنا الکریم ، اما بعد پس واضح رہے کہ دارالعلوم کراچی ۱۲ کے دارالافتاء کا جواب حق اور صواب ہے یہ فرقہ اسماعیلیہ ضروریات دین سے انکار اور انحراف کی وجہ سے کافر اور خارج از اسلام ہے اس سے کفار اور مرتدین جیسا معاملہ کیا جائے گا ۔ - الجواب صحیح محمد فرید عفی عنہ



بسم الله الرحمن الرحيم ،

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى

اما بعد ۔ فرقہ اسماعیلیہ کے بارے میں جو استفتاء کیا گیا ہے فرقہ اسماعیلیہ کی تحریروں کی روشنی میں دلائل و براہین کے ساتھ ہمارا دو ٹوک جواب یہ ہے کہ فرقہ اسماعیلیہ کے تمام لوگ مرتد ہیں خارج از اسلام ہیں اس بارے میں دارالعلوم کراچی ۱۲ کے دارالافتاء سے جو جواب فتویٰ کی صورت میں دیا گیا ہے وہ بالکل حرف بحرف صحیح ہے ۔

الجواب صحیح محمد یونس نور ہتھم و شیخ دارالعلوم سرحد پشاور ، عبد اللطیف عفا اللہ عنہ مفتی سرحد
الجواب صحیح ، مفتی سرحد حضرت مولانا مفتی عبد القیوم صاحب پوپلزئی رحمۃ اللہ علیہ
الجواب صحیح ، فضل الرحمن مدرس دارالعلوم سرحد پشاور

- الجواب صحیح - مبلغ اسلام ڈاکٹر فدا حسین بھانہ ماڈی پشاور (پاکستان)
- الجواب صحیح خطیب سرحد مولانا محمد امیر بجلی گھر پشاور
- الجواب صحیح قاضی حبیب الرحمن (فاضل دیوبند) مدرس دارالعلوم سرحد پشاور
- الجواب صحیح عبید اللہ مدرس دارالعلوم سرحد (پشاور)
- الجواب صحیح عبد اللہ عفی عنہ مدرس دارالعلوم سرحد پشاور
- الجواب صحیح یاد شاہ گل عفی عنہ مدرس دارالعلوم سرحد پشاور
- الجواب صحیح سید قسّم عفا اللہ عنہ مدرس دارالعلوم سرحد پشاور
- الجواب صحیح شفیع الدین غفرلہ مدرس دارالعلوم سرحد پشاور
- الجواب صحیح د مطیع اللہ مدرس دارالعلوم سرحد پشاور
- الجواب صحیح شاہ نخت روان غفرلہ ، مدرس دارالعلوم سرحد پشاور

الجواب

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں اس قسم کے عقائد کے حاملین اسلام سے خارج اور پکے کافر ہیں ان کی نماز، خاڑہ، مسلمانوں کو نہیں پڑھنی چاہیے نہ ان سے نکاح کیا جائے اور نہ ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفنایا جائے۔

الجواب صحیح فیاض الرحمن مہتمم مدرسہ مرکزی دارالقرآن ملک منڈی پشاور

الجواب صحیح - مولانا محمد ضیاء الحق صاحب شاہ فیصل شہید مسجد پشاور

الجواب

جس شخص یا جماعت کا عقیدہ یہ ہو کہ اللہ سے مراد کوئی مخلوق ہے اور نماز روزہ اور زکوٰۃ فرض نہیں ہیں وہ کافر اور اسلام کے دائرہ سے خارج ہے اس کے ساتھ مسلمان جیسا لوگ جائز نہیں ہے۔ فقط محمد یوسف عفی عنہ

الجواب صحیح، مولانا عبد الرحیم صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ حدیثہ العلوم پشاور شہر

الجواب :- واضح ہو کہ فرقہ اسماعیلیہ مذکورہ فی السوال عقائد و نظریات کے رو سے خارج از اسلام ہیں کیونکہ ارکان اسلام سے انکار کفر ہے ۔

الجواب صحیح ابو عمر عبدالغیز النورستانی ، خادم الجامعۃ الاثریہ اثرا بآباد پشاور
الجواب :- مذکورہ اعتقادات کے معتقد کو مسلمان کہنا ناجائز ہے بلکہ مذکورہ

معتقدات کی وجہ سے ان کی کفر میں شک نہیں رہتا ۔ واللہ اعلم

الجواب صحیح ۔ مولانا شاہد القادری مفتی دارالعلوم غوثیہ پشاور

مولانا پیر محمد ہشتی جامعہ غوثیہ پشاور

الجواب عقائد مذکورہ عقائد کفر ہیں اسلام سے ایسے عقائد والا کا کوئی
مناسبت نہیں ہے

(شیخ القرآن پنج پیر) احقر محمد طاہر عفی عنہ

الجواب مذکورہ عقائد رکھنے والے شخص یا فرقہ کی کفر اور شرک اصل

البدیہات سے ہے ان کی کفر و شرک میں کوئی شک و شبہ نہیں ۔ اُن کے ساتھ

مسلمان جیسا کوئی معاملہ جائز نہیں ۔

الجواب صحیح ۔ امیر جمعیۃ العلماء اسلام عزیز الرحمن کان اللہ (فاضل دیوبند) ڈھکی چارسدہ

الجواب :- جو فرد یا جماعت ان اعتقادات پر قائم ہو ۔ جو درج ہیں ۔ چاہے

کوئی بھی ہو ۔ وہ دائرہ اسلام سے خارج غیر مسلم ہیں ۔ کیونکہ یہ اعتقادات اسلام

کے بنیادی عقائد کے خلاف ہیں ۔ ایسا فرد یا قوم کسی صورت میں مسلمان نہیں ۔

الجواب صحیح ۔ احقر سعید الرحمن عفی عنہ ناظم اعلیٰ دارالعلوم اسلامیہ عربیہ رستم ، مردان

الجواب صحیح :- محمد حسن خان خادم علوم حدیث اکبر دارالعلوم مردان

مولوی محمد عبدالرحمن بہتم دارالعلوم و خطیب مسجد تھانہ تخت بھائی

فصل مردان

الجواب صحیح ۱۔ تاج زرین مدرس دارالعلوم شرگڑہ ضلع مردان
الجواب صحیح ۲۔ فضل مالک ، دارالعلوم اسلامیہ چارباغ ضلع مردان سرحد

عبدالشکور مردان عبدالحلیم مردان
محمد ادریس مردان مولوی محمد فاضل صدر مدرس تجوید القرآن دیر

محمد عیادت الرحمن ، دارالعلوم رحمانیہ درگئی ملاکنڈ ڈویشن ۔

الجواب صحیح ۳۔ محمد ولی صدر مدرس تعلیم القرآن حنیفیہ ٹیری ضلع کوہاٹ

الجواب صحیح ۴۔ اصل بادشاہ مدرس انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ

الجواب صحیح ۵۔ منظور الحق مہتمم مدرسہ و خادم مدرسہ عربیہ ممتاز المدارس کوٹ رتہ ضلع منظر گرہ

خدا بخش مدرس " " " "

حفیظ اللہ " " " "

الجواب صحیح ۶۔ مولوی محمود سمی خان مفتی و شیخ الحدیث دارالعلوم نظام العلوم بنوں

الجواب صحیح ۷۔ مولوی فضل غنی مدرس مدرسہ عربیہ معراج العلوم بنوں صوبہ سرحد

الجواب صحیح ۸۔ مولوی حبیب اللہ ، خادم دارالافتاء صدر مدرس دارالعلوم الاسلامیہ لکی مروت ، بنوں

الجواب صحیح ۹۔ مولوی محمد عبدالقیوم شاہ ، صدر مدرس شیخ الحدیث دارالعلوم نظامیہ

اہل سنت و الجماعت تجوڑی لکی مروت ضلع بنوں

الجواب صحیح ۱۰۔ ناظم اعلیٰ مولانا حضرت علی شاہ مدرسہ عربیہ مطلع العلوم

محمد انور خان ناز ، داخل ضلع بنوں ۔

الجواب صحیح ۱۱۔ امان اللہ خادم الحدیث دارالعلوم نظامیہ میرانشا ، شمالی وزیرستان

الجواب صحیح ۱۲۔ امیر گل ، مفتی و مہتمم فیض المدارس مدین کلان ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

الجواب صحیح ۱۳۔ نیاز محمد مدرسہ اسلامیہ حسن المدارس ، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

محمد احمد خان مدرس " " " "

الجواب صحیح ۱۴۔ عبید اللہ ۔ مہتمم دارالعلوم عبیدیہ و مفتی ڈیرہ غازیخان بلاک ۲

توقیعات علماء حیرال

الجواب الصحیح مرشد حیرال حضرت مولانا محمد مستجاب صاحب مدظلہم
جو عقائد اور نظریات سوال میں درج کئے گئے ہیں ان کا حامل کافر ہے، نہ اُن پر
نماز جنازہ جائز ہے نہ اُن کو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن چاہیے نہ اس کے ساتھ مناکحہ جائز
ہے نہ اُن کا ذبیحہ حلال ہے اور نہ اُن کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ کیا جاسکتا ہے بلکہ اُن
کے ساتھ کافروں جیسا سلوک کرنا چاہیے۔ فقط (حقیر فقیر محمد مستجاب عفرلہ)

مجید ملت حضرت مولانا عبد اللہ صاحب حیرال

فرقہ اسمعیلیہ آغا خانیکہ کے کفر میں ذرا بھی تردد نہیں۔ یہ فرقہ یقیناً کافر ہے

مولانا جلال الدین صاحب مولانا گلاب خان صاحب

جو شخص مذکورہ بالا عقیدہ رکھتا ہے وہ یقیناً کافر ہے اور خارج از اسلام ہو
میں کوئی شک نہیں۔ مولوی محمد شریف صدر دارالعلوم حیرال۔

الجواب صحیح مفتی نور اللہ مفتی اعظم حیرال

(۱) محمد صاحب زمان خطیب شاہی جامع مسجد حیرال

مولوی طیب عفا اللہ عنہ

(۲) عبد الدیان۔

(۳) محمد مجید فاضل دیوبند (۴) مولوی جمیل اللہ صاحب مدرس دارالعلوم حیرال

(۵) مولانا حفیظ الرحمن صاحب مولانا ذاکر اللہ صاحب

(۶) مولوی شیر احمد اشرفی، (۷) مولانا امان اللہ صاحب حیرال

(۸) مولانا بشیر احمد صاحب حیرال (۹) مولانا شیخ عبد اللہ صاحب حیرال

(۱۰) الحاج محمد علی صاحب مہتمم دارالعلوم جنجور حیرال

الجواب صحیح

مولانا محمد یوسف صاحب جغور حیرال

مولانا سعید احمد صاحب دارالعلوم جغور حیرال

مولانا عبدالکریم عرف کمپنی مولائی حیرال

الجواب

صاحب هذه العقيدة خارج عن دائرة الاسلام بالكتاب
والسنة واجماع المسلمين وهذه العقيدة والامثلة لا
تحمل التأويل فمن يكفر بالايمان قعد حبط عمله وهو في
الآخرة من الخاسرين والتأويل في ضروریات الدين كفر
الحق لا یجاوز هذا الجواب ، شیخ الاسلام دارالعلوم ربانیہ درویش

مولوی محمد عبدالرؤف صاحب

الجواب الصحیح

محمد تاج الدین اشرف الدین محمد سعید

عبد الحمید مدرس دارالعلوم ربانیہ درویش بیل حیرال

مولانا مشرف خان صاحب درویش مولانا حمید الرحمن صاحب حجرت تحصیل درویش

مولانا محمود غزنوی صاحب حجرت تحصیل درویش مولانا کرامت اللہ صاحب شیخ تحصیل درویش

مولانا منور شاہ نگر تحصیل درویش مولانا نادر حسین صاحب عشریت

مولانا قاضی ولی محمد صاحب ارندو

الجواب صحیح

قاضی غلام نبی چیرین تجویز نفاذ شریعت حیرال مولانا محمد ظاہر شاہ اویر موٹر کھو

مولانا رحمت ہادی ہستم دارالعلوم ہادیہ حیرال

قاضی حمید الرحمن اویر عبد الغفار اویر فضل الرحمن واصف اویر

مولانا عبداللطیف ادر مولانا عبدالرحیم صاحب ادر عبدالبصیر ادر
غلام محمد ادر مولانا وزیر مور کھنڈکو مولانا میر محمد خان

الجواب صحیح

مولانا قاضی محمد مراد صاحب کوشت مولانا قاضی محمد مراد صاحب کوشت
مولانا قاضی نور محمد صاحب کوشت مولانا فیض اللہ صاحب کوشت
مولانا عبدالحق صاحب عن نگین گہکیر مولانا عبدالحق صاحب گہکیر

مولانا سرفراز صاحب مہتمم مدرسہ فیض العلوم مرگول تحصیل مور کھو
محمد نظام الدین ، صدر مدرس مدرسہ فیض العلوم مرگول ضلع چترال

مولانا حبیب اللہ مور کھو مولانا عبدالکریم صاحب مور کھو
مولانا صاحب دار شاہ صاحب مولانا فیض اللہ مور کھو

مولانا غلام حضرت صاحب مور کھو مولانا قوت الاسلام صاحب مور کھو
جان محمد صاحب مور کھو مولانا مفتی ہدایت العین صاحب مور کھو

مولانا مفتی نعمت اللہ صاحب مور کھو مولانا اشرف الدین مور کھو
مولانا حسن شاہ صاحب مور کھو مولانا خاندادہ صاحب مور کھو

مولانا سلطان محمد صاحب مور کھو مولانا حمید اللہ صاحب مور کھو
مولانا رحمت کریم صاحب مور کھو مولانا مفتی عبدالحمید صاحب مور کھو

مولانا قیوم شاہ صاحب تور کھو مولانا عبدالواسع تور کھو
مولانا غلام شفی مور کھو مولانا کفایت اللہ صاحب مور کھو

مولانا قاضی جمال الدین صاحب مستوح مولانا رحمت امین صاحب تحصیل مستوح یونی
مولانا مستقیم شاہ مور کھو ششم ، مولانا انوار الحق مور کھو ششم ، مولانا حبیب الرحمن مور کھو ششم

مولانا سعاد الدین مور کھو ششم ، مولانا عبدالحکیم مور کھو ششم -

توقیعات علمائے ملک

فرقہ آغا خانی یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے

الجواب صحيح مفتي غلام مصطفى صاحب

حضرت مولانا قاضی عبدالرزاق صاحب گلگت

حضرت مولانا عبدالواحد صاحب حضرت مولانا عبدالشکور صاحب

حضرت مولانا عبدالباری صاحب حضرت مولانا شمس الحق صاحب

حضرت مولانا محمد دل صاحب حضرت مولانا محمد میاں صاحب

حضرت مولانا عبد الوهاب صاحب حضرت مولانا عبد الرزاق صاحب

حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب

حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب

توفیقاتِ علمائے کوہستان

مولانا عبدالحق صاحب مدرسہ تعلیم القرآن ڈاکخانہ پٹنہ تحصیل پٹنہ ضلع کوسمان

مولانا عبدالحلیم صاحب

مولانا محمد بوستان صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ طین

مولانا خیر الناس صاحب

مولانا الف خان یاس شیل کھن آباد

مولانا عبدالمستقن غازی آبادیہ ریاست مہتمم مدرسہ ریاست

مولانا عبد المستعان مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن پاس

یہی حال ان کے بعد کے ائمہ مستورین کا رہا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے شجرہ نسب میں بھی اختلافات رونما ہوئے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے تاریخ فاطمین مصر - فصل ۵-۶) اس دور میں نہ کسی کو ائمہ کے نام کا صحیح علم تھا نہ ان سے تعارف تھا نہ ان کی تعلیمات سے آگاہی تھی۔ جو لوگ اپنے آپ کو ائمہ کے داعی کی حیثیت سے پیش کر کے اہل بیت کے نام پر دعوت دیتے تھے وہ ائمہ کے معتقدین کو جیسا کہ پہلے ہی تعلیم دیتے تھے۔ نہ ان کے بارے میں کسی کو یہ معلوم تھا کہ وہ واقعتاً امام کی طرف سے مقرر کردہ داعی ہے یا اس نے محض لوگوں کو راستہ سے بہکانے کے لئے ائمہ اہل بیت کی اڑلے رکھی ہے۔ الغرض اس دور میں داعیوں کی طرف سے جو تعلیم پیش کی جاتی۔ اسمعیلی عوام کے پاس اس کے سچ اور جھوٹ کے درمیان امتیاز پیدا کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا بلکہ داعی کی چرب زبانی ہی اسمعیلی عوام کے لئے یقین دایمان کا واحد معیار تھی۔ امام تو خیر اسمعیلی عقیدے میں معصوم ہی نہیں بلکہ لیکن انصاف کرنا چاہیے کہ غیر معصوم داعیوں کے بیانات اور ان کے بلند بانگ دعوے پر ایمان لانا کہاں تک صحیح ہے؟

ائمہ کے داعی محض اپنی اغراض کے لئے زمین و آسمان کے قلابے کس طرح ملاتے تھے اس کی ایک واضح مثال مختار بن ابی عبید ثقفی کذاب کی شخصیت ہے جس نے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد کوفہ اور اس کے اطراف میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند حضرت محمد بن حنفیہؓ کے نام سے دعوت دی۔ یہاں تک کہ کچھ علاقوں پر اپنی حکومت قائم کر لی وہ حضرت محمد بن حنفیہؓ کو مدعی امامت قرار دے کر نہایت غلط تعلیم ان کے حوالے سے پیش کرتا تھا۔ اور حضرت کے جعلی خطوط لوگوں کو پڑھ کر سنا تا تھا حالانکہ حضرت محمد بن حنفیہؓ مدینہ طیبہ میں موجود تھے اور وہ مختار کی دعوت سے منکر تھے۔ اس کے باوجود اسے جھوٹ پھیلانے میں کامیابی حاصل ہوئی۔ ائمہ مستورین کی حالت ایسی تاریکی میں تھی کہ نہ عوام کو ان کا نام معلوم نہ ان کے مقام کا پتہ، نہ ان سے رابطہ کی صورت نہ داعیوں کے دعووں اور ان کی تعلیمات کے صدق و کذب کو جانچنے کا کوئی ذریعہ تھا۔ ایسی تاریکی میں داعیوں نے ان کی طرف جو کچھ منسوب

مولانا محمد ہاشم خان ویدایت اللہ بالاپاس	ڈاکخانہ پٹن تحصیل پٹن ضلع کوہستان	
مولانا عبدالعزیز خطیب جامع مسجد دوبیر نالہ	دوبیر	
مولانا عبدالرزاق صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ کورگاؤں رانولیا	رانولیا	
مولانا نورالحق و عبدالکریم رانولیا بالا گاؤں	ڈاکخانہ رانولیا	
مولانا محمد ابراہیم شومڑہ بنگڑہ	ڈاکخانہ شومڑہ	
مولانا عبدالقدیم		
مولانا عبدالرحمان معروف ملنگ صاحب	ڈاکخانہ کمیلہ تحصیل راسو ضلع کوہستان	
مولانا محمد یونس صاحب		
مولانا عبداللہ صاحب		
مولانا نور الہادی صاحب کنڈیا		
مولانا فرقان صاحب	ڈاکخانہ داسو تحصیل داسو ضلع کوہستان	
مولانا سرور صاحب		
مولانا حکیم خان صاحب جالکوٹ		
مولانا فضل الرحمن صاحب	کمیلہ	
مولانا فخر الاسلام صاحب		
مولانا عبدالمتین سیو		
مولانا افضل حق صاحب	دوبیر پٹن	
مولانا فضل کریم		
مولانا سلیمان صاحب		
مولانا سید قول صاحب	کیال	
مولانا سردار صاحب		
مولانا اسکندر صاحب		

توقعات علماء آزاد کشمیر

الجواب

اگر کوئی شخص مندرجہ بالا عقائد رکھتا ہے تو وہ مسلمان نہیں ہے اور

اس کے ساتھ اہل اسلام کا معاملہ کرنا درست نہیں، واللہ اعلم

الجواب صحیح ، مولانا محمد یوسف خاں صاحب مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن بلندی پونچھ آزاد کشمیر
 ہارون الرشید ارشد

قاضی محمد اسلم کشمیری ، باغ پونچھ آزاد کشمیر

مولانا بشیر احمد کشمیری ، مظفر آباد ، آزاد کشمیر

مولانا محمد طیب کشمیری ، مدرسہ عربیہ قاسم العلوم نعمان پورہ باغ آزاد کشمیر

مولانا امیر الزمان خان ، مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم نعمان پورہ باغ آزاد کشمیر

مولانا عبدالغنی تھوڑی مہتمم جامعہ اسلامیہ راولا کوٹ آزاد کشمیر

مولانا محمد انور صاحب ناظم تعلیمات مدرسہ عربیہ قاسم العلوم نعمان پورہ آزاد کشمیر

مولانا محمد امین الحق صاحب مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن باغ آزاد کشمیر

مولانا محمد یسین صاحب مہتمم جامعہ العلوم منگ ، آزاد کشمیر

مولانا محمد صدیق صاحب ناظم تعلیمات دارالعلوم تعلیم القرآن بلندی آزاد کشمیر

مولانا عبدالکبیر صاحب مدرس مدرسہ فیض القرآن بین گل تحصیل باغ آزاد کشمیر

مولانا محمد ظہور احمد صاحب

مولانا ممتاز احمد صاحب دارالعلوم تعلیم القرآن باغ آزاد کشمیر

مولانا عبدالروف صاحب مدرسہ عربیہ قاسم العلوم نعمان پورہ باغ آزاد کشمیر

مولانا عبدالرحیم

توقیعات علماء بلوچستان

الجوابے -

یہ فرقہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور کافر ہیں کیونکہ فرائض کے منکر ہیں ۔ اور ان کا ذبیحہ وغیرہ حرام ہیں ۔ یہ مشہور مسئلہ ہے ۔

الجواب صحیح حافظ عبدالحکیم صاحب مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم کوٹ بسی بلوچستان
قاضی سعد اللہ صاحب ”

الجواب صحیح ۱۔ محمد علی کوٹہ پشین ، مولانا قاضی محمد یعقوب مسلم باغ بلوچستان
مولانا رحمت اللہ مندوخیل ثرو بلوچستان ۔

مولانا عبد الغفور اخوندزادہ ، لورالائی بلوچستان ،

مولانا محمد صدیق خطیب جامع مسجد ، کوٹہ شہر

مولانا عبد الواحد خطیب جامع مسجد ، قنڈھاری ، کوٹہ

مولانا عبد الحلیم کاکڑ گورنمنٹری کوٹہ

قاضی ، دوست محمد صاحب ، کوٹہ

دارالعلوم دیوبند

الجواب :- کافتوی

سوال میں اس فرقہ کے جو عقائد لکھے گئے ہیں اگر وہ صحیح ہیں تو ان کے کافر ہونے میں قطعاً کوئی شبہ نہیں ہے اور ان کے مرنے والے کے ساتھ وہ تمام مذہبی معاملے جائز نہیں جو مسلمانوں کے لئے مخصوص ہیں پس نہ نماز بخازہ درست ہوگی نہ مسلمان کے قبرستان میں دفن کرنا اسی طرح ان کے ساتھ نکاح کرنا بھی جائز نہیں ہوگا اور نہ ان کا ذبیحہ جائز ہوگا اور نہ مسلمانوں کا جیسا برتاؤ کرنا

بہذا اظہر ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الا لہویۃ فی علی او ان جب میل غلط فی الوحی الخ فہو کافر لمخالفتہ العواطع

المعلومتہ من الدین بالضرورۃ (رد المحتار)

ضروریات دین نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ جیسے ارکان کا جو منکر ہو اس کے کفر میں کوئی شبہ نہیں رہ جاتا ہے

واللہ اعلم

نظر خواجہ

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

۱۹ ربیع الاول ۱۴۰۳ھ

الجواب صحیح

فیضانِ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

۲۲۔۳۔۱۴۰۳ھ



مدثر مظاہر علوم سہارنپور

کافتوی

الجواب

حامداً ومصلياً۔ عرصہ دراز سے فرقہ اسماعیلیہ پر کفر کافتوی ہے جو ایسے گھرانے میں پیدا ہوا وہ کافر ہے اور جس نے از خود اسلامی عقائد ترک کر کے فرقہ اسماعیلیہ کے عقائد اختیار کئے وہ مرتد ہے، مرتد کے احکام بہت سخت ہیں اس سے سلام و کلام اس کے ساتھ نشست و برخاست اور خرید و فروخت کا معاملہ کرنا جائز نہیں۔ اسلامی حکومت میں ایسے شخص کو (اگر وہ تین دن کے اندر اسلام کے اندر نہ لوٹے) قتل کر دیا جاتا ہے۔

جلد ۵، حصہ ۱، مدثر مظاہر علوم سہارنپور، ۱۳۲۶ھ

جواب۔ صحیح علیہ السلام



سعودیہ عرب کے مشہور و معروف عالم دین عبداللہ بن باز کا فتویٰ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

المملكة المتحدة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الرقم

التاريخ

المرفقات :

المختص

مستور رقم ۵۵۰۸ وتاریخ ۱۳۰۲/۵/۲۹

الحمد لله وحده والحمد لله على ما لا يحيط به الوعد :-

فقداء لـ : اللجنة الدائمة للبحوث الإسلامية والأفتاء علم ماورد الى حياضة الرشيد الى امام من المستفتي
خليل ارحمن والعقيد بادارة البحوث الإسلامية برقم ١٥٠ مؤ ١٠٢ / ١ / ١ هـ وقد سأل المستفتي ما نصه
(المؤ : علما الاسلام والافتاء الكرام في حل مرفة الاسمايلة (الاغاخانية) التي يمكن امراد عامسي
ليدر المختلفة خصوصا بر البدر النخالة من باكستان . تذكر يسر مستفتائهم وافوالهم التي تدل على
عقائد م هنا (١) الكفة اشبهان لا اله الا الله واشبه ان محمدا رسول الله واشبهان امير المؤمنين علي الله
هذه كفتهم مقام كفة الاسلام كفة التوحيد والشهاد . ويسمونها بالكفة الاسمايلة الحقيقية (٢) الامام وهم
يعتقدون ان اغاخان (اء كريم) هو امامهم وهو مات كرسى من الارض والسماء وماعياها وما ينعياها
بالغير والشر ويعتقدون انه هو الحاكم م العالم بقده وفضيده (٣) الشريعة : هم لا يرون اتباع الشريعة
الاسلامية بل يعتقدون ان اغاخان هو القرآن الثاني والقرآن الحقيقي الاصل . و الكفة وهو يصيب
المعبر وهو الضيق الضيق ولا يكون شره سواء بهم انباء . وفي كتيبهم ان ما ذكر في القرآن الباعث من
فقط الله صداه الامام اغاخان (٤) الصلوة هم لا يعتقدون وجوب الصلوة النجوى ويقولون بوجوب
الدعوات الثلاثة مكانا (٥) المسجد هم يعتقدون محبدا اخر مكان المسجد ويسمونه بجماعت خانسه
(٦) الزكاة هم يعتقدون الزكاة الشرعية ويؤو . و مكانها من جميع اصناف المال عثرها للاغاخان ويسمونه
بحال الواجبات . و شوند (٧) الصوم ينكروا فرضية صوم رمضان (٨) لا يقولون بفرضية حج البيت
يعتقدون ان دوة افغان خان هو الحق (٩) السجدة تحية مخصوصه مكان السجدة عليكم يقولون عند اللقاة
على يد . اى اغانك على ويقولون مؤ . واه مولى على يد مكان وطيمكم السلام هذه بقده من افوالهم
وعقائد هم فالان نسا من عدة امور . (١٠) هذه الفرقه من فرق الاسلاميه ام من فرق الكفرية
(١١) ان يجوز ان يضل علم موثاهم علوة الجاهل (١٢) هل يجوز ان يدعوا في مقام الصلوة
(١٣) هل يجوز ناكعتهم (١٤) هل نسا ديعتهم (١٥) هل با امر معهم . اعلم المسلمين نسا
منكم باسم الله العظيم ان تصدروا جواب الاسفا وتزجوا النسا . من قلوب المسلمين لان هؤلاء النسا
يدلون عقائد م الى الان ولدا ساهم المتقدمون من المشايخ بالباطنية والان م اهورا عقائد هم
ويدعون النسا النسا . اهورا انسا لان امة المسلمين في عقائد م ولووه اخر . تعلمها)

وبناءً على دراسة اللجنة اجابت :

اولا اصدا ان الله عن يمينه او يمينه كرمه . مخرج . منة الاسم . وكذلك اصدا ان هناك احسن يتصرف في الدنيا والار . ميراثه سبحانه كفا ايضا قال : ان ربيكم الله الذي على السموات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الجمهورية التونسية
السلطة التنفيذية
الوزارة الداخلية

الرقم

التاريخ

المرفقات

الموضوع

- ٢ -

والارض في سنة ايام ثم استولى على المدن بأسر اللط الشهاب له حشيتا الشمر والقم والنجوم
سعدا بامر الله الخليل والامير تبارك الله رب العلمين .
ثانيا : من اعتد ان حنا احد بصره الخوي من ابناء حرب : محمد صاو الله عليه وسلم فهو كافر كفيرا
بخر من طه الا : وشبهه في القواسم الذر اوصاه الله به قال : الى (وفرانا فرقاء لتفراء
على الفنا طو مكث ونزلنا نزيه) ومن التبريد : السنة النبوية التي هو شيخه ونصية المقول قال
تعالى : وما اتينا طه الكتاب الا لنبين له الذر : اختلقوا فيه وحده : ورحمة لغيره :
ثالثا : انكر ويحدد شيئا من اركان الاسلام واحدا : الدين المعمول به بالضرورة فهو كافر ومبارك من ليس
الاسلام .
رابعا : اذا كان واقع هذه العائفة هو ما ذكرته في السؤال فذبح الصلوة طو موني من ذكر ولا ذنبهم
في مقابر المسلمين ولا يحوز شاكعتهم ولا تحوز : يديهم ولا يدايتهم : املة : المسلمين وبالله التوفيق
و ا لى الله وسلم طو نبينا محمد وآله وصحبه .
اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء

الرئيس

عبد الله بن عبد الله

نائب الرئيس

عبد البراء عفيفي

عضو

عبد الله بن عبد الله

عضو

عبد الله بن عبد الله

الاستفنا

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ چترال اور گلگت کے علاقہ میں آغاخانیوں کا خاص اثر ہے چونکہ یہ علاقہ بہت ہی ہمالہ ہے اور یہاں کے اکثر لوگ کافی غریب ہیں اس لئے آغاخانی لوگ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے اور غریب مسلمانوں کو لالچ دے کر آغاخانی بننے کی کوشش کرتے ہیں پچھلے دنوں کئی لوگوں کو آغاخانی بنایا گیا تو بعض علما کو اس کا احساس ہوا اور آغاخانیوں کے مذہب کی حقیقت تمام مسلمانوں کو بتانا شروع کی۔ اس پر آغاخانیوں کی طرف سے ان پر شدید حملے کئے گئے اور ان کا داخلہ اس علاقے میں بند کر دیا اب آغاخانیوں نے وہاں کے مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانے کے لئے آغاخان فاؤنڈیشن کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہے جس کے تحت وہاں کے مسلمانوں کو دولت کے لالچ میں گمراہ کرنے کا ایک بہت بڑا منصوبہ بنایا ہے اس ادارے کا طریق کار یہ ہے کہ وہ ہر گاؤں سے کم از کم پچاس افراد کو اپنا ممبر بناتا ہے ہر ممبر اس ادارہ کو ۵۵ روپے فیس ممبری ادا کرتا ہے اور پھر ان ممبروں کی سفارش پر اس گاؤں کے ترقیاتی کاموں کے لئے ۵۰ روپے ہر ممبر روپے سے لیکر تین لاکھ روپے تک دیا جاتا ہے اس ممبروں کے لئے علماء اور باشرع لوگوں کو چنا جاتا ہے اور سنا گیا ہے کہ ہر ممبر ماہوار دو روپے فیس دیتا ہے اور اگر نا پڑتا ہے۔ کسی مسلمان کے لئے "آغاخان فاؤنڈیشن" کا ممبر بننا شرعی نقطہ نظر سے درست ہے یا نہیں؟

اس مسئلہ پر وہاں کے لوگوں میں خاصا نزاع پایا جاتا ہے بعض لوگ بڑی شد و مد سے اس کی حمایت اور تائید کرتے ہیں اور بعض لوگ اس کو آغاخانیوں کی ایک خوفناک سازش تصور کرتے ہوئے اس کی ممبری کو مسلمانوں کے لئے جائز قرار نہیں دیتے کیونکہ اس کا مقصد اس سہرے جال کے ذریعے سے وہاں کے فادگش اور غریب عوام کو آغاخانیوں کے مذہب میں پھنسانا ہے۔ یہ رقم جب کس گاؤں کو دی جاتی ہے تو ممبروں سے مختلف قسم کے نعرے لگوائے جاتے ہیں اور ان کو ٹیپ ریکارڈ کیا جاتا ہے، نیز اس موقع کی تصویر لیکر فلم تیار کی جاتی ہے۔ آغاخانی تمام علماء کے متفقہ فیصلے کے مطابق زندیق ہیں اور اس آغاخان فاؤنڈیشن کا مقصد مسلمانوں کو گمراہ کرنا ہے۔ ایسی حالات میں کیا کسی مسلمان کو اس فاؤنڈیشن کا ممبر بننا اور امداد وصول کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ اور شرع شریف کے حکم کے مطابق اس کے ممبر بننے والے لوگ گنہگار ہوں گے یا نہیں؟

المستفتی: رحمت قادری فاؤنڈیشن ضلع چترال

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی مدظلہ کافتوی

الجواب باسمہ تعالیٰ

ارشاد ربانی ہے - یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلتون الیہم بالمودة وقد کفر وابعاءکم من الحق ینخرجون الرسول وایاکم ان تؤمنوا یا للہ وبعکم ان کنتم خرجتم جہاداً فی سبیلی وابتغاء مرضاتی تسرون الیہم بالمودة وانا اعلم بعبادتکم و ما اعلنتکم ومن ینبغی فقد ضل سواد السبیل (الممتحنہ آیت ۱ پارہ ۲۸)

ترجمہ ۱۔ اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم ان کو پیغام دوستی بھیجتے ہو حالانکہ تمہارے پاس جو حق آیا ہے وہ اس کا انکار کرتے ہیں رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اور تم کو صرف اس بنا پر نکالتے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان لائے ہو جبکہ تم میرے راستے پر جہاد پر نکلے اور میری رعنا مندن کی تلاش میں گئے تم ان سے خفیہ محبت رکھتے ہو حالانکہ میں تمہاری خفیہ اور علانیہ باتوں کو خوب جانتا ہوں اور جو ایسا کریگا اس نے راہ حق گم کر دیا۔ (آیت کبریٰ سے واضح طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں اور مسلمانوں کے دشمنوں سے محبت اور دوستی رکھنا اور اسی طرح ان سے خفیہ محبت و مودت رکھنا جس سے اسلام کو نقصان اور ضرر پہنچے منع ہے۔ (مسی طرح سورۃ المجادل میں ہے۔

لا تعبدوا ما یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من دین اللہ ورسولہ ، اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لائے والوں کو نہ پاؤ گے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین سے محبت رکھیں (المجادلہ آخری آیت پارہ ۲۸)

قاضی شام اللہ پانی پتی مفتی وقت تفسیر مظہری میں لکھتے ہیں -

ہذہ الایۃ تدل علی أن ایمان المؤمن تفسد بموداة الکافرین وان المؤمن لا یوالی الکفار وان کان قریمہ (۲۲۸ ج ۶) اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کافروں سے محبت کرنے سے مومن کا ایمان فاسد ہو جاتا ہے اور یہ کہ مومن کو کافروں سے معاملات نہیں کرنا چاہیے اگرچہ اس کا قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔

یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا الکافرین اولیاء من دون المؤمنین (آل عمران)

کر دیا۔ اس پر آنکھیں بند کر کے ایمان لانے کی گنجائش رہ جاتی ہے یہ اسمعیلی سلسلہ امامت میں ایسا جھول ہے جسے کوئی شخص بقائم فہم و انصاف نظر انداز نہیں کر سکتا۔ اور کوئی شخص جس کو مذہب کی قدر و قیمت معلوم ہو ایسی مشکوک چیزوں پر ایمان لا کر اپنی عاقبت خطرے میں نہیں ڈال سکتا۔

۴۔ میمون قداح

حضرت اسمعیل بن جعفر اور ان کے صاحبزادے محمد المکتوم کے دور میں میمون قداح اور عبداللہ بن میمون اسمعیلی مذہب کے بہت بڑے داعی ہو گئے ہیں۔ اسمعیلی تاریخین ان کی تعریف و توصیف میں لطف اللسان ہیں۔ "نور مبین" میں ہے۔

"عبداللہ بن میمون ایک جلیل القدر داعی تھے آپ سلمان الفارسی کی نسل سے تھے

اور جید عالم تھے عبداللہ بن میمون اور ان کے والد ابو میمون حضرت امام جعفر

صادق کے عاشق تھے اور ساری زندگی ان کی غلامی میں بسر کی اسی کا نتیجہ ہے

کہ وہ داعی اکبر کے درجہ کو پہنچے اور اسمعیلی مذہب کے درجہ "باب" سے بھی مشرف

ہوئے۔" (ص ۱۲۸)

واقعہ اسمعیلی مذہب کے بانی یہی دونوں باپ بیٹا (عبداللہ اور اس کا باپ میمون) ہیں

جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے حضرت اسمعیل بن جعفر صادق اپنے والد کی زندگی میں فوت ہو گئے ہوں

یاد و پوش ہو گئے ہوں بہر حال عام لوگوں کے ساتھ ان کا کوئی رابطہ نہیں تھا نہ انہوں نے

اسمعیلی عقائد کی تعلیم دی۔ بلکہ جس طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت محمد

بن حنفیہ کی طرف خود ان کی زندگی میں مختار بن ابی عبیدہ ثقفی غلط عقائد گھڑ گھر کر ان کی طرف

منسوب کیا کرتا تھا۔ اس طرح حضرت اسمعیل کی روپوش سے فائدہ اٹھاتے ہوئے

باطنی عقائد کا ایک طوطا مار گھر کر جس شخص نے ان کی طرف منسوب کیا وہی دراصل اسمعیلی مذہب

ایمان والو! تم کافروں کو اپنا دل اور دوست نہ بناؤ مؤمنوں کو چھوڑ کر۔

ابوبکر الرازی الجصاص اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں۔ اَقْتَضَتْ الْآيَةُ التَّمَلُّقَ عَنْ اسْتِنصَارِ
بِائْتِ الْكَفَّارِ وَالْإِسْتِعَانَةِ بِهِمْ وَالرُّكُونِ إِلَيْهِمْ وَالثَّقَلُ بِهِمْ۔ آیت کریمہ کا تفسیر
یہ ہے کہ کافروں سے نصرت حاصل کرنا، مدد حاصل کرنا ان کی طرف میلان رکھنا اور اعتماد کرنے کی
ممانعت شدید ہے۔

جانتے ہیں کہ قرآن کریم میں مندرجہ بالا مضمون کو متعدد مقامات پر بیان فرمایا ہے
جس سے چارہ درجہ برآمد ہوتے ہیں ایک درجہ قلبی موالات یا دل مودت و محبت کہ ہے یہ عربی مؤمنین
کے ساتھ مخصوص نہیں غیر مؤمن کے ساتھ قطعاً کسی حال میں جائز نہیں ہے۔ دوسرا درجہ موارات کا
ہے جس کے معنی ہمدردی و خیر خواہی اور نفع رسانی کے ہیں یہ بجز کفار اہل حرب کے جو مسلمانوں سے برسرِ پیکار
ہیں باقی سب غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے، تیسرا درجہ مدارات کا ہے جس کے معنی ظاہری خوش خلقی
اور دوستانہ برتاؤ یہ بھی تمام غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے۔ جبکہ اس سے مقصود ان کو دینی نفع پہنچانا یا
ان کے شر اور ضرر رسانی سے اپنے آپ کو بچانا مقصود ہو، چوتھا درجہ معاملات کا ہے کہ ان سے
تجارت یا اجرت و ملازمت اور صنعت و حرفت کے معاملات کئے جائیں یہ سب امور جائز ہیں
احادیث کے سلسلہ میں سب پہلے عاصم بن ابی بلتعہ کی حدیث آتی ہے جس میں انہوں نے کافروں کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم، تشریف لیجانے کی اطلاع دیدی تھی آپ کو وحی کے ذریعے سے معلوم ہو گیا چند صحابہ کرام
کو بھیجا گیا وہ جاسوسہ عورت سے حاملہ بنی ابی بلتعہ کا خط لے آئے بعض صحابہ نے حاملہ کو قتل کرنا چاہا تاہم
آپ نے ان کے صدق نیت سے معافی کر دیا اسی موقع پر سورہ ممتحنہ کی آیات نازل ہوئیں اور اس سے مسلمانوں
کے لئے قانون بن گیا کہ کافروں سے موالات و مودت جائز نہیں ہے (بخاری ۲۰۲۰ - غزوہ بدر فتح مکہ)

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يلدغ المؤمن من جحر حوتين۔ رسول الله صلى الله
عليه وسلم کا ارشاد ہے کہ مؤمن ایک سوراخ سے دوبارہ نہیں ڈساجاتا۔ اور علامہ محمد امین شامی والمختار
میں لکھتے ہیں۔ يعلم ما هنا لكم الدروز والفاخنة: انهم في البلاد الشاذية يظهرون الاسلام و
الصوم والصلوة مع انهم يعشقون تناسخ الارواح وحل الخمر والزنا وان الاوهية تظهر في
شخص بعد شخص ويبحدون المحشر والصوم والصلاة والحج ويقولون المسمى بها غير المعنى
المراد ويتكلمون في جناب نبينا محمد صلى الله عليه وسلم كلمات فظيعة وللعلامة المحقق
عبد الرحمن العمدی فيهم فتوى مطولة۔ وذكر فيها۔ انهم ينتحلون عقائد النصيرية و

الاسماعیلیہ الذین یلقبون بالقرامطہ والباطنیۃ الذین ذکرہم
صاحب المواقف ونقل عن علماء المذاهب الاربعۃ انه لا یحل اقرارہم
فی دیار الاسلام بحزبہ ولا غیرہا ولا یحل منا کحتہم ولا ذباحتہم۔

(رد المحتار ص ۲۱ ج ۲)

ترجمہ ۱۔ یہاں سے دروازہ تیا منہ کا حکم معلوم ہوا یہ لوگ دیار شام میں اسلام
اور روزہ نماز کا اظہار کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود تناسخ ارواح کے قائل ہیں
اور شراب اور زنا کو حلال سمجھتے ہیں اور یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ الوہیت کا یکے
بعد دیگرے ایک خافض شخص میں ظہور ہوتا رہتا ہے۔ نیز حشر روزہ، نماز اور
حج کے بھی منکر ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ ان الفاظ سے جو معنی مراد لئے جاتے ہیں وہ ان
کے اصل معنی نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں بھی گستاخانہ کلمات
منہ سے نکالتے رہتے ہیں علامہ محقق عبدالرحمان عمادی کا ان کے بارے میں ایک طویل
فتویٰ ہے جس میں انہوں نے بیان کیا ہے کہ یہ لوگ نصیر یہ اور اسماعیلیہ کے
عقائد رکھتے ہیں جن کو قرامطہ اور باطنیہ کہا جاتا ہے صاحب مواقف نے ان کا
ذکر کیا ہے اور چاروں مذاہب کے علماء سے ان کے بارے میں نقل کیا
ہے کہ ان کو جزیہ لے کر یا کسی اور طریقہ سے دارالاسلام میں رہنے دینا روا
نہیں نہ ان سے نکاح کرنا حلال ہے اور نہ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا۔

دلائل مندرجہ بالا اور آغا خانیوں (جو دراصل قرامطہ اور اسماعیلیہ ہیں)

کی گزشتہ تاریخ کو سامنے رکھتے ہوئے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ آغا خان
فانڈیشن کا ممبر بننا قطعاً ناجائز اور حرام ہے کیوں کہ اس سے ان کا مقصد مسلمانوں
کی غربت و افلاس سے فائدہ اٹھا کر ان کے ایمان و اسلام کو خریدنا ہے جو علماء
اس فانڈیشن کے حق میں ہیں وہ سخت نا عاقبت اندیشی میں مبتلا ہیں
ان کو چاہیے کہ فوراً اس سے رجوع کریں اور مسلمانوں کو ابتلاء و آزمائش میں
ڈالنے کا سبب نہ بنیں مسلمانوں کو چاہیے کہ جو لوگ ان کو اس فانڈیشن کا

ممبر بننے کی تلقین کریں اُن سے مقاطعہ کریں اور غربت و افلاس کو کفر اور زندہ کے
 مقابلہ میں قبول کریں حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں جب سے اسلامی حکومت کا
 نام لیا جا رہا ہے خواہ غلط یا صحیح اس نے جہاں اسلام دشمن طاقتوں کو پاکستان کی
 متوجہ کر دیا ہے وہاں یہاں کے فرق باطلہ کو بیدار کر دیا ہے یہ لوگ کبھی مذک توڑنے
 کی طرف لگ جاتے ہیں اور کبھی مسلمانوں کو کافر اور بددین بنانے کی طرف متوجہ ہو جاتے
 ہیں ضرورت ہے کہ مسلمان جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ، تابعین، علماء
 ربانین کے ماننے والے ہیں ان کی سازشوں کو بالکل ناکام بنادیں۔
 واللہ یقول الحق وهو یهدی السبیل۔

المفتی، ولی جلیل
 دارالافتاء دارالعلوم امروہہ
 علامہ محمد یوسف بنوری تاون کراچی



الجواب صحیح
 محمد ادریس علی

الجواب صحیح
 محمد سعید الدین

محمد سعید الدین

عبد اللہ

محمد سعید الدین

قال تعالیٰ ان الذین یلمزون فی آیاتنا لا یخفون علینا
 اس آیت مبارکہ کی روشنی میں جواب بالکل صحیح ہے۔

محمد سعید الدین

محمد سعید الدین

دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ کافتوی

الجواب :-

آغاخان خود بھی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہتے ہیں ۔ اور دنیا میں کہیں انہوں نے مسجد نہیں بنوائی ۔ اس لئے کہ وہ نماز کو فرض ہی نہیں سمجھتے ہیں ۔ صرف جماعت خانے بولتے ہیں جس میں شام کو سب عورت مرد جمع ہو کر کچھ تفریح کر لیتے ہیں وہ دنیاوی کاموں میں جو کچھ بھی حصہ لیں یہ اُن کا فعل ہے ۔ مگر مال و دولت کا لالچ دے کر اگر مسلمانوں کو اسلام سے پھرتے ہیں اور اپنی جماعت میں داخل کرتے ہیں جیسا کہ سوال سے معلوم ہوتا ہے تو مسلمانوں پر فریض ہے کہ وہ اس فتنہ ارتداد کو روکیں اور ان کے ان افعال سے جب اُن کی نیتوں اور ارادوں کا ظہور ہو گیا تو دنیاوی کاموں میں بھی اُن سے کسی طرح کا تعاون نہ کریں اور اپنے آپ کو اُن سے جدا رکھیں ۔ اور اُن کو اپنے علاقوں میں آنے نہ دیں اور اجتماعی طور پر حکومت سے مطالبہ کریں کہ وہ اس فتنہ کو روکے اور ان کی اس قسم کی سرگرمیوں پر پابندی لگائے ۔

واللہ تعالیٰ اعلم



فتاویٰ الدین علیہ

24/84

درمندانہ اپیل

آپ کو خدا اور رسول کا واسطہ دیکر اپیل کی جاتی ہے کہ کتاب پر پڑھ لینے کے بعد خدا کو حاضر و
ناظر جان کر اپنے ضمیر سے پوچھیں کہ اب آپ کی ذمہ داری کیا ہے؟ دین کی حرمت اور اسلام کی
غیرت آپ سے کیا تقاضا کرتی ہے؟ - نیز ملک کے ارباب اقتدار، علماء و فضلاء ارکان شوریٰ
و کلاء و دانشور، سیاسی عمائدین و قائدین کا اس سلسلے میں کیا فریضہ ہے؟ - اس کا
جواب آپ اپنے ضمیر اور اپنے رب حقیقی کو دیں۔ جس نے ہمیں پیدا کیا۔ دین اسلام کی دولت
عطا کی اور ختم المرین علیہ السلام کی نبوت سے نوازا۔

نہ ہم اپنی کتابوں کی قیمت وصول کرتے ہیں اور نہ ہم جملہ حقوق
محفوظ رکھتے ہیں یہ آپ کا دینی فریضہ ہے کہ آپ انفرادی اجتماعی
طور پر کتاب کو چھپوا کر تقسیم فرمائیں۔

واجب علیہ السلام

مفت طلب فرمائیے: مکتبہ اہلسنت مدینہ مسجد
سول کواٹر پشاور، صدر ..

حسب ذیل مہی مطالعہ فرمائیے

- ① الحکمہ الحقائق فی الحزب اللأخا حانی (حکیم الامت خضرۃ اشراف علی تھانوی رحمہ)
- ② آغا خانیت کیا ہے ۔
- ③ آغا خانیوں کے سیاسی عزائم
- ④ آغا خانیت علماء امت کی نظر میں
- ⑤ آغا خان فاؤنڈیشن، پتھرال
- ⑥ آغا خانیوں کے زیر زمین منصوبے
- ⑦ جماعت خسانہ سے مسجد بنگ
- ⑧ آغا خانیت کی حقیقت

سواد اعظم اہلسنت
پتھرال

کا بانی ہے۔ ڈاکٹر زاہد علی صاحب لکھتے ہیں۔

مہدی کی نسبت عبداللہ بن میمون القداح کی طرف اور اس کا سبب

اکثر مؤرخین نے مہدی کو عبداللہ بن میمون القداح کی طرف منسوب کیا ہے ان کی مختلف روایتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ میمون ایران کا ایک باشندہ تھا جس کا نام ویصان تھا یہ شخص مختلف ادیان و مذاہب کے اصول سے خوب واقف تھا۔ اس نے زمانہ قدیم کی تائید میں "کتاب المیزان" لکھی ہے جس کے پڑھنے سے آدمی لامذہب ہو جاتا ہے یہ ظاہر میں اپنے مریدوں سے محمد بن اسمعیل کے نام پر بیعت لیتا تھا۔ لیکن حقیقت میں یہ خود ملحد و زندقہ تھا۔ آخرت کا قائل نہ تھا اس کا جانشین اس کا بیٹا عبداللہ بن میمون تھا۔ جس نے اپنے باپ سے اسراء دعوت اسمعیلیہ کیے۔ اس نے اپنا پیشہ آنکھوں کا معالجہ اختیار کیا۔ اس لئے یہ "قداح" کے نام سے مشہور ہو گیا۔ اسی نے دعوت اسمعیلیہ کے نو مدارج فری میسنری کے مدارج کے مانند مرتب کئے جن کو سلسلے سے طے کرنے کے بعد آدمی معطل اور اباحی بن جاتا ہے یعنی اعمال شریعت چھوڑ دیتا ہے اور محرمات کو مباح سمجھتا ہے۔ یہ اپنے وطن "قوزح العباس" سے جو ابوازی میں ایک موضع ہے عسکر مکرم کو روانہ ہوا۔ جہاں اس نے اپنے باپ کی طرح اپنا کفر چھپانے کے لئے تشیع ظاہر کیا۔ اس جیلے سے اس نے بڑی شہرت حاصل کی اور زکرکثیر بھی جمع کیا۔ یہاں کے شیعہ باشندوں پر جب اس کا راز کھل گیا تو وہ بصرہ ہوتا ہوا سلمیہ پہنچا۔ جسے اس نے اپنا مستقر بنایا۔ مہدی کے ظاہر ہونے تک یہ اور اس کے جانشین یہیں رہے۔ عبداللہ کے انتقال کے بعد اس کے لڑکے احمد نے اس کی جگہ لی۔

(تاریخ فاطمین مصر ص ۷۶-۷۷-۷۸ ج ۱)

علامہ محمد فرید وجدی "دائرة المعارف" میں لکھتے ہیں۔

واصبحت فی القرن الثانی الہجری علی وشک الامحلال الا انہ

ظہر رجل مدلس اسمه عبد اللہ بن میمون بن فارس علو ما لا و

اقدامات ارادانہ مستخدم الاسماعیلیہ لاغراضہ فادعی انہ شیعی
 غیور و ہونہ الحقیقۃ دہری لا یعتقد بشیء واستمس بین الاسماعیلیہ
 جمیعۃ سربۃ واستعمل لذلک من الدہا و الحیل حالہ مذید علیہ
 ورتبہا علی تسعۃ رتب لا یرضی احد من رتبۃ الی ما فوقہا

الابلاستعداد والاہلیۃ - (دائرۃ المعارف القرن العشرين ص ۲۴۸/۱ ج)
 ترجمہ :- دوسری صدی ہجری میں اسماعیل مذہب کا شیرازہ بکھرنے کے قریب تھا۔ مگر
 ایک مکار شخص جس کا نام عبداللہ بن میمون تھا فارس کے ظاہر ہوا۔ جو اذول اور اقدامات
 سے بھرا ہوا تھا اس نے اسماعیلیت کو اپنی مقصد بردی کا ذریعہ بنانا چاہا پس اس نے دعویٰ کیا کہ
 وہ فیور شیعہ ہے حالانکہ وہ فالص دہریہ تھا۔ کسی چیز پر عقیدہ نہیں رکھتا تھا۔ اس نے
 اسماعیلیوں کی ایک خفیہ تنظیم بنائی اور اس کے لئے ایسے مکر و فریب اور حیلوں سے کام لیا۔ جن
 پر اضافہ نہیں ہو سکتا تھا۔ اور اس نے اسماعیلی دعوت کے بالستریب نو مدارج قائم کرکے کوئی شخص
 نیچے سے اوپر کے مرتبہ پر نہیں پہنچ سکتا تھا۔ جب تک کہ اس میں اس کی خاص استعداد اور صلاحیت
 نہ ہو۔ (ان مدارج کی تفصیل آگے آتی ہے۔ ناقل)

مند الہند شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے بھی تحفہ اثنا عشریہ کے پہلے باب
 میں اسماعیل مذہب کے بانی کی حیثیت سے عبداللہ بن میمون القداح کا تذکرہ کیا ہے حضرت شاہ
 صاحب اس شخص کے بارے میں لکھتے ہیں۔

داین عبداللہ بن میمون قداح شخصے بود ملحد و زندق و دشمن اسلام میخواست
 بنہجہ درین دین نماید، تابوئی یافت، اکتوں اورانان دروغ و افتاد، بدستور
 عبداللہ بن سبا کہ اصل و منشاء تشیع است۔

(تحفہ اثنا عشریہ ص ۸ - مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور)

ترجمہ :- یہ عبداللہ بن میمون قداح بڑا ملحد اور زندقہ - دشمن دین و اسلام

تھا مدت سے چاہتا تھا کہ اس دین میں فساد ڈالے مگر قابو میں نہیں پاتا تھا اس وقت اس کو خوب گھی چڑی روٹی مل گئی اور مراد حاصل ہوئی۔ مثل عبد اللہ بن سبا کے، کہ اصل و منشا مذہب تشیع کا ہے :-

(بدیہ مجیدیہ، ترجمہ تحفہ ثنائی عشریہ ص ۱۵۔ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ مرکز علوم کراچی)
خلاصہ یہ ہے کہ اسمعیل مذہب کی تعلیم نہ تو حضرت امام جعفر صادق کی طرف منسوب کی جاسکتی اور نہ ان کے بیٹے حضرت اسمعیل بن جعفر کی طرف۔ اس مذہب کا اصل بانی میمون اور اس کے بیٹا عبد اللہ بن میمون القداح ہے۔

۴۔ کیا خلفائے فاطمین کا نسب صحیح تھا؟

اسمعیلی فرقہ مغرب اور مصر کے خلفائے عبیدیہ بن کاتب المہ مستورین کے ذریعہ اہل بیت سے ملتا ہے۔ لیکن جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا ہے اکثر مورخین ان کا نسب میمون قداح مجوسی سے ملاتے ہیں ڈاکٹر زاہد علی صاحب "تاریخ فاطمین مصر" میں موافق اور مخالف آراء پر طویل بحث کے بعد خود خلفاء عبیدیہ بن کے طرز عمل کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

خود فاطمین اور ان کے مشہور داعیوں کی مسئلہ نسب کی طرف عدم توجہ

ان تمام مباحث کے بعد اب ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ خود فاطمین یا ان کے عہد کے مشہور داعیوں نے اثبات نسب میں کیا حصہ لیا۔ متعدد دفعہ ظہور کے زمانے میں نسب کا سوال اٹھایا گیا۔ لیکن کسی ایام نے اطمینان بخش جواب نہ دیا۔ یہ لوگ کبھی اتنی جرأت نہیں کر سکتے تھے کہ اپنا نسب منبر یا کسی مجمع میں بیان کریں۔ معزز سے مصر میں داخل ہونے کے بعد کسی امیر نے پوچھا۔ آپ کا نسب کیا ہے اس کے جواب میں معزز نے ایک جملہ منعقد کیا اور اپنی تلوار میان سے نکال کر کہا یہ میرا نسب ہے "پھر اس نے سونا حاضرین پر نثار کر کے کہا۔ یہ میرا حسب ہے" اسی طرح

عزیز سے بھی پوچھا گیا۔ لیکن اس نے خاموشی اختیار کی اسے عقد الدولہ (ایسی آنے عزیز سے اس کا نسب دریافت کیا عزیز نے اپنے قاضی ابن نعمان کے ذریعے جو اس وقت دعوت کی انجمن کا صدر تھا ایک نسب نامہ تیار کرا کے بغداد بھیجا، عقد الدولہ کے قاصد کو جس کے ساتھ یہ نسب نامہ بھیجا گیا تھا کس نے اثناء سفر میں زہر دے دیا جس سے وہ مر گیا۔ الغرض یہ نسب نامہ بغداد نہ پہنچ سکا۔ اس زمانے میں شہر دمشق میں جو خطبہ پڑھا جاتا ہے اس میں ائمہ مستورین کے اسماء کی جگہ ممختین یا مستضعفین جیسے الفاظ پڑھے جاتے تھے۔ حاکم کے عہد میں ابطال نسب کے لئے بنو عباس نے ایک محضر تیار کرایا۔ لیکن فاطمیین کی جانب سے کوئی تردید نہ ہوئی۔

زمانہ ظہور کے مشہور اسمعیلی داعیوں میں سے کسی نے اس امر کی طرف توجہ نہیں کی۔ قاضی القضاۃ داعی الدعاة نعمان بن محمد متوفی ۳۶۳ھ نے اپنی تصانیف شرح الاخبار۔ کتاب المناقب المتألیف افتتاح الدعوة وغیرہ میں ائمہ مستورین کا مطلق ذکر نہیں کیا۔ حالانکہ ان کتابوں میں امام جعفر الصادق علیہ السلام کے ائمہ اور ظہور کے ائمہ مہدی۔ قائم منصور اور معز کے تفصیلی حالات موجود ہیں ہر کتاب اپنے زمانے کے امام کی نظر سے گزر چکی ہے اور اس پر اس کے دستخط ہو چکے ہیں جیسا کہ اس کے مقدمے سے ظاہر ہے۔ شرح الاخبار کے چودہویں جز میں جہاں اسمعیلی کے انتقال کی خبر لکھی ہے صرف آٹھ لکھا ہے کہ ایک فرقہ امام مذکور کے لڑکے محمد کی امامت کا قائل ہے جو اس وقت بالغ ہو چکا تھا۔ اس مقام پر بھی داعی مذکور نے بالکل سکوت اختیار کیا ہے حالانکہ کتب مذکور کی تالیف کا زمانہ ظہور کا زمانہ تھا۔ تقی کا کوئی محل نہ تھا۔ پھر بھی اس نے اپنے منظوم تاریخ ابوزہرہ میں ائمہ مستورین کے متعلق یہ لکھا ہے۔ ولم یکن یمنعنی من ذکرہم الا احتفاظی بمصون میرٹھ

لے فصل ۱۵ (عزیز کی سیرت اور اس کا انتقال) لے احتفاظ الحنفی ۱۵ لے WAUSTENFELD ۱۴۲
لے احتفاظ الحنفی ۱۵ لے فصل ۱۶ (بنو فاطمہ کے نسب کو باطل کرنے کے لئے ایک مخفر کی تیاری)
لے فہرست مآخذ جو اس کتاب کے آخر میں ہے

لے شرح الاخبار ۱۵/۱۶ - لے الادب ج ۱۵ المختارۃ ۱۴۲ - ۱۴۳

اسکے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امام مہدی کے ظہور سے لے کر اس کے بیٹے محمد (متوفی ۳۳۴) کے عہد یعنی تقریباً ۳۷ سال تک بھی نسب کا مسئلہ سر بستہ راز تھا۔ اس کے بعد بھی نہ معلوم کب تک یہ مسئلہ معرض خفا میں رہا۔ قاضی مذکور کی ایک دوسری تصنیف "المجاسد المسایرات" جو معز متوفی ۳۶۵ ح کے عہد میں لکھی گئی ہے اس کی دوسری جلد میں ایک روایت ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ معز کے پاس ایک شخص کسی داعی کی طرف سے ایک کتاب لایا۔ جس میں یہ درج تھا کہ کسی امام کے بعد امامت میمون القدر اور ظلال ظلال کی طرف منتقل ہوئی۔ اس کے جواب میں معز نے صرف اتنا کہا کہ سبب امامت ہم سے منقطع نہیں ہو سکتا۔ میمون القدر مستورع تھا۔ امامت کا حقیقی مالک مستقر امام تھا۔ اس امام کا نام نہیں بتایا نہ اس کے بعد کے اماموں کا ذکر کیا۔ عجیب ترین امر یہ ہے کہ قاضی مذکور نے اپنی مشہور فقہ کی کتاب "دعائم الاسلام" میں جو دعاء تقریب لکھی ہے اس میں امام جعفر صادقؑ کے نام کے بعد کسی امام کا نام نہیں پایا جاتا حالانکہ یہ دعاء ہر نماز کے بعد عقیدت مندی سے پڑھی جاتی ہے اور بہت مبارک سمجھی جاتی ہے۔

قاضی مذکور کے "مولیٰ" داعی جعفر بن منصور السمن کی تصانیف بھی اس بحث سے معز ہیں اس کی ایک کتاب "الفرایض وعدود الدین" میں ائمہ مستورین کا ذکر اس قدر پیچیدہ ہے کہ اس کے بجائے یقین حاصل ہونے کے شک اور بڑھ جاتا ہے خود مصنف نے اقرار کیا ہے کہ مجھے سلسلے سے مہدی کا کلام یاد نہیں رہا۔

سب سے پہلی کتابیں جن میں ائمہ مستورین کا ذکر ہے "تبلیغ الہادی والمہدی" مصنف داعی محمد بن اسماعیل المسایرات ۲/۲۵۶ ھ اس کا بنا پر مصنف "متدرک الوسائل و مستنبط المسائل" نے لکھا ہے کہ قاضی نعمان بن محمد حقیقت میں اسمعیلی نہیں تھے اس کے یہ حجت پیش کی ہے لو کان اسماعیلیا لذكر بعد جعفر الصادق اسماعیل بن جعفر ثم محمد بن اسمعیل انی امام عصره ولم یکن له داعی الی الاہمام اما باطنا فلو کنه معقده واما ظاہرا فلموافقہ لطریقہ
 خلیفہ عصرہ۔ اس سلسلے میں دعائم الاسلام کا دروایتیں بھی پیش کی گئی ہیں (الحاج مرزا محمد حسین النوری متدرک الوسائل ۲/۳۱۳)
 ۲۵۶ الفرایض وعدود الدین ص ۱۶-۱۸۔

الکرمانی اور استاذ الامام . مصنف داعی احمد بن ابراہیم ہیں جو ظہور کے ایک سو پندرہ سال بعد کی ہیں۔ ان میں بھی صرف ائمہ مستورین کے نام ہیں۔ نسب پر کوئی بحث نہیں کی گئی ہے استاذ الامام حال ہی میں قاہرہ میں چھپی ہے۔ اس کے شائع کرنے والے کی یہ رائے ہے کہ یہ کتاب تاریخ میں شمار نہیں کی جاسکتی اس میں جو باتیں پائی جاتی ہیں ان پر افسانوں کی روح غالب ہے لہٰذا اس کا ذکر ہم مقدمے میں کر چکے ہیں۔

بحث نسب کا خلاصہ

بحث نسب کا خلاصہ یہ ہے کہ محمد بن اسمعیل بن جعفر الصادق اور عبد اللہ بن میمون القداح دونوں کا وجود تاریخ سے ثابت ہے جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے ثبوت طلب امر حسب سحرہ ذیل صرف اتنا ہے کہ دولت فاطمیہ کا پہلا امام مہدی محمد بن اسمعیل کی نسل سے ہے نہ کہ عبد اللہ بن میمون القداح کی نسل سے جو دعوت اسمعیلیہ کا صدر تھا اور جس سے یہ دعویٰ کیا کہ میں عقیل بن ابی طالب کی ذریت سے ہوں یا جس کے بیٹے احمد نے جب اسے کافی قوت حاصل ہو گئی تو یہ دعویٰ کیا کہ میں حضرت علی کی اولاد میں شامل ہوں جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ

(۲)

میسون القداح (کفیل)
عبد اللہ
احمد
حسین
المہدی

(۱)

محمد بن اسمعیل بن جعفر الصادق
عبد اللہ
احمد
حسین
المہدی

یہ بحث نہایت اہم ہے کیونکہ فاطمین کا یہ دعویٰ تھا کہ ہم حضرت فاطمہؓ کی ذریت سے ہیں اگر یہ ائمہ یا یا ان کے ہم عصر داعی کوئی مفصل رسالہ اس موضوع پر لکھتے تو مورخین میں اختلاف نہ ہوتا۔

نہ فہرست حاشیہ کتب جو اس کتاب کے آخر میں ہے کہ مقدمہ استاذ الامام صفحہ ۸۹ سے فصل ۶۔ میسون القداح اور محمد بن اسمعیل کا باہمی تعلق۔

۵۔ امام نزار کے بعد

پہلے گزر چکا ہے کہ ۳۸۷ھ میں آنکھوں میں فاطمی خلیفہ مستنصر باللہ کی وفات کے بعد ان کی جانشین کے مسئلہ میں اختلاف ہوا، آغاخانوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے اپنے بڑے بیٹے نزار پر نص کی تھی۔ اس لئے وہی باپ کے جانشین تھے لیکن امیر افضل نے ایک سازش کے تحت ان کے چھوٹے بھائی احمد مستعلی کو تخت خلافت پر بٹھا دیا۔ امام نزار قاہرہ سے بھاگ کر اسکندریہ چلے گئے وہاں کے حاکم نے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اس طرح امام نزار نے اپنی الگ خلافت قائم کر لی اور المصطفیٰ لدین اللہ کا لقب اختیار کیا لیکن دو جنگوں کے بعد اسکندریہ کے گورنر اور امام نزار کو امیر افضل قید کر کے قاہرہ لے گیا اور دونوں کو مروا دیا۔

آغاخانوں کا دعویٰ ہے کہ امام نزار کے بعد قلعہ الموت میں منتقل ہو گئی اس سلسلہ میں دو روایتیں نقل کی جاتی ہیں ایک یہ کہ امام نزار نے اپنا ایک بیٹا ہادی حسن بن صباح کے سپرد کر دیا تھا جسے وہ الموت لے گئے اور دوسری روایت یہ کہ حسن بن صباح کے زمانہ میں ابو الحسن سعیدی نامی کوئی شخص امام نزار کے بیٹے امام ہادی کو مصر سے الموت لایا۔

(تاریخ الامم اسمعیلیہ ص ۱۲-۱۳ جلد سوم)

لیکن امام نزار کے بعد سلسلہ امامت کے مصر سے الموت منتقل ہونے کی داستان نہ صرف مشکوک ہے۔ بلکہ صاف نظر آتا ہے کہ بھولے بھالے اسمعیلیوں کو پھانسنے کے لئے یہ داستان تصنیف کی گئی ہے۔ اور مندرجہ ذیل وجوہ کی بناء پر کوئی شخص اس کو عقل و انصاف کی روشنی میں تسلیم نہیں کر سکتا۔

اول :- اس کا کوئی تاریخی ثبوت نہیں ہے کہ امام نزار کے بعد ان کے کسی حادث کو زندہ چھوڑ دیا گیا تھا۔

دوم :- امام ہادی کے مصر سے الموت منتقل ہونے کی دونوں اسمعیلی روایتیں

آپس میں متضاد ہیں اور یہ تضاد بیانی غمازی کرتی ہے کہ یہ افسانہ خود تصنیف کر کے بھولے بھالے بے خبر اسمعیلیوں کو مطمئن کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

سوم :- اسمعیل آغا خانی عقیدہ کے مطابق امام نزار کے بعد مندرجہ ذیل امام ہوئیں۔

(امام ہادی :- ولادت ۴۰ھ امامت ۲۹۰ تا ۵۳۰

(امام مہندی :- ۵۳۰ تا ۵۵۲

(امام قاہر :- ۵۵۲ تا ۵۵۷

حسن علی ذکرہ سلام :- ۵۵۷ تا ۵۷۷

لیکن یہ دیکھتے ہیں کہ اس ستر سالہ طویل دور میں ہادی سے قاہر تک تینوں امام گوشہ گمنامی میں فروکش ہیں معاشرتی سرگرمیوں میں ان کا کوئی عمل دخل نہیں۔ قلعہ الموت کی اسمعیلی حکومت پر یکے بعد دیگرے۔

حسن بن صباح - المتوفی ۵۱۸ھ - کیا بزرگ - المتوفی ۵۳۳ھ

محمد بن کیا بزرگ - ۵۵۷ھ

قابل نظر آتے ہیں سوال یہ ہے کہ جب حکومت اسمعیل ہے تو اس ستر سالہ دور میں حسن بن صباح، کیا بزرگ اور محمد بن کیا بزرگ تخت خلافت پر کیوں ممکن نظر آتے ہیں۔ اسمعیلی نزاری امام اگر واقعہ موجود تھے تو ان کو تین نسلوں تک روپوش رہنے کی کیا ضرورت تھی۔

چہا دم ۱۔ اصل قصہ یہ ہے کہ اسمعیلی عوام بے چارے "ائمہ" کے نام سے بہلائے گئے ہیں در نہ ان کی (اسمعیلی عوام کی) رسائی اپنے امام تک کبھی نہیں ہوئی ستر سال تک حسن بن صباح، کیا بزرگ اور محمد بن کیا نے اماموں کے نام سے حکومت کی، لیکن جب محمد بن کیا کے بعد اس کا بیٹا حسن قلعہ الموت کا حکمران بنا تو اس نے "حسن علی ذکرہ السلام" کا لقب اختیار کر کے اپنا نسب نامہ امام نزار سے ملا دیا۔ گویا سید ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ اور اپنا نسب نامہ لوگوں کو پڑھ کر سنا دیا۔

تاریخ ائمہ اسمعیلیہ کے مصنفین لکھتے ہیں -

جہاں تک الموت کی اسمعیلی ریاست کی تاریخ کا تعلق ہے ہمارے پاس کوئی مٹھوس اسمعیلی مآخذ نہیں ہے جتنے بھی ابتدائی مآخذ ہیں سب غیر اسمعیلی اور اسمعیلیوں کے مخالفین کے لکھے ہوئے ہیں عطا ملک جوینی جس کا کتاب تاریخ جہاں گشاہ اس دور کا قدیم ترین مآخذ ہے اس کے تعصب کا یہ عالم کہ اسمعیلی ائمہ کے مبارک ناموں کے ساتھ گالیوں کا استعمال کرتا ہے ان حالات میں الموت کے اسمعیلی ائمہ کی تاریخ کے متعلق صحیح اطلاعات کی تلاش کرنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔ جہاں تک حضرت امام حسن علی ذکرہ السلام کے نسب کا تعلق ہے جوینی اور اس کے متبعین کا بیان ہے کہ آپ لوگوں میں محمد بن کیا بزرگ کے فرزند کی حیثیت سے مشہور تھے لیکن محمد بن کیا بزرگ کی زندگی ہی میں آپ اپنے علم کی بدولت عوام میں بے حد مقبول ہو گئے تھے اور عوام سمجھ گئے تھے کہ یہ وہی امام ہیں جن کی پیشین گوئی سیدنا حسن بن صباح نے کی تھی جوینی کے مطابق جب اس کی اطلاع محمد بن کیا بزرگ کو ہوئی تو انہوں نے لوگوں کو سمجھایا کہ حسن میرا فرزند ہے اور نہ میں امام ہوں اور نہ میرا بیٹا امام ہے مگر جب محمد بن کیا بزرگ کے بعد حسن منہ حکومت پر آئے تو انہوں نے پہلے اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے ایک داعی کی حیثیت سے پیش کیا مگر بعد میں امام کی حیثیت سے متعارف کرایا اور کہا کہ میں نژاد کی اولاد سے ہوں۔

(تاریخ ائمہ اسمعیلیہ حصہ سوم صفحہ ۵۸)

ان مصنفین کو اعتراف ہے کہ ان کے پاس کوئی اسمعیلی مآخذ نہیں لیکن دوسرے مورخین کے بیانات کو مبني بر تعصب قرار دیتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جب آپ کے پاس کوئی صحیح مآخذ ہی نہیں تو آپ بغیر سند اور حوالے کے کیسے یہ ایمان رکھتے ہیں کہ "حسن علی ذکرہ سلام" واقعہ امام نژاد کی اولاد سے تھا اور یہ کہ اسے جو اپنا نسب نامہ لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ محض اس کے کہہ دینے سے آپ کو اس پر کیسے یقین آگیا؟ آپ کے یہاں سلسلہ امامت ایمان کی بنیاد ہے اور آپ کے عقیدہ میں امام کی شخصیت اتنی اہم ہے کہ وہ خدا و رسول کے احکام منسوخ کر سکتا ہے شریعت

میں ترمیم و تفسیح کر سکتا ہے۔ قرآن ناطق ہونے کی حیثیت سے اس کا حکم اور فیصلہ قرآن کریم سے بھی بالاتر ہے۔۔۔۔۔ ایک طرف امام کے بھاری بھر کم منصب کو رکھتے اور دوسری طرف یہ دیکھتے کہ اپنے ایسی مجہول النسب شخصیتوں کو منصب امامت تفویض کیا۔ جن کے بارے میں آپ کو خود بھی اعتراف ہے کہ سہائے پاس کوئی صحیح مآخذ موجود نہیں ہے۔

میں انسانی نفسیات سے واقف ہوں کہ بعد میں آنے والے اپنے باپ دادا کی لکیر سے ہٹنے کا سوچ ہی نہیں سکتے اور نہ ہی کسی کے ذہن میں یہ بات آ سکتی ہے کہ ان کے باپ دادا کو غلط بھی لگ سکتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ عموماً ہندو کالڑ کا ہندو، سکھ کالڑ کا سکھ، فارسی کا فلاسی، یہودی کا یہودی اور عیسائی کا عیسائی ہوتا ہے (الامام شام الشر) انہیں اپنے باپ دادا کی لاش سے ہٹ کر سوچنے کا خیال ہی نہیں آتا۔ اس نفسیات کے پیش نظر اسمعیلی بھائیوں کے سامنے خواہ کیسے ہی قطعی دلائل پیش کر دئے جائیں مگر وہ اپنے باپ دادا کی لاش سے ہٹنے پر آمادہ نہیں ہوں گے۔ لیکن ہر صاحب عقل و شعور کو اس پر ضرور غور کر لینا چاہیے کہ جس چیز پر وہ اپنے دین و ایمان کی بنیاد رکھتا ہے آیا وہ مشکوک تو نہیں؟

آغاخانوں کے موجودہ حاضر امام کریم آغا خان کے مادری حسب و نسب میں زیادہ دلچسپی اور غیرت آمیز باتیں ہیں ان کو یہاں ذکر کر کے ہم کتاب کے معیار کو گرا نا نہیں چاہتے تفصیل کے لئے دیکھئے ”آغاخانوں کے سیاسی عزائم اہل وطن کے لئے ایک لمحہ فکریہ“

۷۔ آغاخانوں کے نزدیک امام کا مرتبہ

ایک طرف اسمعیلی ائمہ کے حسب و نسب میں سو طرح کے شکوک و شبہات ہیں اور دوسری

طرف اسمعیل عقائد میں "حاضر امام" کو معبود کا مرتبہ دیا گیا ہے، آغاخانی حضرت اللہ تعالیٰ کے بجائے "حاضر امام" کی عبادت کرتے ہیں۔ آغاخان سوم کہتے ہیں۔

"میں براہ راست حضرت محمدؐ کی نسل سے تعلق رکھتا ہوں اور دو کروڑ مسلمانوں کی کثیر تعداد مجھ پر ایمان رکھتی ہے مجھے اپنا روحانی پیشوا مانتی ہے مجھے خراج ادا کرتی ہے اور میری عبادت کرتی ہے۔"

(ایوریونگ گائیڈ : از قاسم علی ایم جے) شائع کردہ : اسمعیل الیوشن پکائن پراچی

۸۔ آغاخانیوں کے بارے میں فتویٰ شائع کرنے کی ضرورت۔

بہت سے مسلمان، آغاخانیوں کے عقائد و نظریات سے واقف نہیں، اس لئے وہ آغاخانیوں

کو بھی مسلمانوں کا فرقہ تصور کرتے ہیں اور خود آغاخانی اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے ایک مسلمان کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں عام مسلمانوں کی آگاہی اور خود بھولے بھالے آغاخانیوں کی اطلاع کے لئے یہ فتویٰ شائع کیا جا رہا ہے تاکہ انہیں معلوم ہو سکے کہ آغاخانی عقائد اسلام کی ضد ہیں اور جو شخص آغاخانی عقائد پر ایمان رکھتا ہو اس کا اسلامی برادری سے کوئی تعلق نہیں وہ ملت اسلامیہ سے خارج، کافر، مرتد اور زندیق ہے۔ آغاخانیوں کے جو عقائد اس فتویٰ میں باحوالہ درج کئے گئے ہیں ان کے ملاحظہ کے بعد کسی ادنیٰ عقل و فہم کے آدمی کو بھی شک نہیں رہ جاتا کہ آغاخانی مسلمان نہیں۔ بلکہ کافروں کا ایک ٹولہ ہے۔

ذرا انصاف فرمائیے کہ۔

۱۔ جو فرقہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی الوہیت کا قائل ہو، اور اس کے کلمہ میں یہ داخل ہو۔
(شہد ان علی اللہ) (میں گواہی دیتا ہوں کہ علی اللہ ہیں) وہ مسلمان کیسے ہو سکتا ہے۔

یاد رہے کہ اسمعیل عقیدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ حضرت علیؑ میں حلول کر گیا تھا اس لئے

حضرت علیؓ خود خدا تھے اور حضرت علیؓ کے بعد یکے بعد دیگرے اسمعیلی ائمہ میں اللہ تعالیٰ کا حلول ہوتا رہا گویا اسمعیلیوں کے عقیدہ کا خلاصہ یہ ہے کہ ۔

حاضر امام بعینہ علیؓ ہے اور

علی بعینہ اللہ ہے ، لہذا

حاضر امام بعینہ اللہ ہے

یہی وجہ ہے کہ اسمعیلی فرقہ حاضر امام کو خدا سمجھ کر اس کی عبادت کرتا ہے اسی کو قاضی الحاجات سمجھتا ہے اسی سے دعائیں کرتا ہے اسی کو حی و قیوم مانتا ہے اور اسی کے سامنے سجدہ کرتا ہے ۔

۲۔ اسلامی عقیدہ کے مطابق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ کی شریعت قیامت تک کے لئے ہے لیکن آغا خانی عقیدہ کے مطابق ساتویں امام مولانا محمد بن اسمعیل سابع النطعائیں جس کا مطلب ہے کہ جس طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب شریعت رسول تھے جن کی شریعت سے پہلی تمام شریعتیں منسوخ ہو گئیں اس طرح آغا خانیوں کے نزدیک ساتویں امام محمد بن اسمعیل بھی مستقل صاحب شریعت رسول ہیں ، جن کی باطنی شریعت سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری شریعت منسوخ ہو گئی ۔

(تفصیل کیلئے دیکھئے ڈاکٹر زاہد علی کی کتاب "تاریخ فاطمین مصر" حصہ دوم فصل ۳۵)

سینئر "ہمارے اسمعیلی مذہب کی حقیقت اور اس کا نظام" (فصل ۶)

سب جانتے ہیں کہ قادیانی فرقہ باجماع امت کافر و مرتد اور زندیق ہے کیونکہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی و رسول مانتا ہے ۔ حالانکہ قادیانیوں کا دعویٰ ہے کہ مرزا صاحب شریعت رسول نہیں ، بلکہ غیر شرعی نبی ہے جب مرزا قادیانی مرزا احمد غیر شرعی نبی مانتے کی وجہ سے اسلام سے خارج اور کافر و مرتد ہیں تو آغا خانی ٹولہ ، امام محمد بن اسمعیل کو صاحب شریعت رسول مان کر کیوں کافر و خارج از اسلام نہیں ہوگا ؟

۳۔ آغا فانیوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ حاضر امام جب چاہے ظاہر شریعت کو معطل کر سکتا ہے چنانچہ آغا فانیوں کے امام حسن علی ذکرہ اسلام نے ۱۵۵۰ھ میں شریعت کے معطل ہونے کا اعلان کیا ہے اور اسمعیلیوں کو طوق شریعت سے آزاد کر دیا۔

اس کی تفصیل کے لئے دیکھئے "نور مبین" ۳۹۸ - ۴۰۲ - ۴۲۰ ۱ اور تاریخ فاطمین مصر حصہ دوم صفحہ ۱۷۶ - ۱۷۸

۴۔ اسمعیلی فرقہ قیامت حشر و نشر حساب کتاب اور ثواب و عذاب کا بھی قائل نہیں۔ ان کے نزدیک قیامت کا مفہوم یہ ہے۔

دبستان المذاہب کی روایت کے بموجب اسمعیلی عقائد میں امام حق کے طرف سے جو نفس کی تفتیش ہوتی ہے اس کا نام قیامت ہے ان کا عقیدہ ایسا ہے کہ لوگ

جب خدا کے قریب میں پہنچتے ہیں اس وقت (قیامت) قائم ہوتی ہے

اور اس وقت شریعت کی تکالیف سب دور ہو جاتی ہیں اس قیامت

کے معنی یہ ہیں کہ حضرت امام اپنے امامت کے زمانے میں مخلوق خالق کے ساتھ

توسل کرتا ہے اس لئے ان کے اوپر سے شریعت کے مراسم اٹھالیا ہے۔

"آثار محمدی کی روایت کے بموجب حضرت امام حسن علی ذکرہ اسلام نے ان لوگوں کو علم

لے لیکن ان کا یہ دعویٰ غلط ہے وہ بھی اسمعیلی باطنیوں کی طرح مرزا کو صاحب شریعت رسول سمجھتے ہیں جس کی کچھ تفصیل میرے رسالہ "قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین" میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

تایید مل سکھائے اور بتایا کہ دنیا قیام ہے۔ جاودانی ہے قیامت صرف روحانی ہے۔ بہشت دوزخ معنوی (باطنی) ہیں ہر ایک شخص کی قیامت اس کی موت ہے۔ باطن میں خلقت کو خدا تعالیٰ کی خدمت میں رہنا چاہیے اور ظاہر میں صوابی زندگی کے طور پر زندگی بسر کرنی چاہیے جس کے لئے تمام شریعت کے اعمال کی باپندی اور بندشیں مخلوق سے اٹھالی جاتی ہیں۔

(الموت میں اسمعیلیوں کی عید القیام)

حضرت امام حسن علی ذکر یا اسلام نے اپنی سلطنت کے تمام ملکوں کے اسمعیلیوں کو جمع کیا، اور امامت و سلطنت کے تخت پر جلوہ افروز ہو کر مجمع عام کے سامنے فرمایا کہ قائم القیام میرے ذریعہ ہے اس دن کو الموت کے تمام اسمعیلیوں نے بڑا جشن منایا اور یہ دن تاریخ میں۔

”عید القیام“ کے طور پر مشہور ہوا۔ (نور مبین صفحہ ۳۹۹۔ ۴۰۰)

گویا اسمعیلی عقیدہ کے مطابق جب امام شریعت کی بندشیں اٹھا کر لوگوں کو شریعت کے اعمال آزاد کر دیتا ہو تو یہی قیامت ہے۔

جس شخص نے قرآن کریم میں قیامت، حشر و شرا و جزا و سزا کی تفصیل پڑھی ہوں کیا وہ آغا فانیوں کے انکار قیامت کے عقیدہ کو کفر و زندہ قرار دینے میں تامل کر سکتا ہے۔

۴۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر رکھی گئی ہے۔

۱۔ توحید و رسالت کی شہادت دینا (۲) پنجگانہ نماز ادا کرنا (۳) ماہ رمضان کے روزے (۴) زکوٰۃ (۵) حج بیت اللہ۔ کوئی شخص جو ان پانچ ارکان میں سے کسی ایک کا بھی منکر ہو

وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔ آغاخان ان پانچوں ارکان کے منکر ہیں نہ وہ توحید و رسالت کے قائل ہیں نہ نماز و روزہ اور حج و زکوٰۃ کے، جو لوگ ان پانچوں ارکان کے منکر ہوں ان کا اسلام اور مسلمانوں سے کیا تعلق ہے اور ان کو مسلمانوں کا ایک فرقہ کیسے تسلیم کیا جاسکتا ہے۔

۵۔ تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن کریم آخری کتاب ہدایت ہے اور وہ ہر قسم کی تحریف سے پاک ہے، لیکن آغاخان قرآن کریم کو تحریف شدہ سمجھتے ہیں اور ان کے نزدیک امام کا فرمان قرآن سے بالاتر ہے۔

آغاخان سوم کے فرامین کا جو مجموعہ ”کلام امام مبین“ کے نام سے شائع کیا ہے اس کے چند حوالے ملاحظہ فرمائیے۔

خلیفہ عثمان کے وقت میں کچھ حصہ قرآن شریف میں سے نکال دیا گیا ہے اور کچھ بڑھا دیا گیا ہے۔ امام حاضر کے پاس ہر وقت ایک چیز نئی ہوتی ہے یہ اس وقت بتانے کی نہیں ہے بعد ہم بتلائیں گے۔ (کلام مبین، صفحہ ۹۰۔ فرمان ۳۸) یکے کے بعد دوسرے اس کی تائید فرمائی جس امام کی باری ہوتی ہے اس کے فرمان پر عمل کرو تو فائدہ ہوگا۔ اصل میں تو دیتا انجیل زبور اور فرقان۔ یہ سب کتابیں الگ الگ قوم پر الگ الگ وقفہ پر نازل ہوئی تھیں قرآن شریف بھی حق تھا مگر خلیفہ عثمان کے وقت میں رد و بدل کر دیا گیا ہے اگے کے الفاظ تیسچھے اور پیچھے کے الفاظ آگے رکھ دیئے گئے ہیں اس معاملے میں سائے خلاصے ہمارے پاس ہیں۔

تم لوگ ہم سے پوچھو گے تو ہم تم کو یہ خلاصہ دکھلائیں گے۔ صفحہ (۹۶) کلام امام مبین آپ لوگوں کے لئے جو علم ہے وہ گمان ہے قرآن شریف کو تیرہ سو سال ہو چکے ہیں وہ ملک عرب کی آبادی کے لئے ہے گمان کو سات سو سال ہوئے ہیں۔ تم لوگوں کے لئے گمان ہے اور اسی پر عمل کرنا۔ (صفحہ ۸۱ فرمان ۳۱) کلام امام مبین حضرت علیؑ نے لوگوں کو فرمایا کہ یہ کتاب مجھ کو رسول اللہ نے دی ہے اور آپ لوگوں

پہنچانے کی وصیت کی ہے اس لئے آپ اس کو لیجئے۔ اس پر سب لوگوں نے کہا کہ ہمارے پاس حضرت عثمان کی کتاب ہے وہ کافی ہے۔ آپ کی کتاب کی ہم کو ضرورت نہیں ہے اس پر مرتضیٰ علی نے فرمایا کہ اس کتاب کی دلی برابر خر آپ لوگوں کو تا قیامت نہیں ملے گی یہ کہہ کر کتاب اپنے گھر واپس لے گئے۔

وہ کتاب بقیہ دس پائے ہیں جس کے بائے میں پیر صدر الدین نے 'گنان' میں سمجھایا ہے۔ اس کے مطابق عمل کرو۔ (کلام امام مبین صفحہ ۶۷-۶۸-۶۹) آپ جانتے ہیں کہ انسان کی زندگی اور دنیا ہر وقت بدلتی رہتی ہے ہر چیز بدلتی رہتی ہے جس میں صحیح ہدایت امام مہر رہے سکتے ہیں۔ اسمعیلیوں کے پاس ہدایت کے لئے کوئی لکھی ہوئی کتاب نہیں ہے۔ مگر زندہ امام ہے (ہدایت کے لئے) (کلام امام مبین ص ۳۹۳-۳۹۴ زمان ۵۳۰)

(مطبوعہ اسماعیلیہ السیسیشن برائے انڈیا بمبئی)

آغاخانوں کے کفریہ عقائد بے شمار ہیں مگر میں اپنی پانچ نکات پر اکتفا کرتے ہوئے اہل فہم کو انصاف کی دعوت دیتا ہوں وہ خود فیصلہ کریں کہ کیا ان عقائد کے بعد آغاخانوں پر کفر کا فتویٰ حق بجانب ہیں۔

یہاں یہ عرض کر دینا بھی ضروری ہے کہ آغاخانوں کے کفر کا فتویٰ صرف موجودہ دور کے اہل علم اور مفتیان کرام نے نہیں دیا، بلکہ ہمیشہ سے علمائے امت ان کے کفر واد تدا اور مذقہ والحاد پر متفق چلے آئے ہیں گویا قادیانی گروہ کی طرح آغاخانی گروہ کا خارج از اسلام ہونا بھی قطعی و یقینی اور متفق علیہ مسئلہ ہے، مناسب ہوگا کہ اس ضمن میں دور قدیم کے چند اکابر کے فتوے بھی نقل کر دئے جائیں۔

امام حجة الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الخزازي (المتوفى ۵۰۵ھ) اپنے رسالہ المستطری میں جو "فضائح الباطنیہ" کے نام سے مشہور ہے لکھتے ہیں -

والقول الوجيز فيه انه يُسَلِّكُ بهم مسلک المرتدين في النظر في الدم والمال والنكاح والذبيحة ونفوذ الأقضية وقضاء العبادات . أما الأرواح فلا يُسَلِّكُ بهم مسلک الكافر الأصلي ، إذ يتخبر الإمام في الكافر الأصلي بين أربع خصال : بين المن والفداء والاسرقاق والقتل . ولا يتخبر في حق المرتد ، بل لا سبيل إلى استرقاقهم (۱) ولا إلى قبول الجزية منهم ولا إلى المن والفداء ، وإنما الواجب قتلهم (۲) ونظهير وجه الأرض منهم - هذا حكم الذين يُحَكِّمُ بكفرهم من الباطنية .

(نوٹ - فضائح الباطنیہ ص ۱۵۶ - طبع قاہرہ)

ترجمہ - ان کے (سمعیلیوں کے) بارے میں مختصر بات یہ ہے کہ خون ، مال ، نکاح ، ذبیحہ فیصلوں کے نفاذ اور قضاے عبادات کے بارے میں ان کا حکم مرتدین کا ہے لیکن ان کی جان لینے کے بارے میں ان کے ساتھ کافر اصلی کا معاملہ نہیں کیا جائیگا کیونکہ کافر اصلی کے معاملہ میں براہ راست حکومت کو اختیار ہے کہ بطور احسان ان کو چھوڑ دے یا فدیہ لیکر چھوڑ دے یا ان کو قتل کر دے یا ان کو غلام بنالے لیکن مرتدین کے معاملے میں اس کو یہ اختیار نہیں - ان کو غلام نہیں بنایا جاسکتا ، نہ ان سے جزیہ قبول کیا جاسکتا ہے نہ ان کو بطور احسان یا فدیہ لے کر چھوڑا جاسکتا ہے بلکہ ان کا قتل واجب ہے اور خدا کی زمین کو ان کے ناپاک وجود سے پاک کر دینا ضروری ہے یہی حکم ان باطنیوں اسمعیلیوں کا ہے جو کفر یہ عقائد رکھتے ہیں -

امام ابو محمد علی بن احمد بن حزم الظاہری (المتوفى ۴۵۶ھ) کتاب الفصل فی الملل والایہود والنحل میں عقیدہ حلول کے بارے میں لکھتے ہیں -

واما من قال ان الله عز وجل هو فلان لانسان بعينه أو ان الله تعالى يحل في جسم من اجسام خلقه أو ان بعد محمد صلى الله عليه وسلم نبيا غير عيسى بن مريم فانه لا يختلف اثنان في تكفيره لصحة قيام الحجة

بكل هذا على كل أحد (فوٹو، کتاب الفصل فی الملل والایہواء والنحل حافظ ابن حزم ص ۲۴ ج ۳)

ترجمہ :- جو شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں آدمی ہے یا یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی جسم میں حلول کرتا ہے یا یہ کہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی سوائے عیسیٰ علیہ السلام کے آئے گا۔ تو ایسے شخص کے کافر ہونے کے بارے میں دو آدمیوں کا بھی اختلاف نہیں کیونکہ ان تمام امور میں ہر شخص پر حجت قائم ہو چکی ہے۔

دوسری جگہ امامیہ عقائد کو ذکر کر کے امام ابن حزم لکھتے ہیں۔

وقال ابو محمد وكل هذا كفر صريح لا خفاء به فهذه مذاهب الامامية وهي المتوسطة في الغلو من فرق الشيعة واما الغالية من الشيعة فهم قسم اوجب النبوة بعد النبي صلى الله عليه وسلم اغيروه والقسم الثاني رجبوا الالهية لغير الله عز وجل فلحقوا بالنصارى واليهود وكفروا اشنع الكفر فوٹو، کتاب الفصل فی الملل والایہواء والنحل حافظ ابن حزم ص ۱۸۳ ج ۴

ترجمہ :- یہ تمام باتیں صریح کفر ہیں جن میں کوئی خفا (پوشیدگی) نہیں یہ امامی کے مذاہب

ہیں جو علوم میں متوسط ہیں، وہ شیعوں کے غالی فرقے، تو ان کی دو قسمیں ہیں ایک قسم وہ ہے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرے لوگوں کے لئے نبوت ثابت کی۔ دوسری قسم وہ ہے جنہوں نے غیر اللہ کے لئے الوہیت ثابت کی جس کی وجہ سے وہ یہود و نصاریٰ کے ذمے میں شامل ہو گئے اور بدترین کفر کے مرتکب ہو گئے۔

امام ابو منصور عبد القاهر بن طاهر البغدادی (المتوفی ۴۲۹ھ) الفرق بین لکھتے ہیں۔

قال عبد القاهر : الذي بصر عندي من دين الباطنية انهم دهرية زنادقة يقولون بدم العالم وينكرون الرسل والشرايع ، كلها ملها الى استباحة كل ما يعيل اليه الطبع .

(فوٹو، کتاب ، الفرق بین الفرق - ص ۱۷۷)

ترجمہ :- باطنیہ (اسماعیلیہ) کے دین کے بارے میں جو چیز میرے نزدیک ہوتی وہ یہ ہے کہ یہ لوگ دہرے ہیں زندقہ ہیں عالم کو قدیم مانتے ہیں، رسولوں اور شریعت کے یکسر منکر ہیں اور ان تمام چیزوں کو جن کی طرف ان کی طبیعت مائل ہو ان کو حلال سمجھتے ہیں۔

منہ الہند شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (المتوفی ۱۲۳۹ھ)
تحفہ اشاعرہ میں لکھتے ہیں۔

وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ائمہ اربعہ بلا اختلاف منطبق است برمال غلامہ وکیانیہ و اسماعیلیہ

(نوٹ: تحفہ اشاعرہ، مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور ص ۱۱)

ترجمہ :- اور یہ بھی معلوم ہوا کہ غالی شیعوں، کیسانیہ اور اسماعیلیوں پر بغیر کسی اختلاف کے کفر و ارتداد کا حکم نافذ ہے۔

علامہ محمد امین ابن عابدین شامی (المتوفی ۱۲۵۲ھ) رد المحتار میں لکھتے ہیں

[تنبیہ] يعلم بما هنا حكم الدرر والقيامه فانهم في البلاد الشامية يظهرون الاسلام والصوم والصلاة مع أنهم يعتقدون تناسخ الأرواح وحل الحمر والزنا وأن الكهوية تقهر في شخص بعد شخص ويجحدون الحشر والصوم والصلاة والحج ويقولون المسمى به غير المعنى المراد ويتكلمون في جناب نبينا صلى الله عليه وسلم كلمات فظيعة وللعلامة المحقق عبد الرحمن العمادى فيهم فتوى مطر " وذكر فيها أنهم ينتحلون عقائد النصرانية والإسماعيلية الذين يلقبون بالقرامطة والباطنية الذين ذكروهم صاحب المواقف. ونقل عن علماء المذاهب الأربعة أنه لا يعمل إقرارهم في ديار الإسلام بجزية ولا غيرها، ولا تحمل مناكحتهم ولا ذبائحهم، وفيهم فتوى في الخيرية أيضا فراجعها.

مطلب: حجة من لا تقبل توبته

والخاصل أنهم يصدق عليهم اسم الزنديق والمنافق والملحد. ولا يخفى أن إقرارهم بالشهادتين مع هذا الاعتقاد الخبيث لا يجعلهم في حكم المرتد لعدم التصديق، ولا يصبح إسلام أحدهم ظاهرا إلا بشرط التبري عن جميع ما يخالف دين الإسلام لأنهم يدعون الإسلام ويقولون بالشهادتين وبعد الظفر بهم لا تقبل توبتهم أصلا.

نوٹ: کتاب رد المحتار، شامی - ص ۲۴۴ ج ۴ - طبع بیروت

ترجمہ :- یہیں سے درویشوں اور یتیمانہ کا حکم معلوم ہو جاتا ہے یہ لوگ شام کے علاقوں میں اسلام کا اظہار کرتے ہیں اور نماز روزہ بھی کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود تناسخ کا عقیدہ رکھتے ہیں شراب اور زنا کو حلال سمجھتے ہیں اور یہ کہ الوہیت ایک کے بعد دوسرے شخص میں ظاہر ہوتی رہتی ہے۔ یہ لوگ حشر اور نماز روزہ اور حج کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ حقیقت معنی مراد کے علاوہ ہے اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان گھناؤنے الفاظ بولتے ہیں۔ ان کے بارے میں علامہ محقق عبد الرحمن عمادى کا ایک طویل فتویٰ ہے جس میں ذکر کیا ہے کہ یہ لوگ نصیری اور اسماعیلی عقائد رکھتے ہیں جن کو قرامطہ اور

باطنیہ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے اور جن کا تذکرہ صاحب مواقف نے کیا ہے اور مذاہب اربعہ کے علمائے یہ فتویٰ نقل کیا ہے کہ ان کو دارالاسلام میں پھرنے کی اجازت دینا حلال نہیں نہ جزیہ کیساتھ اور نہ بغیر جزیہ کے نہ ان کی عورتوں سے نکاح جائز ہے اور نہ ان کا ذبیحہ حلال ہے۔ نیز ان کے بارے میں فتادی خیرہ میں بھی فتویٰ ہے اس کو دیکھ لیا جائے۔ حاصل یہ کہ ان پر زندیق، منافق اور ملحد کا لقب صادق آتا ہے اور مخفی نہیں کہ ان غیبت عقائد کے باوجود ان کا دعویٰ اسلام ان کو مرتد کے حکم میں قرار نہیں دیتا کیونکہ تصدیق مفقود ہے اور ان میں سے کسی کا بظاہر دعویٰ اسلام قابل اعتبار نہیں جب تک کہ ان تمام عقائد سے برأت کا اعلان نہیں کرتے تا جو دین اسلام کے خلاف ہیں کیونکہ اسلام کا تودہ دعویٰ کرتے ہیں اور شہادتوں کا بھی اقرار کرتے ہیں (لہذا ان کا صرف دعویٰ اسلام کافی نہیں، بلکہ تمام غلط عقائد سے بیزار ہونے کا اعلان شرط ہے) اور اگر ان میں سے کوئی ہاتھ آجائے تو اس کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی (بلکہ اس کا قتل واجب ہوگا)

حضرت حکیم الامت مولانا محمد شرف علی تھانویؒ امداد الفتاویٰ جلد ششم صفحات ۱۱۰ سے ۱۱۵ تک آغا خان جماعت کے بائے میں کفر کا فتویٰ موجود ہے۔ اس کا ایک فقرہ یہاں نقل کرتا ہوں۔

اور ان کفریات کے ہوتے ہوئے نہ ایسے شخص کا دعویٰ اسلام کافی ہے نہ اس کا نمازی اور روزہ دار ہونا کافی ہے نہ اس پر نماز جنازہ ہے نہ مقابلہ مسلمین میں دفن کرنا جائز ہے اور نہ مصلحت کے سبب کافر کو مسلمان کہنا یا اس کے ساتھ مسلمانوں کا معاملہ کرنا جائز ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۶ ص ۱۱۴)

واللہ الحمد اولاً و آخراً

محمد یوسف کدھیانوی

علامہ بنوری ٹاؤن - کراچی ۵

الْإِسْتِغْنَاءُ

کیا فرمائیں گے علمائے دین متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے علاقہ حیرال کے علاوہ گلگت، کراچی اور دیگر علاقوں میں اسمعیلی (آغا خانی) فرقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی کافی تعداد آباد ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہیں مگر ان کے عقائد و نظریات مندرجہ ذیل ہیں۔

① کلمہ ۱۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ اَشْهَدُ اَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ اللّٰهُ -

② اہام :- یہ لوگ آغا خان کو اپنا امام مانتے ہیں اور اسی کو جملہ اشیاء اور ہر نیک و بد کا مالک جانتے ہیں اور اس کے اقوال و احکامات کو فرمان کا نام دیتے ہیں اور اس کے فرمان ماننے کو سب سے بڑا فرض سمجھتے ہیں۔

③ مشرعیّت ۱۔ ظاہری شرع کی پابندی نہیں کرتے بلکہ آغا خان کو قرآن ناطق کعبہ بیت المعمور اور سب کچھ جانتے ہیں ان کی کتابوں میں ہے کہ اس ظاہری قرآن میں جہاں کہیں ”اللّٰهُ“ کا لفظ آیا ہے ان سے مراد امام زمان (آغا خان) ہے ④ نماز پنجگانہ کے منکروہیات :- ان کے بجائے تین وقت کی دعاؤں کے قائل ہیں۔

⑤ مسجد ۱۔ مسجد کے بجائے جماعت خانہ کے نام سے اپنے لئے مخصوص عبادت خانہ بناتے ہیں۔

⑥ زکوٰۃ ۱۔ شرعی زکوٰۃ کو نہیں مانتے اس کے بجائے اپنے ہر قسم کے مال کا دسواں حصہ مال واجبات اور ”دشوند“ کے نام سے آغا خان کے نام پر دیتے ہیں۔

دُورِ ۱۔ رمضان المبارک کے روزہ کے منکر ہیں۔

۸ حج ۱۔ حج بیت اللہ کے منکر ہیں اس کے بجائے آغا خان کی دیدار کو حج کہتے ہیں

۹ سلام ۱۔ السلام علیکم کے بجائے ان کا مخصوص سلام "یا علی مدد" ہے

۱۰ جواب سلام ۱۔ وعلیکم السلام کے بجائے "یا علی مدد" کے جواب میں وہ

مولا علی مدد کہتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ ① ان عقائد و نظریات کے باوجود کیا یہ

فرد مسلمان کہلانے کا مستحق ہے یا کافر ہے؟

۲ ان پر نماز جنازہ جائز ہے؟

۳ مسلمانوں کے مقبرہ میں ان کو دفنانا جائز ہے؟

۴ ان کے ساتھ مناکح جائز ہے؟

۵ ان کا ذبیحہ حلال ہے؟

۶ کیا ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ کیا جاسکتا ہے؟ اللہ جواب صادر فرما کر

مسلمانوں کے الجھنوں کو دور فرمائیں۔

واجزکم علی اللہ

المستفتی: قاضی خلیل الرحمن چترالی، دارالعلوم سرحد پشاور

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی مدظلہم کا فتویٰ

الجواب باسمہ تعالیٰ

فرقہ آغا خانی جن عقائد و نظریات کا حامل ہے ان کے پیش نظر اس فرقہ کو مذہب اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ ان کے عقائد اور نظریات کی بنا پر ان کا شرک اور کافر ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں چنانچہ بطور نمونہ ان کے چند اہم عقائد ملاحظہ ہوں۔

۱۔ اسلامی کلمہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کی بجائے ان کا کلمہ "الشہدان لا الہ الا اللہ والشہدان محمد رسول اللہ" اور "الشہدان امیر المؤمنین علی اللہ" یعنی گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد اللہ کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ امیر المؤمنین علی اللہ ہیں۔
۲۔ آغا خانی فرقہ اللہ کے بجائے اپنے امام حاضر کی عبادت کرتا ہے۔

۳۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علیؑ کی بیوی بتلاتا ہے۔
۴۔ اسلامی سلام "السلام علیکم" کی بجائے ان کا سلام "یا علی مدد" اور اس کا جواب یہ لوگ "وعلیکم السلام" کی جگہ "مولا علی مدد" دیتے ہیں۔

۱۔ اسمعیلیہ تعلیمات کتاب ۱۹۶۸ء، شاہ کربلا - ۲۔ اسمعیلیہ الیوسی ایشن پاکستان (کراچی) ۳۔ حوالہ: گینان برہم پرکاش از پیر شمس الدین - مجموعہ مقدس گینان صفحہ نمبر ۲۹۷ - مطبوعہ: اسمعیلیہ الیوسی ایشن برائے ہندوستانی
۴۔ حوالہ: گینان موسن جیتا منی، از سید امام شاہ، مقدس گینان کا مجموعہ صفحہ نمبر ۱۳۴ - مطبوعہ: اسمعیلیہ الیوسی ایشن - برائے انڈیا بمبئی ۵۔ حوالہ: سبق ۵۷ صفحہ ۷۷ "شکستن مالا" درسی کتاب، ناٹ اسکولز مطبوعہ ایضاً -

۵۔ ساتویں امام مولانا محمد بن اسماعیل نے شریعت محمدیہ کے ظاہر کو معطل کر کے

باطنی شریعت جاری کی ہے۔ ۵

۶۔ اللہ تعالیٰ اپنے اوتار میں غریبوں پر رحم کر نیوالا پروردگار مولانا "امام حاضر"

کے روپ میں ہو کر تشریف فرما ہے ۶

۷۔ امام حاضر کے عقل کل ہے اسی وجہ سے جو کچھ ہو چکا ہے جو ہو رہا ہے اور

جو ہوتے والا ہے یہ سب امام پر روشن ہے یعنی وہ عالم الغیب والشہادت ہے ۷

۸۔ اللہ تعالیٰ ذات و صفات میں شریک قرار دینا شرک نہیں ہے بلکہ ان کے

امام کے بجائے دوسرے کسی کو امام تسلیم کرنا شرک ہے ۸

۹۔ انبیاء علیہم السلام کے متعلق ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ان سے گناہ سرزد ہو سکتا ہے

وہ معصوم نہ تھے اور انہوں نے ایسے مراتب طلب کئے جن کے وہ مستحق نہ تھے۔ بخلاف

حضرت علی اور ان کی نسل سے ہونے والے ائمہ کہ انہوں نے ایسے مراتب طلب کئے جن کے

وہ مستحق نہیں تھے۔ اور یہ سب ملائکہ بالفعل اور معصوم ہیں اور انبیاء

اور مرسلین سے چار درجے افضل ہیں ۹

۱۰ حوالہ: ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام، صفحہ نمبر ۹۲، حصہ ۲۲، ۲۳ حوالہ: تعارف صفحہ نمبر ۲

شاکشن مالالا، درسی کتاب برائے ریلجس نائٹ اسکول، پبلشر: شعبہ تعلیم اسماعیلیہ السیوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی۔

۱۱ حوالہ: "مارگ ڈشیکا"، حصہ ۸، صفحہ ۸۱۔ درسی کتاب برائے ریلجس نائٹ اسکول، مطبوعہ اسماعیلیہ

ایوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی۔ ۱۲ "ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام" ص ۲۹۔ اس کا اصل عبارت ہے

"الشُرک فی المحدود لا فی المعبود"، یعنی حدود دین شرک ہو سکتا ہے معبود میں نہیں ہو سکتا، اور ان کے

اعتقاد کے مطابق ان کے امام اور امام کے مددگاروں کو خدا کہا جاتا ہے (تو حدود کے بارے میں شرک ہو سکتا ہے مطلب

یہی بتلے بندہ نے فتویٰ میں تحریر کیا) ملاحظہ ہو۔ ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۲۹۹، حصہ ۳۔

۱۳ حوالہ: ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۲۹۹، حصہ ۳۔

۱۰ — پیر شاہ یعنی امام حاضران کے گناہ بخش دیتے ہیں نہ

۱۱ — قرآن مجید کے چالیس سپاے ہیں آخری دس سپاے علی گھر واپس لے گئے۔

موجودہ قرآن اللہ تعالیٰ کی کتاب نہیں ہے بلکہ حضرت عثمان کی کتاب ہے

۱۲ — قرآن مجید ملک عرب کی آبادی کے لئے ہے اور دوسروں کے لئے گنان ہے اور

اس پر عمل کرنا چاہیئے

۱۳ — امام حاضر کا فرمان اللہ کے کلام کے برابر ہے

۱۴ — امام حاضر میں اللہ کا نور حلول کیا ہوا ہے، اور فرقہ آغا خانی اسی کو سجدہ کرتا ہے

۱۵ — حضرت علی اللہ کا اوتار ہے

۱۶ — جو لوگ علی کو دل سے اللہ مانیں گے ان کی آل دالہ میں اضافہ ہوگا اور وہ فلاح پائیں

گے اور نزع، پوری کائنات کا خالق مطلق ہے

۱۷ — نماز روزہ، حج اور زکوٰۃ جو ارکان اسلام ہیں ان کی ضرورت سے انکار کرتے ہیں

بلکہ نماز کی جگہ آغا خانی پر فرض ہے کہ تین وقت ان کی عبادت کا "جماعت خانہ" میں جا کر دعا کریں

اور زکوٰۃ کی جگہ "دشمنہ" یعنی آمدنی میں سے ہر روپیہ پر دو آنہ ادا کرنا فرض ہے اور جو ان کا امام حاضر

کا دیدار ہے

۱۸ — حوالہ: سبق نمبر ۱۷ صفحہ نمبر ۱۲، ٹیکسٹ مالا۔ کے جی، ایضاً کلام امام مبین۔ حصہ اول، صفحہ ۶۲ فرمان ۲۰

مجموعہ مقدس گنان صفحہ ۹۵، ہمارا اسمعیل مذہب، مقدمہ۔ ۱۷ فرمان نمبر ۳۱۔ صفحہ نمبر ۸۱، حصہ نمبر ۱، کلام امام

مبین آغا خان ۱۱۱ کے فرامین کا مجموعہ۔ مطبوعہ۔ اسمعیل الیوسی ایشن، برائے انڈیا۔ ۱۷ کلام الہی اور فرمان امام صفحہ ۶۲

از عالمیہ سلطان ۷م، نور محمد، مطبوعہ اسماعیلیہ الیوسی ایشن برائے انڈیا۔ ۱۷ حوالہ سبق ۱۷ صفحہ ۶۲، ٹیکسٹ مالا ۱۱۱

دری کتاب برائے یلچس، نانٹ اسکول۔ مطبوعہ۔ اسمعیل الیوسی ایشن برائے انڈیا۔ ۱۷ حوالہ گنان مومن پیٹامن

ازید امام شاہ، مجموعہ مقدس گنان صفحہ ۱۰۶، مطبوعہ اسمعیل الیوسی ایشن برائے انڈیا۔ ۱۷ حوالہ گنان مومن پیٹامن ازید

امام شاہ، مقدس گنانوں کا مجموعہ صفحہ ۱۱۳، مطبوعہ ایضاً ۱۷، ہمارا اسمعیل مذہب اس کا نظام صفحہ ۱۳۶، خزینہ جوہر صفحہ ۱۷

مطبوعہ اسمعیلیہ الیوسی ایشن پاکستان کراچی ۱۷، یلچس (نڈیکٹس) نیو جماعت خانہ بریشیو، وڈ کراچی ۲، کھڑے شائع کردہ

آغا خان مذہب، اہل کاسغام، اشتہار۔

۱۸ — ہوا محی القیوح کی عمل تصویر امام حاضر ہیں ۲۰

۱۹ — حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا کر نیوالا "دانا و شنو" ہے

۲۰ — خواجه ابوطالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت و رسالت پر دیکھا ہے

ان کے علاوہ بہت سے عقائد باطلہ اور نظریات فاسدہ کی تفصیلات ان کی شائع کردہ اپنی مذہبی اور دینی کتابوں میں موجود ہیں، جن کو معلوم کرنے کے بعد کوئی عالم اور عقلمند تو درکنار ایک غیر عالم شخص بھی ان کو مومن اور مسلمان تسلیم کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہو سکتا، اور اس قسم کے عقائد اور نظریات رکھنے والوں کے متعلق فتاویٰ شامی کے اندر علامہ ابن عابدین تحریر فرماتے ہیں:-

ترجمہ:- باب المرتدین میں اقسام کفار بیان کرنے کے بعد بعد لکھتے ہیں کہ "یہ ہیں سے دروزیوں اور تیار نیوں کا حکم معلوم کیا جاسکتا ہے کہ وہ بلاد شام اپنے مسلمان ہونا اور اپنا نماز روزہ ظاہر کرتے ہیں حالانکہ وہ تائب (یعنی اگوان) کا عقیدہ رکھتے ہیں اور شراب اور زنا کو حلال جانتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کے اعماموں کے روپ میں خود خدا تعالیٰ جلوہ گر ہوتے ہیں اور یہ لوگ حشر نشر اور نماز روزے کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ نماز روزے کا وہ مفہوم نہیں جو عام لوگ سمجھتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گندی گندی باتیں کہتے ہیں، آگے علامہ شامی مزید فرماتے ہیں کہ "ان کے ساتھ رشتہ نکاح کرنا ناجائز ہے اور ان کا ذبیحہ بھی حلال نہیں ہے اور فتاویٰ خیر یہ کے اندر بھی ان کے متعلق کفر کا فتویٰ مذکور ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ وہ زندیق منافق اور ملحد ہیں (رد المحتار ج ۳ ص ۲۶ مطبوعہ مابعدیہ کوئٹہ) اور فتاویٰ عالمگیریہ میں مذکور ہے۔

۲۱ — کلام امام مبین، فرامین امام سوم، حصہ اول ص ۵

۲۲ — گناہ مومن چیتا منی از سید امام شاہ - مقدس گینانوں کا مجموعہ ص ۱۰۴

۲۳ — ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۶۳ و ۶۴

ترجمہ ۲۔ ان روافض کو کافر جاننا واجب ہے جن کے عقائد مندرجہ ذیل ہوں۔ مرنے پھر
 زندہ ہو کر دنیا میں واپس لوٹ آتے ہیں۔ روحین جسمانی ڈھلچے بدل کر دنیا میں پھرتے
 روپ میں آجاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اماموں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں یعنی اماموں میں اللہ تعالیٰ
 کی روح منتقل ہو جاتی ہے۔ ایک باطنی امام کے آنے تک احکام شریعت پر عمل درآمد معطل
 رہے گا۔ جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی وحی کو علی بن ابی طالب کے پاس لیجانیکی بجائے
 غلطی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاتے ہیں۔

مندرجہ بالا عقائد کے حامل لوگ ملت اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام مرتدین
 جیسے ہیں (فتاویٰ عالمگیریہ ص ۲۶۴ ج ۲) مطبوعہ مابعدیہ کوٹہ

اس کے علاوہ دور حاضر کے تمام علما محققین اور مفتیاں اہل سنت والجماعت نے بھی
 آغاخان فرقہ کا کافر و مشرک ہونے اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کے متعلق متفقہ
 فیصلہ دیا اور تحریری فتویٰ صادر فرمایا۔ چنانچہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی،
 امداد الفتاویٰ کے اندر بعنوان الحکم الحقانی فی حزب الاغاخان، ایک مفصل فتویٰ اس کے
 کفر کے بارے میں تحریر فرمایا۔ مفتی اعظم پاکستان محمد شفیع صاحب مرحوم نے بعنوان "تکفیر
 کے اصول اور آغاخان فرقہ کا حکم"، ایک مستقل رسالہ کی شکل میں ان کے متعلق ایک مفصل
 فتویٰ صادر فرمایا ہے۔ مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب نے ملول الہیہ
 اور قرآن مجید کی زیادتی کے اعتقاد رکھنے والوں کے بارے میں کفر کا فتویٰ اور ان کے ساتھ
 رشتے طے کرنا نا جائز قرار دیا۔ (کفایت المفتی ج ۱) اور علامہ انور شاہ کشمیری۔
 "اکفار المحدثین" کے اندر تحریر فرماتے ہیں۔ اسمعیلی فرقہ سے توبہ طلب نہیں کی جائے گی
 اور باوجود اظہار توبہ کے ان کو قتل کر دیا جائے گا۔ (احکام القرآن ص ۵۴ ج ۱)
 بحوالہ اکفار المحدثین ص ۳۷

نیز دارالعلوم دیوبند، مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور، جامعۃ العلوم الاسلامیہ

بنوری ٹاؤن کراچی، دارالعلوم کراچی، جامعہ فاروقیہ کراچی، جامعہ عربیہ خیر المدارس ملتان
جامعہ قاسم العلوم ملتان، جامعہ مدنیہ لاہور، جامعہ اشرفیہ لاہور، دارالعلوم حقانیہ
اکوڑہ خشک، دارالعلوم سرحد، اور پاکستان کے تمام مدارس دینیہ اور دنیا کے مشہور
و معروف درس گاہ جامعہ ازہر اور سعودی عربیہ کے مشہور عالم دین شیخ عبد العزیز بن باز
کی متفقہ رائے یہی ہے کہ اس قسم کے عقائد کے حامل آغاخان فریقہ کافر اور دائرہ اسلام
سے خارج ہے۔

لہذا ان کے ساتھ مسلمانوں کا معاملہ کرنا، ان کے ساتھ رشتے ناطے کرنا،
ان کا جنازہ پڑھنا، مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا جائز نہیں ہے۔
فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء، جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن - کراچی ۷ (پاکستان)

المفتی ولی حسین

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

مولانا حبیب محمد صاحب

قاری عبدالحق صاحب

مولانا مفتی عبد القیوم صاحب

حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب

دکٹر شمس العلی صاحب

دارالامان جامعۃ علوم اسلام

بھالو صاحب

مجمع العلوم اسلامیہ

حضرت مولانا محمد صاحب

حضرت مولانا مفتاح اللہ صاحب

الجواب :- اسمعیلی فرقہ جس کا رہبر آغاخان ہے اس فرقہ کے عقائد کفریہ اظہر من الشمس ہیں ان کے کفر میں شک کرنا بھی باعث کفر ہے ۔

محمد سلیم
جامعۃ العلوم
۱۴۳۳ھ / ۲۰۱۲ء
مفتاح اللہ عفی عنہ
عبدالحلیم غفرلہ



آغاخان فرقہ اسماعیلیہ کا بدترین فرقہ ہے، اسمعیلیہ کی تمام شاخیں اسلام سے خارج ہیں آغاخان حضرت علی کی الوہیت کے قائل ہیں اور انہوں نے شریعت کو معطل کر رکھا ہے، قرآن، حج نماز سے ان کو کوئی علاقہ نہیں۔ اس لئے ان کے خارج اسلام ہونے میں کوئی شک نہیں، واللہ اعلم، محمد عبدالرشید نعمانی

میں عرصہ چھ سال سے ان کی کتابوں کا مطالعہ کر رہا ہوں میرے نزدیک ان سے پوشد کافر وٹے زمین میں ملنا مشکل ہے ۔ محمد انور بدخشان

آغاخانیوں کا کافر ہونا اور اسلام سے خارج ہونا اظہر من الشمس ہیں، محمد ولی

حضرت مولانا عبدالمسیح صاحب	حضرت مولانا نعیم صاحب
حضرت مولانا مفتی عبدالمان صاحب	حضرت مولانا مفتی عطاء اللہ صاحب
حضرت مولانا خالد محمود صاحب	حضرت مولانا مزمل حسین کاپڑیا
	حضرت مولانا مفتی سعید الرحمن صاحب

حامد (و مصلیٰ و مسلماً)

اما بعد میں نے اسماعیلی فرقہ کے بکے میں استفتاء اور محترم مولانا اصغر علی صاحب
زید مجدہ کی جانب سے اسماعیلی فرقہ کی کتابوں سے ان کے عقائد و نظریات پر جمع کردہ
حوالہ جات کو بغور مطالعہ کیا۔

درج شدہ حوالہ جات کی زد سے اسماعیلی فرقہ اور اس جماعت کے پیروکار حضرت
علی کرم اللہ وجہہ اور ان کے بعد بعض ائمہ کے لئے باری تعالیٰ کی الوہیت ابوہیت،
قدرت وغیرہ صفات کے قائل ہیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور اس کے بعد دوسرے
ائمہ کے لئے رسالت اور نبوت ثابت کرتے ہیں۔ قرآن کریم کو صحابہ کرام کی تصنیف کردہ
کتاب سمجھتے ہیں اور مخرف مانتے ہیں وغیرہ وغیرہ، مذکورہ بالا عقائد و نظریات میں
سے ہر عقیدہ اور نظریہ ایسا ہے کہ جس سے آدمی کافر اور مرتد ہو جاتا ہے تو جس فرقہ
اور جماعت کی ہزاروں تعداد کفریہ اور گمراہ کن نظریات ہوں تو ان کے کافر اور دائرہ اسلام
سے خارج ہونے میں کیا تردد ہو سکتا ہے اسی وجہ سے مذکورہ بالا عقائد باطلہ کی
زد سے وہ کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں ان کو مسلمان سمجھنا بھی کفر ہے
ان کے ساتھ اور دوسرے اسلامی معاشرات جائز نہیں ہیں ان کا ذبیحہ مسلمانوں
کے لئے حلال نہیں ہے ان کی نماز، خازہ میں شرکت کرنا مسلمانوں کے لئے ناجائز ہے
ان کو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا بھی درست نہیں ہے یہی حکم تمام کافروں کا ہے

(اکفار الملحدین) کتبہ بندہ محمد عبد السلام ندوی
شمارہ ۱۰۱ اسلام آبادی عفا اللہ عنہ

الجواب صحیح دارالافتاء جامعہ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵

احمد الرحمن عجمی
مستعمل جامعہ العلوم الاسلامیہ کراچی
اللہ شاہ
مستعمل جامعہ

حضرت مولانا مفتی رشید احمد مدظلہم کا فتویٰ

۲۔ آغاخان مرتد اور زندیق ہیں۔ آغاخانوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں یہ لوگ بلاشبہ کافر اور مرتد ہیں اور واجب القتل ہیں لہذا ایسے لوگوں کا اس خطرناک منصوبہ میں کسی قسم کا تعاون کرنا درحقیقت چند ٹکوں کی خاطر ایمان کو فروخت کرنا ہے۔ حکومت اسلامیہ پر فرض ہے کہ سادہ لوح مسلمانوں کو مرتدین کے پیچھے کفر سے نجات دلائے اور اسلام کے ان دشمنوں کو عبرت ناک سزا دے وہاں کے علما اور صلحاء اور بااثر لوگوں پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ جلد از جلد اس بائیسے میں موثر اقدامات کریں عوام پر ان لوگوں کا کفر و زندقہ واضح کیا جائے تاکہ اس خطرناک حربہ سے دنیا و آخرت برباد نہ کریں۔ وہاں کے مسلمانوں کو پھر باور کرایا جائے کہ آغاخان ادارہ میں شرکت خواہ کسی درجہ میں، کسی قسم کا تعاون، محرر و غیر بنانا جائز اور حرام ہے۔

فقط والشر تعالیٰ اعلم

الجواب صحیح
مفتی



دارالعلوم کراچی کا فتویٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

فتوحی مذاہن ہم نے اسماعیلیوں کی قدیم و جدید معتبر کتابوں کے حوالہ جات درج کئے ہیں قدیم کتابوں کے حوالہ جات جناب ڈاکٹر زاہد علی اسماعیلی کی کتاب ”ہمارے اسماعیلی مذہب کی حقیقت اور اس کا نظام“ سے لئے گئے ہیں۔ واقعہً بقول مصنف یہ کتاب صحیح معنوں میں اسماعیلی مذہب کی معلومات کا مکمل خزانہ ہے۔

اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کتاب کے حوالہ جات پیش کرتے وقت ہم نے اس کتاب کا نام بعض جگہ صرف ”ہمارا اسماعیلی مذہب“ اور بعض جگہ ”ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام“ تحریر کیا ہے۔

مصنف کتاب جناب ڈاکٹر زاہد علی ولد فضل علی حسینی علم حیدر آباد دکن کے رہنے والے

ہیں آپ بقول خود اصلی نسلی اسماعیلی ہیں۔ آپ پنجاب یونیورسٹی سے بی۔ اے اور مولوی فاضل ہیں۔ اور نظام کالج حیدر آباد دکن کے سابق پروفیسر عربی اور وائس چانسلر ہیں۔ آپ ”تاریخ فاطمین مصر“ کے مؤلف اور دیوان ابن صہابی الاندلسی کے شارح ہیں اور آپ آغا پورہ حیدر آباد دکن میں قائم شدہ ”اکاڈمی آف اسلامک اسٹڈیز“ کے رکن رکن ہیں۔

آپ اپنی کتاب ”ہمارے اسماعیلی مذہب کی حقیقت اور اس کا نظام“ کے مقدمہ میں اپنے متعلق فرماتے ہیں کہ ”میں خود اصلاً نہ اسماعیلی ہوں نہ سات پشتوں سے“

میرے گھر نے میں اسمعیلی مذہب کا سرمایہ راز سب سے کی طرح سینہ بینہ منتقل ہوتا چلا آیا ہے“
صفحہ ۱۰ بعنوان مقدمہ اور اپنی اس کتاب کے متعلق فرماتے ہیں کہ ”میں نے اپنے یہاں کی
مستند اور معتبر خاص کر زمانہ ظہور کی کتابوں کے اصلی اقتباسات پیش کر دیئے ہیں تاکہ
ذمہ داری لکھنے والوں کے سر پہ۔ ان میں دو کتابوں ادعیۃ الایام السبعۃ لمولانا الامام
المعز لدین اللہ اور تاویل الشریعۃ من کلام الامام المعز لدین اللہ کو تو ہمارے ظہور کے
چوتھے امام کی زبان مبارک سے صادر ہونے کا شرف حاصل ہے میری حیثیت ناقل محض
سے زیادہ نہیں۔ بہر طور ذات اسلاف کے سوا اس ضمیر کا مرجع کوئی اور دوسرا نہیں قرار
پاسکتا۔ اب ان کی مزید تحقیق کی ضرورت نہیں“ — صفحہ ۱۲ بعنوان عرضِ حال۔

میری طرف سے اس میں کوئی بات نہیں صرف مسائل حوالہ جات کے ساتھ ایک جگہ
جمع کر دیئے گئے ہیں سوائے تبصروں کے جو میرے ہیں اور جنہیں ناظرین کی تفہیم اور
مسائل کی تنقید کی غرض سے علیحدہ لکھا ہے۔ میرے بھائی خود ان پر غور کریں اور اگر میں کسی مقام
پر راہِ راست سے بھٹک گیا ہوں تو مجھے اپنے ارشاد سے متنبہ کریں میں پوری توجہ سے ان کا جواب
سننے کے لئے تیار ہوں حق کی تحقیق میں کسی کو تعصب سے کام نہ لینا چاہیے۔ صفحہ ۱۳ بعنوان مقدمہ
یہ تالیف چند فصلوں پر مشتمل ہے ہر فصل میں ایک علیحدہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے۔ اور اس کے
تمام پہلوں پر روشنی ڈال گئی ہے تاکہ پڑھنے والے کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ اور جس مسئلے کے
متعلق وہ چاہے معلومات حاصل کر سکے ہر فصل کے بعد ایک تبصرہ میں نے اپنی طرف سے
لکھا ہے جس میں اس مسئلہ سے متعلق چند امور پر توجہ دلائی گئی ہے بہر حال جو کچھ میں نے لکھا
ہے وہ سب اپنی دعوت کی کتابوں سے ماخوذ ہے ترجمہ کرنے میں امکانی کوشش کی گئی ہے
کہ وہ اصل کے مطابق ہو گویا اگر نے میں مجھے بعض اوقات اردو محاورہ سے کچھ الگ ہو جانا
پڑا۔ حوالے کثرت سے دیئے گئے ہیں۔ جن بھائیوں کو میرے ترجمہ سے تشفی نہ ہو وہ ان
حوالوں کی مدد سے اصل کتاب سے خود تحقیق کر کے اطمینان حاصل کر لیں۔ اکثر مواضع پر

اصل اور ترجمہ دونوں نقل کر دیئے ہیں۔ بعض موقعوں پر تکرار سے کام لیا گیا ہے تاکہ مسائل اچھی طرح ذہن نشین ہو سکیں۔

آخر میں مجھے یہ کہنا ہے کہ میرے اسماعیل بھائی تمام مسائل پر گہری نظر ڈالیں تاکہ اُن پر بھی اسماعیلیت کی حقیقت کھل جائے۔ ص ۱۱ بعنوان مقدمہ

جدید کتابوں کے حوالہ جات ہم نے اپنے محترم دوست مولانا محمد ظاہر شاہ صاحب کے فراہم کردہ ایک مجموعہ سے لئے ہیں جو کہ اصل حوالہ جات کے فوٹو اسٹیٹ اور ان کے ترجمہ پر مشتمل ہے یہ مجموعہ بھی اسماعیلی مذہب کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے معلومات کا خزانہ ہے۔

اس مجموعہ سے ہم نے جو حوالہ جات نقل کئے ہیں وہ اتنے سہل ہیں کہ جنہیں ایک معمولی لکھا پڑھا شخص بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔

حوالہ جات کی عبارتوں کے متعلق چند ضروری گزارشات

○ قدیم کتابوں کے حوالہ جات کے لئے ہم نے ڈاکٹر زاہد علی صاحب کی کتاب کے اقتباسات وادین ” کے درمیان نقل کر دیئے ہیں۔

○ اور ان عبارات پر ڈاکٹر صاحب موصوف کے تبصرے بھی (نوٹ) کے عنوان سے وادین ” کے درمیان نقل کر دیئے ہیں۔

○ حوالہ جات یا نوٹ کی اصل عبارت میں جس جگہ ہم نے افہام معنی اور توضیح مطلب کے لئے کسی لفظ یا فقرہ کا قوسین () کے درمیان اضافہ کیا ہے تو ساتھ ہی اُس لفظ یا فقرہ پر ” از اصغر علی لکھنویا ہے تاکہ واضح رہے کہ یہ لفظ یا فقرہ میری جانب سے ہے۔

○ ہم نے جہاں زاہد علی کی کتاب کا اقتباس اُن کے عنوان سمیت نقل کیا ہے وہاں وادین عنوان کے شروع میں لگائی ہیں اور جہاں اُن کا عنوان نہیں لیا گیا یا وہاں عنوان نہیں تھا بلکہ ہم نے عنوان لگایا ہے وہاں ہم نے عنوان کو چھوڑ کر حوالہ کی عبارت کے شروع میں وادین لگائی ہیں۔

○ ہم نے جس جگہ اپنی طرف سے کوئی مستقل (نوٹ) لکھا ہے وہاں بھی از اصغر علی لکھ دیا ہے
 ○ ڈاکٹر زاہد علی صاحب نے اپنے اسمعیل ہونے کی وجہ سے جہاں ہمارے امام، ہمارے
 مذہب، ہمارے عقائد، ہمارے پیشوا، ہماری کتابوں وغیرہ لکھا تھا ہم نے اقتباس میں اُسے
 اسماعیل امام، اسماعیل مذہب، اسماعیل عقائد، اسماعیل پیشوا، اسماعیل کتابوں
 وغیرہ لکھ دیا ہے یہ بات زیادہ تر اقتباس کے شروع میں ہے اور کہیں کہیں درمیان
 عبارت بھی ہے۔

○ "اجمال تبصرہ" ہمارا اور ڈاکٹر زاہد علی صاحب کا مشترک تبصرہ ہے۔
 ○ جدید کتابوں کے حوالہ جات کے عنوان، سب ہمارے تجویز کردہ ہیں سوائے حوالہ نمبر ۴۴
 ۴۶ - ۵۲ -

○ تین چار جگہ ڈاکٹر صاحب کے حوالہ جات میں مشکل لفظ تھے وہاں ہم نے اُن کا مترادف لکھ دیا ہے
 ○ آخر میں جناب ڈاکٹر زاہد علی صاحب کی بات دوہراتا ہوں یعنی کہ تمام مسائل پر گہری نظر ڈالیں
 تاکہ ناظرین کرام پر اسماعیلیت کی حقیقت کھل جائے۔

حررہ اصغر علی

دارالعلوم کراچی ۱۴

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

○ الجَوَابُ وَمِنْهُ الصَّدَقُ وَالصَّوَابُ ○

اسماعیلی یعنی آغا خانی فرقے کے بارے میں اولاً ہم ان کی قدیم و جدید معتبر کتابوں سے ان کے عقائد و نظریات بیان کریں گے تاکہ مسلمان عوام و خواص ان کے مذہبی نظریات کے آئینہ میں ان کی صحیح تصویر دیکھ سکیں اور ثانیاً استفادہ ہذا کے اصل سوالات کا جواب تحریر کیا جائے گا۔ وباللہ التوفیق۔

(نوٹ) ہم نے حوالہ جات پیش کرتے وقت اسماعیلیوں کے جملہ قدیم و جدید پیشواؤں کے نام پر سے القاب و آداب کے ساتھ ذکر کئے ہیں کیونکہ ہمارا مقصد سادگی اور سائنس کی ساتھ حوالے پیش کرنا ہے نہ کہ ناموں کو بگاڑنا یا ان کی بے حرمتی کرنا، قدیم کتابوں کے حوالوں کے لئے یہاں سے ڈاکٹر ذراہد علی کی کتاب ”ہمارے اسماعیلی مذہب کی حقیقت اور اس کا نظام“ کے اقتباسات شروع ہوتے ہیں۔

اصغر علی دارالعلوم کراچی۔

”عقل اول یا عقل عاشر یا امام زمان کا خدا تعالیٰ کے اوصاف سے موصوف ہونا“

(اسماعیلیوں کے ہاں) باری تعالیٰ کے تمام اوصاف و نعوت سے باری تعالیٰ مراد نہیں بلکہ عقل اول یا

عقل عاشر یا امام الزمان موصوف ہیں یہاں تک کہ آیات کریمہ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ، هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمَصُورُ میں ”اللہ“ سے مراد عقل اول یا

امام الزمان ہیں (اسماعیلیوں کے پیشوا) مولانا معز فرماتے ہیں کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی

تفسیر لا اِمام الا امام الزمان ہے (تاویل الشریعہ من کلام الامام مولانا معز ص ۴۷) بحوالہ ہمارا

”شہد الله انه لا اله الا هو“ میں ”اللہ“ سے اشارہ عقل اول کی طرف ہے

”سُبْحَانَ اللَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ“ لہٰذا

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَحْيَى وَيَمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، هو الاول و

الآخر والظاهر والباطن وهو بكل شئ عليم۔ هو الذي خلق السموات والارض في ستة ايام ثم استوى على العرش يعلم ما يلج في الارض وما يخرج منها وما ينزل من السماء وما يعرج فيها وهو معكم اينما كنتم والله بما تعملون بصير له ملك السموات والارض والى الله ترجع الامور "۔ یہ آیات عقل اول ہی سے مخصوص ہیں (کنز الورد صفحہ ۱۰۲) بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۲۶)

"واذ قال ربك للملائكة "میں رب" سے مقصود "امام مستقر" ہے۔

(قصہ آدم از قاضی نعمان بن محمد فصل ۱۵) بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۲۶)

۲۔ حضرت علی کا خدائی صفات سے موصوف ہونا۔ (اسماعیلیوں کی کتابوں میں) "یہ کلام حضرت

علی سے منسوب کیا گیا ہے۔ "انا وجه الله وانا يد الله الباسطة على

الارض انا جنب الله الذي يقول فيه القائلون واحر تباہ علی ما فرطت فی

جنب الله۔ انا الاول والآخر وانا الظاهر والباطن وانا بكل شئ عليم

وانا الذي رفعت سماءها وانا الذي دحوت ارضها وانا الذي امنت

اشجارها وانا الذي اجریت افهارها "معاصم الہدیٰ از احمد حمید الدین کرمانی

المجالب المستنصرية۔ "بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۲۶"

قال مولانا علی انا نقلت لادم ونوح وموسى وعيسى وانا نبات

النبیین وانا ارسلت المرسلین

(انوار اللطیف از محمد بن طاہر بن محمد بن ابراہیم سرادق ص ۲ باب ۴) بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۲۶

۳۔ عالم الغیب والشہادۃ سے مراد عالم الغیب والشہادۃ سے مراد (امام)

(امام) قائم القیامۃ ہیں۔ قائم القیامۃ ہیں جو قیامت کے روز سب سے

حساب لیں گے۔ (تادیل الزکوۃ از سیدنا جعفر بن منصور الزین ص ۱۲۴) کتاب الافئح از

ابو یعقوب سجستانی ص ۱۲۴)

(ان ہی کتابوں میں مزید لکھا ہے کہ امام قائم القیامۃ حساب لینے کے بعد) اہل جنت کو جنت میں اور اہل نار کو جہنم میں بھیجیں گے۔

”وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ“ میں ”علیم سے مقصود ”قائم القیامۃ“ ہیں۔
(راۃ العقل فی آخر الشرع الرابع عشر من السور السابع)

وقوله ”اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا“ اشارۃ الی القائم الذی ہوا یقیم عن اللہ ثم ابتداء فقال ”واعبدوا اللّٰه ولا تشركوا به شیئا“ اشارۃ الی الامام علی السلام لانہ ہوا اللہ الباری البر یا تبارک عن ان ینکون لہ شئیہ وشریک لکنہ ہوا القائم عن اللہ وداعی الخلق الی عبادتہ۔

ترجمہ ۱۔ ”تم خدا کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو“ یہ اشارہ ہے امام یعنی حضرت علیؑ کی طرف کیونکہ وہی اللہ ہیں اور مخلوقات کے پیدا کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ منزہ ہے اس بات سے کہ اس کا کوئی شبیہ یا شریک ہو لیکن امام ہی قائم ہیں اللہ کی طرف سے اور وہ مخلوقات کو اپنی عبادت کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ (تاویل سورۃ النساء جعفر بن منصوۃ الیمین ص ۲۸)

(بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۲۸)

۴۔ اسماعیلیوں کا ہر ایک امام ”عالم الغیب والشہادۃ“ ہوتا ہے | ”تو لہ مایکون

من بنحوی ثلثۃ الا هو رابعہم“ — فاعلم ان هذه الاوصاف واقعة علی کل ایام لانہ عالم باکان وما یکون لقول مولنا الصادق جعفر بن محمد لبعض شیخہ استحوانا فی معابنا کما استحوون منا فی محضرتنا فانما نعلم بترک ونبواکم۔ واللہ ما یدخل الداخل منکم علینا الا ونعرفہ، اھو مومن صادق ام منافق کاذب۔ (الشمس الزاھرۃ از قائم بن ابراہیم ص ۲۹)

(بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۲۹)

۵۔ اسماعیل تفسیر قرآن کا نمونہ | ”سئل الصادق عن صفۃ الرب فقال خمس

کلمات ۱۔ اللہ احد، محمد الصمد، فاطمۃ لم تلد الحسن، ولم یولد

المحسین ، ولم یکن لامیر المؤمنین علی بن ابی طالب کفواً احد .
 وقول الصادق هذا اشارة الى الوهیتهم فاما النواصیت فهي مولودہ
 ترجمہ ۱۔ مولانا صادق سے کسی نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کی کیا صفت ہے ؟ آپ نے فرمایا
 پانچ کلمے ہیں ” اللہ ایک ہے ، محمد بے نیاز ہیں ، فاطمہ سے حسن پیدا نہیں ہوئے اور نہ
 حسین کسی سے پیدا ہوئے ۔ اور نہ کوئی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کا ہمسر ہے ” امام
 صادق کا یہ جواب ان حضرات کے ” خدا ہونے “ کی طرف اشارہ ہے باقی رہے نواصیت
 سو وہ تو پیدا ہوئے ہیں (الشموس الزاهرة از حاتم بن ابراہیم)

(بحوالہ سہار اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۳۶)

۶۔ اللہ تعالیٰ ستر شکلوں میں ظاہر ہوتے ہیں اور آئمہ کرام
 مختلف لوگوں کے روپ اختیار کر سکتے ہیں اور مختلف
 بہروپ بھرتے رہتے ہیں ۔

» وانما یظهر اللہ
 نفسه فی سبعین ھیکلاً
 وهو معنی قوله تعالیٰ هل
 یبصرون الا ان یراہم اللہ فی ظلل من الغمام والملئکة « و اجل
 ھیا کلمہ یعنی البیوت الرسل والائمة والاھام اجل ھیا کلھم والرسل
 والائمة هم المحجب اللہ محتجب بہم ، واول حجاب احتجب به الباری تعالیٰ
 هو آخر ما یظهر لاولیانہ وهو معنی قوله هو الاول والاخر وظهر الصادق
 فی صورة القمر وظهر فی صورة فاطمة و فی صورة محمد ثم التفت
 عن یمینہ فی صورة الحسن وعن یشارہ فی صورة الحسین ورجع الی صورۃ
 وقال هذا کلمہ واحد بلسان واحد ینطق ویصور کیف یشاء بقدرۃ
 رب العلمین وظهر فی صورة الانزعیۃ ورجع الی صورۃ لجابر بن عبد اللہ
 الانصاری قال یا جابر انی محتمل عقلک هذا ؟ ھذه قمیصتی وملا بیتی
 فی کل وقت وزمان ۔ (زہر المعانی ص ۲۵-۵۴)

ترجمہ ۱۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو ستر ہیکلوں (یعنی شکلوں) میں ظاہر کرتا ہے
 یہی تفسیر ہے اللہ تعالیٰ کے قول کی کہ ”کیا یہ لوگ منتظر ہیں کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کا
 چھتر لگائے، فرشتوں کو ساتھ لئے ان کے سامنے آجود ہو“ سب سے بڑی ہیکل
 (یعنی شکل) یعنی ”بیوت“ انبیاء و مرسلین اور ائمہ ہیں۔ ان میں سب سے بڑی ہیکل یعنی شکل جس
 میں خدا تعالیٰ ظہور کرتا ہے، امام ہے۔ ائمہ اور رسل سب اللہ کے حجاب یعنی پردے ہیں جن میں
 وہ پوشیدہ ہوتا ہے۔ پہلا وہ پردہ جس میں اللہ تعالیٰ چھپا دہی وہ پردہ ہے جو آخرت میں
 اس کے اولیاء کے لئے ظاہر ہوگا یہی ہیں معنی اس قول ھو الاول والاخر کے۔ امام جعفر
 صادق ایک صورت میں جو چاند سی ہوتی، ظاہر ہوئے اور آپ حضرت رفا طمہ کی صورت میں ظاہر
 ہوئے اور محمدؐ کی صورت میں بھی ظاہر ہوئے پھر آپ اپنے دائیں جانب حسن کی صورت
 میں اور بائیں طرف حسین کی صورت میں پھرے۔ پھر آپ نے اپنی اصلی صورت اختیار کر لی اور فرمایا
 ”یہ سب ایک ہی چیز ہیں جو ایک ہی زبان بولتی ہیں اور رب العالمین کی قدرت
 سے جس طرح چاہتی ہیں صورت اختیار کر لیتی ہیں“

پھر آپ صورت ازیمہ (یعنی حضرت علیؑ کی صورت) میں ظاہر ہوئے اور جابر بن عبد اللہ انصاری
 کے لئے پھر اپنی صورت کی طرف لوٹ گئے (یعنی اپنی اصلی شکل اختیار کر لی) پھر آپ نے فرمایا
 اے جابر! کیا تیری سمجھ میں یہ بات آسکتی ہے؟ یہ ہر وقت اور ہر زمانے میں میری قمیصیں اور
 لباس ہیں۔ (بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۳۱)

اسمعیلیوں کی مشرکانہ دعاؤں کا ایک انوکھا نمونہ ”یا محمد اہ، یا محمد اہ، یا محمد اہ
 یا محمد اہ انی استجیر بک فاجر فی وانی استعین بک فاعنی وانی اتوکل
 علیک فلا تمخذ لنی وانی اتوکل بک الی عاشر العقول و بک و بک الی جمع
 العقول الابداعیۃ و بک و بک الی من جلت قدرتہ و عظمت مشیتہ ان
 یصلی علیک و علیہما جمعین“

ترجمہ ۱۔ اے محمد! اے محمد! اے محمد! بے شک میں تجھ سے پناہ کا خواستگار ہوں تو مجھے پناہ دے اور بے شک میں تجھ سے مدد مانگتا ہوں تو مجھے مدد دے اور بے شک میں تجھ پر توکل کرتا ہوں تو مجھے تنہا بے پناہ نہ چھوڑ میں تیرے وسیلے سے عقل عاشق کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور آپ کے وسیلے سے تمام عقول ابداعیہ کی طرف متوجہ ہوں اور آپ کے اور ان کے وسیلے سے اُس ہستی کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جو کہ بڑی قدرت اور مشیت کا مالک ہے (اور دعا کرتا ہوں کہ) وہ تجھ پر اور ان سب پر درود بھیجے۔ (صحیفۃ الصلوٰۃ ص ۱۲۷)

بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۴۶

۸۔ اسماعیلیوں کی مشرکین غیب کی دعاؤں سے | ”بسم اللہ وبسم رسول اللہ وبسم ملتی جلتی دعا بوقت ذبح حیوان عقیقہ | امیر المومنین علی بن ابی طالب

وبسم مولانا فاطمۃ الزہراء وبسم مولانا الحسن وبسم الطیب ابی القاسم امیر المومنین صلوات اللہ علیہم اجمعین۔ (صحیفۃ الصلوٰۃ عقیقہ کی دعا ص ۹۷)

(بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۴۷)

۹۔ اسماعیلیوں کے نزدیک یہود و نصاریٰ اور بت پرست مشرک | ”اسماعیلی دعوت کی کتابوں نہیں بلکہ حضرت علی کی ولایت میں کسی کو شریک ماننے والے مشرک ہیں | میں اکثر مقامات پر یہ کہا گیا ہے کہ ”الشُرک فی الحدود“ لافی المعبود“

یعنی حدود دین کے باہر میں شرک ہو سکتا ہے معبود میں نہیں ہو سکتا۔ (بحوالہ اسماعیلی مذہب ص ۴۹)

(نوٹ) اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ذات و صفات میں کسی کو شریک و ہمیم ماننے والا شخص مشرک نہیں بلکہ (ان کے) (امام کی بجائے دوسرے کو امام تسلیم کرنے والے مشرک ہیں)۔ (از صغر عل)

”مولانا جعفر صادق نے فرمایا کہ آیت کریمہ ۱۔ ویل للمشرکین الذین لا یؤتون الزکوٰۃ میں مشرکین وہ افراد ہیں جنہوں نے حضرت علی کی ولایت میں شرک کیا۔ کتاب الکشف ص ۳۱۱

(بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۴۹)

د سید ناموید اپنی ایک مجلس میں فرماتے ہیں کہ یہود و مشرک سے بری ہیں کیونکہ باری تعالیٰ کے متعلق ان کا اور مسلمانوں کا عقیدہ ایک ہی ہے۔ نصاریٰ مشرک نہیں کہے جاسکتے، اگرچہ وہ تین کو ملا کر ایک کہتے ہیں۔ تنزیہ بھی مشرکین میں شامل نہیں کیونکہ وہ ضد کے قائل ہیں اور ضد غیر شرکیہ ہے اب صرف عبدة الاصنام یعنی بتوں کی پوجا کرنے والے باقی رہ گئے یہ لوگ عقلاء مکلفین میں ہی داخل نہیں ہیں کہ ان کو مشرکین کہا جاسکے۔ کلام مجید میں مشرکین کا ذکر تو ہے لہذا ان کا وجود ہونا چاہیئے اس لئے مشرک وہ ہے جو رسول ہونے کا دعویٰ کرے اور وہ رسول نہ ہو یا جو وہی ہونے کا دعویٰ کرے اور وہ وہی نہ ہو اور یہی شرک صحیح ہے۔

خردی و المکذبین سے وہ افراد مراد ہیں جنہوں نے حضرت علی کی ولایت کو جھٹلایا (شرح الاخبار ص ۶۶) ہمارا اسمعیل مذہب ص ۴۹۔

”لئن اشرکت لیحبط عملک“ کی تفسیر (اسماعیلیوں کے ہاں) یہ ہے کہ اے رسول! اگر تم نے کسی اور کا تقرر کر کے اسے علی کے ساتھ امر خلافت میں شریک کیا تو آپ کے اعمال برباد ہو جائیں گے۔ بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب بتفسیر ص ۵۔

”۱۰۔ (اسماعیلیوں کے ہاں) حضرت آدم اور ان کی حقیقت | ہمارے دور ستر کے پہلے پہلے ناطق (رسول) یا مستودع تخوم بن نخلاح ہیں جن کا نام عبداللہ ہے لیکن یہ عام طور پر آدم کے نام سے مشہور ہیں ان کو دور کشف کے آخری مستقر امام ہنید نے قائم کیا اسی وجہ سے یہ آدم کے مقیم کہے جاتے ہیں (سرر النطقاء از جعفر بن منصور الہمن ص ۲۹ اور ص ۳۳ حضرت آدم کے قصے کی تاویل بھی ملاحظہ فرمائیے)۔

جب انہوں نے دیکھا کہ دین میں فترت (سستی) واقع ہو گئی ہے اور لوگ ان کی طاعت سے پھرتے جاتے ہیں اور ان میں یہ صلاحیت باقی نہیں رہی کہ انہیں عام طور پر کھلم کھلا علم باطن کی تعلیم دی جائے تو انہوں نے دور ستر کی تمہید شروع کی یعنی خود بھی چھپ گئے اور علم باطن کو بھی عام لوگوں سے چھپا دیا اور اپنی دعوت کے حدود (یعنی ارکان) میں سے جن

کی تمثیل مٹی سے دی گئی ہے ایک حد کو اپنا نائب مقرر کیا اور اسے یہ حکم دیا کہ وہ ظاہری شریعت کی طرف تمام لوگوں کو دعوت دے لیکن علوم باطن یا تاویل چند خاص لوگوں کے سوا جو اس کے مستحق ہوں کسی کو نہ بتائے آدم کی پیدائش کی یہی تفسیر ہے۔ آیت کریمہ ، **وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰئِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا اِلَّا ابْلٰسَ** میں ”رب“ سے امام مستقر مراد ہے جنہوں نے ملئکہ یعنی اپنے حدود سے کہا کہ میں آدم کو تمہارا صدر مقرر کرنے والا ہوں تم ان کی اطاعت کرو۔ حضرت آدم کا بڑا دشمن شیطن جو باطنی دعوت میں شریک تھا اُس نے انہیں علم ظاہر کے ساتھ علم باطن بھی لوگوں کو بتائے اور قائم القیامہ کے رتبے پر کچھ روشنی ڈالنے کی رغبت دلائی ان سے یہ کہا کہ اگر وہ ایسا کریں تو ان کا مشن ترقی کرے گا اور ان کی دعوت میں لوگ کثرت سے داخل ہوں گے یعنی اس درخت کے پھل کھانے کی رغبت دلائی جس کے استعمال کی امام مستقر نے ممانعت کی تھی حضرت آدم دھوکے میں آگئے اور علم باطن کے چند نکتے عوام پر ظاہر کر دیئے گئے۔ اس جرم کے سرزد ہوتے

ہی وہ اپنی جنت یعنی باطنی دعوت سے نکال دیئے گئے۔ اور ظاہری دعوت کے صدر مقرر کئے گئے۔ اس زمانے سے علم باطن کی تعلیم کے لئے آدم نے اپنے وصی بابل کو مقرر کیا۔ دورِ ستر میں ظاہری شریعت کا معلم ناطق یعنی رسول ہوتا ہے اور باطنی شریعت کا معلم اساس یعنی وصی ہوتا ہے دورِ کشف میں اس تقسیم کار کی ضرورت نہیں پڑتی۔ جیسا کہ ہم اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں کیونکہ اس وقت ظاہری شریعت یعنی اعمال مرتفع ہو جاتے ہیں محض باطنی شریعت یعنی علم باطن باقی رہ جاتا ہے۔ (سرار النطق از سید جعفر بن منصور النعمین ص ۲۹، ص ۶۴)

(بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۵۷)

(نوٹ) اسمعیلی فرقہ پیغمبروں کے معجزات اور خوارق کماثل نہیں کیونکہ ان کے نزدیک یہ سب غیر فطری باتیں ہیں اس لئے انہوں نے پیغمبروں کے تمام معجزات اور خوارق عادت حالات کی تاویل بلکہ تحریف کر ڈالی اور یوں معجزات تسلیم نہ کرنے کا ایک راستہ تلاش کر لیا۔ اس کے لئے ملاحظہ ہو اساس التاویل از قاضی نعمان بن محمد۔ از اصغر علی

۱۱۔ آنحضرت صلعم کے بعد اجراء نبوت جدیدہ اور ”حضرت آدم کے بعد آپ کے قائم مقام نسخ و تعطیل شریعت محمدیہ کا عقیدہ“ آپ کے وصی ہابیل ہوئے۔ ہابیل

نے دعوتِ باطن کے لئے اپنا ایک مددگار مقرر کیا جسے حجت کہتے ہیں اور جو آپ کے بعد آپ کے جانشین ہوئے اسی طرح آپ کے دور میں یکے بعد دیگرے ائمہ ہوئے ہیں تاکہ نہ ناطق

ثانی (یعنی رسول ثانی) حضرت نوح کا دور آیا جن کو آپ کے زمانے کے مستقر امام مولانا ہود نے

قائم کیا آپ کے وصی مولانا سام تھے آپ کے دور کے بعد ناطق ثالث (یعنی تیسرے رسول)

حضرت ابراہیم کا دور شروع ہوا آپ اپنے دور کے مستقر امام بھی تھے گویا آپ مستقر

امام بھی ظاہر ہو گئے اسی وجہ سے یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم چاروں مراتب نبوت

رسالت، وصایت اور امامت کے مالک تھے آپ نے حضرت اسحق کو ظاہری شریعت کے

لئے اور حضرت اسمعیل کو باطنی شریعت کے لئے قائم کیا۔ وفدیناہ بذبح عظیم ک

یہی تفسیر ہے۔ آپ کے دور کے بعد ناطق رابع (یعنی چوتھے رسول) حضرت موسیٰ کا دور شروع

ہوا جو مستقر امام نہ تھے آپ کے مقیم مولانا ادا اور آپ کے وصی مولانا ہارون تھے آپ

کے دور کے بعد ناطق خامس (یعنی پانچویں رسول) حضرت عیسیٰ کا دور شروع ہوا جن کے

مقیم مولانا خزیمہ اور وصی شمعون باصفاء تھے آپ کے دور کے بعد ناطق سادس (یعنی چھٹے رسول)

آنحضرت صلعم کا دور شروع ہوا آپ کے مقیم مولانا ابوطالب اور وصی مولانا علی تھے آپ کے

دور کے بعد ناطق سابع (یعنی ساتویں رسول) مولانا محمد بن اسمعیل کا دور شروع ہوا جو دور

روحانی اور قائم کا دور تھا۔ یہ سب انبیاء اس وجہ سے نطقاً کہے جاتے ہیں کہ ان میں

سے ہر نبی نے اپنے پیش رو نبی کی شریعت کو معطل یعنی منسوخ کر کے ایک جدید شریعت

وضع کی چنانچہ مولانا محمد ابن اسمعیل نے شریعت محمدی کے ظاہر کو معطل کر کے باطنی شریعت

جاری کی جیسا کہ آئندہ معلوم ہوگا۔ (دیکھئے اساس التاویل مولفہ سیدنا قاضی نعمان از

ابتداءئے قصہ آدم اور بالخصوص کتاب الکشف ص ۱۵۲) کی یہ عبارت ملاحظہ ہو۔

النطقاً هم الذين ينطقون بالنزول والشرائع فهم آدم و
نوح وابراهيم وموسى وعيسى ومحمد وهو احمد ومحمد
المهدي الناطق السابع فهم بيوت وحى الله

(بحوالہ ہجاز اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۵۸، ۵۹)

۱۲ - موجودہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی کتاب نہیں بلکہ صحابہ وغیرہ کی تصنیف ہے

سیدنا قاضی نعمان اور باب الابواب سیدنا حمید الدین کرمانی دونوں کا اس امر پر اتفاق

ہے کہ حضرت علی نے آنحضرت کی وفات کے کچھ ہی بعد قرآن مجید جمع کر کے لوگوں کے رو برو پیش کیا لیکن دشمنی کی وجہ سے اسے قبول نہیں کیا گیا اور کہا گیا کہ ہمارے پاس جو کلام اللہ ہے وہ کافی ہے آپ اپنا نسخہ واپس لے گئے اور یہ فرمایا کہ اب قائم کے سوا اسے کوئی نہیں کھولے گا سیدنا جعفر بن منصور الیمین ایک طویل بحث میں فرماتے ہیں جس طرح یہود و نصاریٰ نے اصلی تورات و انجیل کو چھوڑ کر اپنی رائے اور قیاس سے علیحدہ کتابیں جمع کر لیں مسلمانوں نے بھی اسی طرح کیا۔ رسول خدا صلعم نے کلام اللہ جمع کر کے اپنے اصحاب کے سامنے اپنے وحی کے سپرد فرمایا یہ لوگ اس سے بے پرواہ ہو گئے اور اپنے قیاس و رائے سے ایک الگ قرآن مجید جمع کیا اس کے بعد خلیفہ ثالث نے شیخین کا جمع کیا ہوا نسخہ جلاڈالا اور ایک دوسرا نسخہ تیار کیا پھر حجاج آیا اور اس نے خلیفہ مذکور کے نسخے کو لے کر آگ میں جھونک دیا اس کے بعد اس میں سے جو چاہا نکال دیا اور ایسی کتاب تالیف کی جو اب ان کے پاس موجود ہے (دیکھئے اساس التاویل فی ذکر وصی رسول اللہ، معاصم الہدیٰ از سیدنا حمید الدین کرمانی ص ۱۰۶، سر اثر النطقاء ص ۱۰۷)

(بحوالہ ہجاز اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۵۸ بعنوان مقدمہ)

۱۳ اللہ تعالیٰ کے تمام اوصاف مثلاً خالق، مالک، رزاق وغیرہ مجازی ہیں اس اسمعیلی نقطہ نظر حقیقت میں یہ اوصاف امام الزمان کے ہیں۔ اور اعتقاد کے لحاظ

سے اللہ تعالیٰ کے تمام اوصاف مثلاً خالق ، مالک ، رزاق وغیرہ مجازی (یعنی برائے ^{اصول}) نام) ہیں حقیقت میں وہ عقل اول پر صادق آتے ہیں جو عالم روحانی کا پہلا موجود ہے عالم جسمانی میں ان اوصاف و نعوت سے امام الزمان موصوف ہوتے ہیں کیونکہ وہ اس عالم میں عقل اول کے مقابل میں یہاں تک کہ ”اللہ“ کا لفظ بھی جیسا کہ آئندہ معلوم ہوگا عقل اول اور امام پر اطلاق کیا جاتا ہے اس لئے ذات باری تعالیٰ کو مبدع یا غیب بلکہ غیب الغیوب کہتے ہیں اسے کسی وصف سے موصوف کرنا گویا اس کی ذات میں کثرت ثابت کرنا ہے جو شرک کا مترادف ہے۔ (باری تعالیٰ سے صفات سلب کر کے اور وہی کو ان صفات سے موصوف کرنے کا یہ انوکھا استدلال ہے) (حوالہ کیلئے ملاحظہ ہو، کنز الود ازیدنا ببراہیم بن الحسین الحمادی ص ۲۵۶، ۲۵۷ فصل بعنوان، عقل اول یا عقل عاشریا امام الزماں کا خدا تعالیٰ کے اوصاف سے موصوف ہونا) اسماعیلی مذہب

”مولانا محمد باقر سے روایت کی جاتی ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ ”عالم“ ہے لیکن اس معنی سے کہ وہ جسے چاہتا ہے اسے علم کی دولت بخش کر عالم بناتا ہے نہ اس معنی سے کہ یہ صفت خود اس کی ذات سے قائم ہے۔ (ملاحظہ ہو راحة العقل) اسماعیلی مذہب

۱۴۔ اسماعیلیوں کے ہاں (اسماعیلی عقائد کے اعتبار سے) تمام موجودات کی عقل اول کا مقام و مرتبہ علت اولیٰ اور محرک اولیٰ ”موجود اول“ ہے جس کا نام ”عقل اول“ ہے اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس نے اپنی ذات کو پہچان لیا یہی ملک مقرب اور اسم اعظم ہے بلکہ یہی خالق اور باری اور مصور ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۱۔ **هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ** (اسماعیلی) شریعت کی اصطلاح میں اسے عقل نہیں کہتے بلکہ قلم کہتے ہیں۔ (فلاسفہ یونان کی تقلید کرتے ہوئے اسماعیلیوں نے یہ عقیدہ اختیار کر لیا کہ) چونکہ باری تعالیٰ کی ذات میں کسی قسم کی نہ تو کثرت ہے اور نہ ترکیب اس لئے اس سے صرف عقل اول ہی کا صدور

ہوا جو ایک ہی ہے۔ اگر باری تعالیٰ ایک ہوتا تو اس سے دو موجود صادر ہوتے کیونکہ ایک کے بعد دو کا رتبہ ہے۔ (حاصل یہ کہ واحد یعنی ایک ہوتا بھی اللہ تعالیٰ کی صفت نہیں، از اصغر علی) بحوالہ سہارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۳

(نوٹ) حکمایونان بھی بقول ”لا یصید رعن الواحد الا الواحد“ موجودات کا نظام تخلیق ایسے ہی بتایا ہے (جو کہ ان کے لامذہب دماغ کی ایجاد ہے) (بحوالہ حاشیہ سہارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۳)

(حوالہ کیلئے مندرجہ ذیل عبارت غور سے پڑھئے۔ المبدع الاول۔ الناطق (المصوّ) المنبعث الاول، الاساس (الباری) الموجود الثالث۔ الایمام (المخالص) فجمع الله تعالى المراتب الثلاثة فی آیتہ واحدة ونسبها الی الاول فقال هو الله الخالق الباری المصوری له الاسماء المحسّی ای له المراتب الثلاثة التي دون ذلك (راحة العقل المشع السادس من السور السابع) بحوالہ سہارا اسمعیلی مذہب ص ۳

۱۵۔ عبدالمطلب اور ابوطالب پیغمبر تھے بلکہ پیغمبرِ گرام اور رسول ساز تھے ”آنحضرت صلعم انہوں نے ہی آنحضرت صلعم کو پیغمبرِ نبی بخشی تھی“ کے دادا مولانا

عبدالمطلب حضرت ابراہیمؑ کی ذریت سے ہیں آپ بھی حضرت ابراہیمؑ کی طرح حضرت عیسیٰ کے دور میں مستقر امام تھے یعنی آپ میں نبوت، رسالت، وصایت اور امامت چاروں مراتب جمع تھے آپ نے اپنے دو فرزندوں مولانا عبد اللہ اور مولانا ابوطالب کو خدا کے امر و وحی سے الگ الگ رتبے دیئے پہلے کو نبوت و رسالت کے رتبے دے کر ظاہری دعوت کا صدر بنایا اور دوسرے کو وصایت و امامت کا درجہ دیکر باطنی دعوت کا رئیس مقرر کیا۔ (کنز الاولیاء ص ۴۹۶، الانوار اللطیفہ فصل ۵ باب ۲ سرادق ۲ بحوالہ سہارا اسمعیلی مذہب ص ۶۳)

”مولانا عبد اللہ کے انتقال کے وقت آنحضرت صلعم پیدا نہیں ہوئے تھے اسی لئے مولانا عبدالمطلب نے اپنے فرزند مولانا ابوطالب پر نص کر کے انہیں آنحضرت صلعم کا کفیل بنایا

اسی وجہ سے مولانا ابوطالب "ذوالکفل" کہلاتے ہیں تاکہ آپ اپنے انتقال کے وقت نبوت و رسالت کا رتبہ آنحضرت صلعم کے سپرد کر دیں۔ مولانا ابوطالب نے خدیجہ بنت خویلد، میرہ بحیرا (راغب) اور مرقال کو "حجت" کے رتبے میں قائم کیا آپ کے بارہ نقیب نہ تھے کیونکہ کیونکہ آپ صاحب ودیعت یعنی صاحب امانت تھے جیسا کہ حضرت موسیٰ کے دور میں ہوا۔ موسیٰ یوشع بن نون کو اپنے فرزند ہارون کے لئے جو سن بلوغ کو نہیں پہنچے تھے مستودع بنایا۔

(سرائر النقطۃ ص ۱۳۸ تا ص ۱۴۰) بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۶۲

مولانا ابوطالب نے نبوت و رسالت کا رتبہ آنحضرت صلعم کو اور وصایت اور امامت کا درجہ مولانا علی کو دیا۔ مولانا عبداللہ کے قائم مقام آنحضرت صلعم اور مولانا ابوطالب کے جانشین مولانا علی ہوئے۔ ایک دوسری روایت میں یہ ہے کہ مولانا عبداللہ نے اپنے انتقال کے وقت اپنے والد مولانا عبدالمطلب کو آنحضرت صلعم کا فیصل بنایا تاکہ وہ اپنے بعد نبوت و رسالت کا عہدہ آنحضرت کے سپرد کر دیں۔ (کنز الود ص ۴۹۶)

بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۶۲

"مولانا ابوطالب کی شان عظمت و جلالت اس سے ظاہر ہے کہ آپ میں بھی مولانا عبدالمطلب کی طرح چاروں مراتب جمع ہو گئے تھے (الانوار اللطیفہ فصل ۵ باب ۱۲ مرادق ۲)

(بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۶۲)

"آپ نے اپنی حجت حضرت خدیجہ کو آپ کی بعثت کے ایک روز بعد شنبہ کو ظہر کے وقت اللہ تعالیٰ کے امر و وحی سے یہ حکم دیا کہ وہ آنحضرت صلعم اور مولانا علی کو اپنے پانچ "حدود" کے سامنے بلا کر آنحضرت صلعم کو رتبہ وصایت و امامت کے متعلق مولانا علی کے فیصل اور مستودع بنائیں۔ چنانچہ حضرت خدیجہ نے آپ کے حکم کے متعلق عمل کیا اور شرح و بسط سے آنحضرت صلعم کے سامنے کہا کہ مولانا علی آپ کے وصی اور آپ کے علم کے وارث ہیں اور آپ کی یعنی مولانا علی کی ذات وہ ہے جس میں چاروں مراتب نبوت

ان یسکفل محمدًا علی رتبة الوصایة والامامة ویستودع فیہما (ومولانا علی) هو الذی تجتمع الیہ المراتب الاربع وهو مستقر الباطن (کنز الولد ص ۵۵) بحوالہ سہار اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۶۴ ص ۶۵

۱۶۔۔ بحیر اراہب اور چار دیگر آدمی آنحضرت صلعم کے ”پانچ ارکان دعوت جو آنحضرت اساتذتھے اور خدیجہ آپ کی اسانی تھیں جن سے آپ تکمیل علوم کی صلعم اور آپ کے ”رب“ یعنی مولانا ابوطالب کے درمیان معلموں کی حیثیت سے تھے ان کے نام یہ ہیں ۱۔

(۱) ابی بن کعب (۲) زید بن عمرو (۳) عمرو بن نفیل (۴) زید بن اسامہ (۵) بحیر اراہب یہ پانچ ارکان ولایت، طہارت، صلوٰۃ زکوٰۃ اور صوم کے مقابل ہیں گویا ہر ایک نے آنحضرت صلعم کو ایک رکن شریعت کی تعلیم دی آخر میں آپ نے حضرت خدیجہ سے تعلیم پائی (کنز الولد ص ۴۹۷، ص ۵۱۵) بحوالہ سہار اسمعیلی مذہب ص ۶۵

۱۷۔ بنی اکرم صلعم غیر معصوم تھے مگر حضرت علی اور باقی سب امام ”سیدنا جعفر بن منصور معصوم تھے اور بنی اکرم صلعم سے چار درجے افضل تھے۔“ الیمن کہتے ہیں کہ تمام انبیاء کی حد تنزیل ہے ان کی شریعتوں میں اختلاف اور شبہ پایا جاتا ہے ان سے گناہ سرزد ہوئے کیونکہ انہوں نے ایسے مراتب طلب کئے جن کے وہ مستحق نہ تھے وہ سب غیر معصوم تھے اُن میں آنحضرت بھی شامل ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ خود آپ کو خطاب کیے فرماتا ہے ۔

انا فتحنا لدّ فتحنا حبیبنا الیغفر لدّ اللّٰہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر“ بخلاف اس کے آپ کے وصی مولانا علی اور آپ کی نسل سے جتنے ائمہ ہوئے اُن کی حد تاویل ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ما تری فی خلق الرحمن من تفاوت، انہوں نے ایسے مراتب طلب نہیں کئے جن کے وہ مستحق نہ تھے ۔ یہ سب ملکہ بالفعل اور معصوم ہیں اور چار درجے انبیاء و مرسلین سے افضل ہیں ۔ سیدنا موصوف

نے اس مقام پر طویل بحث کی ہے جو تقریباً چھ صفحات پر مشتمل ہے ان کے بعض حصے بحکم
یہاں درج کئے جاتے ہیں۔ الملائكة المقربون هم الائمة المعصومون وهم افضل
من الرسل المرسلين - لا يعصون الله ما امرهم ويفعلون ما يؤمرون
- والملائكة بالفعل هم المقربون فوق الرسل باربع درجات لان الانبياء وقعت
منهم الذنوب والمعاصي ثم نالهم التوبة والرحمة اذ عصيانهم متوجه الى
الطاعة فكانوا غير معصومين لطلبهم مراتب فوق مراتبهم لم يستحقوها
وكان اسسهم معصومين لانهم لم يطلبوا فوق حدهم كادم وما ذكره الله
من عصيانده ويوسف وموسى وداود وما حكى الله في قصة نبي محمد في
قوله ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر وليس بين الرسل والملائكة
مساواة في الحقيقة - وكذلك ان المومنين المعصومين لا تجري عليهم
الذنوب كما ان الذنوب لا تجري على المومنين من الملائكة -

(سراة النطفاء ص ۶۵ - بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۷۰)

۱۸۔ اقرار ولایت علی کے بغیر ہر نیک عمل بے کار ہے حتیٰ کہ جس
پیغمبر نے ان کی ولایت کا اقرار نہیں کیا اس سے پیغمبری چھین لی گئی
آحضرت صلعم اسحاقی دور کے صرف مستجبین کے مجمع تھے یعنی اس دور کے مستجبین کی صورتیں
آپ میں جمع تھیں اور مولانا علی میں دو زفات کے تین ہزار سال اور دور ستر کے مولانا ہاشم تک تمام مقامات
یعنی حدود عالیہ اور ہیاکل نورانیہ جمع تھے۔ کسی بنی کی توبہ، کسی دل کا انتخاب، کسی دل کی امامت اور
کسی عامل کا عمل اگرچہ کہ وہ عبادت میں فنا ہو جائے درست نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے ساتھ مولانا
علی کی ولایت نہ ہو جس نبی نے آپ کی ولایت کا اقرار نہیں کیا اس کی نبوت ساقط ہو گئی (یعنی چھین لی گئی)
بہر حال کسی عامل کا عمل آپ کی ولایت کے بغیر مقبول نہ ہوگا۔

ان الله لا يقبل توبة بني ولا اصطفأولي ولا امامة وصي ولا عمل طاعة من عامل ولو

تقطع فی العبادۃ والاجتهاد الابولایۃ علی بن ابی طالب فمن انی بغیر ولایۃ علی
اسقطت نبوتہ ووصایۃ وصالح عملہ ولا زکالہ، عمل (مرائر النطقۃ) از سیدنا جعفر بن منصور الیمین
ص ۱۲۵۔ بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۷۲)

(نوٹ) سیدنا جعفر بن منصور الیمین، مولانا معز کے باب الابواب تھے اور انہوں نے اسماعیلی
دعوت کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۷۲

۱۹۔ حضرت علی عمر بھرا آنحضرت کے ساتھ کار نبوت میں شریک رہے۔ ان آٹھویں داعی مطلق سیدنا حسین
بن علی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم اور مولانا علی دونوں کا مرتبہ اور درجہ ایک تھا ایک کو دوسرے پر کوئی
فضیلت نہیں بلکہ دونوں مساوی ہیں جس نے یہ اعتقاد رکھا کہ ایک دوسرے سے افضل ہے اس نے
ایک میں غلو کیا اور دوسرے میں تقصیر کی (اے مومن!) تو یہی اعتقاد رکھ۔ جس کا اعتقاد اس کے
خلاف ہو اس پر خدا کی لعنت (المبدأ والمعاد ص ۳۵) بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۷۳
"دونوں میں مساوات بھی اتنی تھی کہ بقول سیدنا ادریس، مولانا علی آنحضرت کی زندگی تک
آپ کے ساتھ رسالت میں بھی شریک تھے اور آپ (یعنی علیؑ) درجہ نبوت پر فائز تھے (زہر المعانی ص ۲۵)
زہر المعانی کی اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

قال رسول اللہ صلعم فلما نلت کمال المراتب رفعت علیاً الخ
المنزلۃ التي رفعت وساویته فی الدرجۃ التي ملکتم۔ وقلت
هو منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ عند کمال ہارون بمنزلۃ
الرسالۃ وقلت ان علیاً فی ذلک الوقت قد حاز درجۃ النبوة
وہذا تاویل قولی "انہ لابنی بعدی" کی شرح کی جاتی ہے

کہ مولانا علی آنحضرت صلعم کے ساتھ آپ کی زندگی تک کار نبوت میں شریک رہے۔

(بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۷۳)

۲۰۔ حضرت علی کو نبوت سمیت چار اعلیٰ مراتب تھے۔ "مولانا علی" هو الذی تجتمع

الیہ المراتب الاربع وهو مستقر الباطن - یعنی حضرت علی میں چاروں مراتب
یعنی نبوت، رسالت، وصایت اور امامت جمع تھے اور آپ باطن مستقر ہیں (کنز الولد ص ۵۱۵)
بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۴۳

۲۱۶ - مولانا علی غافر خطیبہ الرسول | اس بارے میں سیدنا جعفر بن منصور
نفس اللہ اور معبود الملئکہ اہلک | الیمن کی یہ تین روایتیں ملاحظہ فرمائیں

① وقد روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال علي رؤس الاشهاد
وهو آخذ بيد علي بن ابي طالب وقد علي به المنبر معه و
الناس محدقون به فقال بعد حمد الله وثنائه! هذا علي
اخى - والخليفة من بعدى - وابو عترتى وسائر عواتى
ومخرج كرتى وغافر خطيبتى (سرائر النطقاء -

ازیدنا جعفر بن منصور الیمن ص ۱۲۵، ص ۲۰۹

② وروى عن اسد الهجرى انه قال سمعت امير المؤمنين علي
بن ابي طالب يقول فى محضر من شيعته واصحابه: ما آمن
بالله ولا اقرب نبوة رسوله من لم يقرب ولايتى وان سليمان بن
داود سأل الله ان يعطيه ملكا لا ينبغي لاحد من بعده فاجاب
الله سؤاله - فاعجب بملكه فعرضت عليه ولايتى فتوقف
عن ولايتى فسلبه الله ملكه وابثلاه بالجسد على كرسيه وسقطت
نبوته اربعين يوما حتى آمن بي واقرب ولايتى فرد الله عليه ما سلبه
وكشف عنه بلائه وكذلك داود عليه السلام اهر بالحكم بين
الناس فحكموا عجب بما صار اليه فعرضت عليه ولايتى فتوقف
قابثلاه الله بما ذكره من بلائه وكذلك يونس عرضت عليه

ولایتی فتوقف فابتلاه الله بالحقوت فابسلعه كما قال الله تعالى
 فلولا انه كان من المسبحين لبث في بطنه الى يوم يبعثون
 فلما اقر بولایتی وعرفنی خلصه الله مما ابتلاه فما من نبی
 الا وعرضت علیه ولایتی فمن سارع الى الاجابة بالولایة
 كان من المرسلین ومن ابطأ عن الاجابة بولایتی والاقرار
 بی كان غیر مرسل الا ان ولایتی ولایة الله -

وهو قوله ۱- هنالك الولایة لله الحق - فهي ولایتی فمن اقر بها
 فقد اقر بالله واعترف بوحدانیته واقر لمحمد بالنبوة و
 من انكرها فقد انكر الله وكفر به وانكر رسوله ولم یؤمن به
 وروی عن ابی ذر جندب انه قال سمعت امیر المؤمنین علی
 بن ابی طالب وهو یقول انا دین الله حقاً وانا توحید الله
 حقاً وانا نفس الله حقاً لا یقولها غیری ولا یدعیها غیری
 مدع الا کاذب -

(خطی) یہ روایت عیسائیت کا چریہ ہے الوہیت کے علاوہ بھی عیسیٰ علیہ السلام
 کے بارے میں انہوں نے اسی قسم کا غلو کیا ہے ملاحظہ ہو شہرستانی صفحہ ۱۷۲ -
 قالت النصارى المسيح هو الذى به غفر ذل آدم وهو الذى بحاسب
 الخلق (شہرستانی کی یہ عبارت اہل اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام کے صفحہ ۸۱ پر
 ملاحظہ ہو -

(۲) وروی عن رسول الله صلعم انه قال لما عرج بی الى السماء
 الرابعة رأیت علیاً جالساً علی کرسی الکرامة والملائكة
 حافون به یعظمونه ويعبدونه ویسبحونه ویقدسونه

فلتت لحبیبی جبریل سبقنی اخی علی الی هذا المقام فقال لی
 یا محمد ان الملكة شکت الی الله تعالی مشدہ شوقها الی علی
 لعلها بعلوه وحنزله وسئلت النظر الیه فخلق الله هذا الملك
 علی صورة علی والزمهم طاعته فکلما اشتاقوا الی علی نظروا الی
 هذا فیعبدونہ ویسبحونہ ویقدسونہ وذلك قوله عز وجل -
 هو الذی فی السماء الہ فی الارض الہ وهو الحکیم العلیم
 وقد قال رسول الله صلعم النظر الی وجهه علی عبادہ -
 (سر الرزق النطق ص ۲۸۲ ، ص ۳۱۳ فی آخر الکتاب)

ترجمہ ۱۔ آنحضرت صلعم سے روایت کی گئی ہے کہ آپ ایک روز منبر پر تشریف لکھتے
 تھے اور لوگ آپ کو گھیرے ہوئے تھے آپ نے برسر عام مولانا علی کا ہاتھ پکڑ کر حمد و ثناء کے
 بعد فرمایا اے لوگو ! - یہ علی میرے بھائی ہیں اور میرے بعد میرے خلیفہ ہیں اور میری
 عشرت کے باپ اور میرے راز کے پردہ پوش اور میری تکلیفیں دور کرنے والے اور میری
 خطا معاف کرنے والے ہیں

ترجمہ (۲) اسد ہجری سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے مولانا علی کو اپنے شیعہ کی مجلس
 میں یہ فرماتے سنا کہ جو میری ولایت کا اقرار نہ کرے وہ مومن نہیں اور نہ وہ آنحضرت کی رسالت
 کا مقرر ہے۔ بے شک حضرت سلیمان نے اللہ تعالیٰ سے ایک ایسا ملک مانگا جو کسی کو
 آپ کے بعد سزاوار نہ ہو اللہ تعالیٰ نے آپ کی درخواست قبول فرمائی آپ ملک پر مغرور ہو گئے آپ پر
 میری ولایت پیش کی گئی لیکن آپ نے اس کے ماننے سے توقف کیا اس لئے اللہ تعالیٰ نے
 آپ سے ملک چھین لیا اور آپ کی کرسی پر دھڑلا ڈالنے سے آپ کو مبتلا کیا (والقینا
 علی کرمیہ جسد ۱) اور آپ کی نبوت چالیس روز تک چھن گئی یہاں تک کہ آپ مجھ پر
 ایمان لائے اور میری ولایت کا اقرار کیا پھر اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آپ سے چھین لیا تھا اسے

والپس کر دیا اور آپ کی بلا دور کی اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کو حکم دیا کہ وہ
 بکوں کے درمیان فیصلہ کرے آپ نے فیصلہ کئے جس کی وجہ سے آپ مغرور ہو گئے
 پھر اللہ تعالیٰ نے آپ پر میری ولایت پیش کی آپ نے بھی توقف کیا اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ
 کو گرفتار بلا لیا۔ اسی طرح حضرت یونس پر میری ولایت پیش کی گئی آپ نے بھی توقف
 کیا لہذا اللہ تعالیٰ نے مچھلی کے ذریعے آپ پر بلا نازل کی مچھلی آپ کو نگل گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا
 ہے۔ اگر وہ تسبیح نہ کرتے تو قیامت کے دن تک مچھلی کے پیٹ میں ہی رہتے
 جب آپ نے میری ولایت کا اقرار کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مصیبت سے نجات دی۔
 کوئی نبی ایسا نہیں گزرا۔ جس پر میری ولایت پیش نہ کی گئی ہو۔ جس نے اسے جلد قبول
 کر لیا۔ وہ مرسلین میں شمار کریا گیا اور جس نے اس کے قبول کرنے میں دیر کی اور میرا اقرار
 نہ کیا وہ غیر مرسل ٹھہرا۔ خبردار! میری ولایت خدا کی ولایت ہے اور یہی معنی ہیں
 اللہ تعالیٰ کے قول۔

هناك الولایة الحق کے معنی سب ولایت خدا ہے برحق ہی کو ہے
 جس نے اس کا اقرار کیا اس نے خدا کی وحدانیت اور رسول کی نبوت کا اقرار کیا اور ان
 پر ایمان لایا۔ روایت ہے ابوذر جریج سے کہ آپ نے امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کو
 یہ کہتے سنا کہ میں حقیقت میں خدا کا دین ہوں۔ خدا کی توحید ہوں اور خدا کا نفس ہوں (یعنی
 خود خدا ہوں) میرے سوا کوئی شخص ایسا نہیں کر سکتا۔ اور نہ ایسا دعویٰ کر سکتا
 ہے اگر دعویٰ کرے تو وہ جھوٹا ہے۔

ترجمہ ۳۔ آنحضرت سے روایت کی گئی ہے کہ معراج میں جب چوتھے آسمان پر پہنچا تو
 دیکھا کیا ہوں کہ علی کرمی کرامت پر بیٹھے ہوئے ہیں اور فرشتے آپ کو گھیرے ہوئے
 ہیں اور وہ آپ کی عبادت تسبیح اور تقدیس کر رہے ہیں میں نے اپنے دوست
 جبریل سے پوچھا کہ علی اس مقام پر مجھ سے پہلے پہنچ گئے ہیں جبریل نے کہا
 فرشتوں نے علی کے بلند مرتبہ کی وجہ سے آپ کو دیکھنے کا بہت شوق ظاہر کیا اس
 لئے اللہ تعالیٰ نے اس فرشتے کو آپ کی صورت میں پیدا کیا اور ان اس کی عبادت و فرض کی

جب کبھی وہ آپ کو دیکھنے کے مشتاق ہوتے ہیں تو اس کو دیکھ لیتے ہیں اور اس کی عبادت تسبیح و تقدیس کرتے ہیں یہی ہے معنی اللہ تعالیٰ کے قول -
هو الذي في السماء والارض والارض والارض کے یعنی وہی
 معبود برحق ہے کہ آسمانوں میں بھی اس کی بندگی ہے اور زمین میں بھی اس کی بندگی ہے
 اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علی کا منہ دیکھنا عبادت ہے۔

(بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام منہ ص ۸۲)

نوٹ ۱۔ منقولہ بالا روایتوں کے معتبر اور مستند ہونے میں کوئی شک و شبہ
 نہیں ہو سکتا کیونکہ انہیں اسماعیلی دعوت کے بانی اور امام مولانا معز کے باب الابواب
 سیدنا جعفر بن منصور الیمین نے اپنی مہتمم بالشان کتاب سرائر النطقاء میں مدون فرمایا ہے
 آپ کا یہ فرمانا کہ مولانا علی رسول اللہ کی خطا معاف فرمانے والے ہیں اور نفس اللہ ہیں
 (یعنی خود خدا ہیں) اور چوتھے آسمان پر فرشتوں کے معبود ہیں جس کی وہ عبادت اور
 تسبیح و تقدیس کرتے ہیں یہی غلو آمیز باتیں ہیں۔ جن کی وجہ سے حضرت علی آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر تو کجا خود اللہ تعالیٰ کے ہم درجہ وہم پلہ ہو جاتے ہیں
 فتعالی اللہ عما يشركون ۱۰۰ بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب ص ۸۵)

۲۲۔ مولانا معز کی دعاؤں میں اسماعیلیوں کے خود ساختہ پیغمبر
 محمد بن اسماعیل کے ذریعہ شریعت محمدیہ کے معطل و منسوخ ہونے کی ایک دعا
 المنتجبین و علی فاطمة الزهراء سيدة نساء العالمين و علی سبطیه الحسن
 والحسين وصل علی القائم بالحق الناطق

بالصدق التاسع من جده الرسول الثامن من ابيه الكوثر السابع من آباء
 الائمة سابع الرسل من آدم وسابع الاوصياء من شيث وسابع الائمة
 البررة صلوات الله عليهم اجمعين كما قلت سبحانه خلقنا السموات و

الارض فی ستہ ایام سوا للساثلین - ثم استوی الی السماء وهو استواء
 امر النطفاء بالسابع القائم صلوات اللہ علیہ (کما ذکرنا انفاً) الذی
 شرفته وکرمته وعظمتہ وختمت بہ عالم الطبائع وعظمت بقیامہ
 ظاہر شریعہ محمد صلعم الخ (ادعیۃ الایام السبعۃ از مولانا المعز لدین اللہ)
 ترجمہ ۱۔ اور درود بھیج تو یا اللہ اپنے نبی کے بھائی علی پر جو اوصیاء منتخبین کے
 سردار ہیں اور فاطمہ الزہراء پر جو عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں اور ان کے دونوں نواسوں
 حسن اور حسین پر اور درود بھیج تو قائم بالحق اور ناطق بالصدق پر جو اپنے نانا رسول سے نویں
 اور اپنے باپ کوثر سے اٹھویں اور اپنے آبا سے ساتویں ہیں اور جو آدم سے ساتویں رسول
 اور ثبوت سے ساتویں وصی اور نیک اماموں سے ساتویں امام ہیں۔ درود اللہ کا ان سب
 پر جس طرح فرماتا ہے تو کہ ”پیدا کیا ہم نے آسمانوں اور زمینوں کو چھ دن میں پھر بلند ہوا وہ
 اللہ آسمانوں کی طرف، مراد اس سے ناطقوں کے امر کا بلند ہونا ہے قائم سابع سے درود
 اللہ ان پر (جیسا کہ ابھی ہم نے ذکر کیا ہے) اور وہ (یعنی محمد بن اسمعیل) ایسے ہیں
 جنہیں تو نے مشرف معظم اور مکرم کیا اور جن کے ذریعہ سے تو نے عالم طبائع کو
 ختم کیا اور شریعت محمدیہ کے ظاہر کو معطل کیا۔ ” بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۹۲

(نوٹ) اوپر کا اقتباس مولانا معز کی سات دعاؤں سے لیا گیا ہے جن میں ہر دعا ایک دن
 کے لئے مخصوص ہے ہر دعا میں ایک ناطق (یعنی رسول) ان کے وصی اور چھ اماموں کا
 ذکر ہے۔ پہلی یکشنبہ کی دعا میں حضرت آدم کا بیان ہے اسی طرح سلسلہ وار سات دعاؤں میں
 سات ناطقوں (یعنی رسولوں) اور ان کے حدود پر درود بھیجا گیا ہے (ان دعاؤں کو بخوف
 طوالت ہم نے یہاں ذکر نہیں کیا صرف شنبہ کی آخری دعا (مع ترجمہ) نقل کر دی ہے جس میں
 مولانا محمد بن اسمعیل کی شان بتائی گئی ہے کہ وہ نبی اکرم صلعم کے بعد رسول بنا کر بھیجے گئے
 جنہوں نے شریعت محمدیہ کو منسوخ کر دیا یہ محمد بن اسمعیل، امام جعفر صادق کے پوتے ہیں،
 (از اصغر علی)

اسماعیل مذہب کی حقیقت دریافت کرنے کے لئے محقق کو اس سے بڑھکر کسی اور دوسرے حوالے کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ یہ ان کے ایسے امام کی دعا ہے جن کی شان بہت بڑی ہے آپ ظہور کے اماموں کے چوتھے اور مولانا حسن سے چودھویں امام ہیں اور اور اسماعیل اصول کے لحاظ سے چوتھا اور ساتواں اعلیٰ اور افضل ہوتا ہے (اسی وجہ سے اسماعیل فرقے کو فرقہ سبعیہ بھی کہا جاتا ہے۔ از صغریٰ) حوالہ کے لئے ملاحظہ ہو ذہر المعانی از سیدنا ادیس صفحہ ۵۶۸ بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۹۵۔

۲۳۔ رسول اللہ صلعم کا اپنی اذان میں مولانا محمد بن اسماعیل اور مولانا القائم محمد بن عبد اللہ المہدی کی رسالت کی گواہی دینا۔
داعی مطلق سیدنا ابراہیم

ابن الحسین الحامدی المتوفی ۵۵۸ھ جو ظہور کے آخری زمانے میں مولانا آمر کے عہد میں موجود تھے اپنی مہتمم بالشان کتاب کنز الولد میں اس طرح ارشاد فرماتے ہیں۔

واما محمد بن اسماعیل فہو مہتمم شریعتہ (ای شریعتہ محمد صلعم) وموفیہا حقوقہا وحدودہا وهو السابغ من الرسل۔ بیان ذلک فی ادعیتہ مولانا المعز السبعۃ وهو الذی یشہد (ای النبی صلعم) لہ وللقائم محمد بن عبد اللہ المہدی لانہ قائم القیامۃ الوسطی وقائم القیامۃ الاوئی امیر المؤمنین وقائم القیامۃ الکبریٰ صاحب الکشف فی اذانہ بقولہ اشہدان محمدًا رسول اللہ واشہدان محمدًا رسول اللہ لان الخلی یشہدون برسالۃہ وهو یشہد لمتم دورہ وشریعتہ ومنہاجہ وهو منسوب الی عبد اللہ بن میمون فی التریبۃ۔

ترجمہ :- لیکن محمد بن اسماعیل وہ تو محمد (یعنی رسول اللہ صلعم) کی شریعت کے اتمام واکمال کرنے والے اور اس کے حقوق و حدود کو پورا کرنے والے ہیں اور ساتویں رسول ہیں جن کا بیان مولانا معز کی سات دعاؤں میں ہے۔ اور وہ وہی ہیں کہ جن کے لئے اور

قائم محمد بن عبد اللہ المہدی کے لئے آپ (یعنی رسول اللہ صلعم) اشہداً محمد رسول اللہ
 اشہدان محمد رسول اللہ کہ گواہی دیتے ہیں کیونکہ مولانا محمد بن اسمعیل قیامت وسطی کے قائم
 اور امیر المؤمنین یعنی مولانا علی قیامت اولی کے قائم اور صاحب الکشف قیامت کبری کے ہیں
 تمام لوگ آپ (یعنی رسول اللہ صلعم) کی رسالت کی گواہی دیتے ہیں۔ اور آپ صلعم خود اپنے دور
 اور شریعت کے پورا کرنے والے کی گواہی دیتے ہیں جو تربیت کے لحاظ سے عبد اللہ بن مسعود
 طرف منسوب ہیں (کنز الولد الباب الحادی عشر ص ۵۰) بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۹۷
 (مذہب بالا عبارت کا سلیس مطلب یہ ہے کہ اذ اصغر علی)

اذان کے پہلے کلمے اشہدان محمد رسول اللہ میں محمد سے مولانا محمد بن اسمعیل
 اور دوسرے کلمے اشہدان محمد رسول اللہ میں محمد سے مولانا القائم محمد بن عبد اللہ المہدی
 مراد ہیں۔ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کی رسالت کی گواہی دیتے رہے۔
 بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۹۷

۲۴ - اماموں اور مؤمنین (یعنی اسماعیلیوں) کا اپنی اپنی اذانوں میں
 رسول اللہ صلعم اور (امام جعفر صادق کے پوتے) محمد بن اسمعیل کی
 رسالت کی گواہی دینا۔
 سیدنا محمد بن طاہر
 المکاسر سیدنا ابراہیم
 بن الحسین الحامدی

متوفی ۵۸۴ھ اپنی علم حقیقت کی مشہور کتاب الانوار اللطیف میں اس طرح فرماتے ہیں:-
 وتسلیمہ (ای تسلیم رسول اللہ صلعم) لمحمد بن اسمعیل شہادتہ
 لہ بالرسالة فی الاذان عند قوله :- اشہدان محمد رسول اللہ
 لان شہادتہ صلعم لنفسہ غیر جائزۃ وانما کانت شہادتہ لمحمد بن
 اسماعیل۔ واما شہادۃ الائمة و سائر المسلمین فہی لہ (ای لرسول اللہ
 صلعم) لانه الناطق السادس و کون الشہادۃ مثناة فی الاذان لما کانت
 الشہادۃ الاولى لہ (ای لرسول اللہ صلعم) والثانیۃ لمحمد بن اسمعیل

الذی ہو متم دورہ و هو صاحب الرسل والیہ اشار مولانا المعز فی دعائہ
یوم السبت اذ هو الناطق السابح - فاما قائم القيامة علی ذکرہ السلام مامرہ
اعلیٰ من ذلک لانه غیر منتظم فی سلب الرسل -

ترجمہ ۱۔ اور آپ کے (یعنی رسول اللہ صلعم کے) محمد بن اسمعیل کو (علم و حکمت)
کے سونپنے کے یہ معنی ہیں کہ آپ نے اپنی اذان میں اشہدان محمد رسول اللہ کے
محمد بن اسمعیل کی رسالت کی گواہی دی ہے کیونکہ آپ کی گواہی خود اپنے
لئے ناجائز ہے۔ آپ نے محمد بن اسمعیل کی رسالت کی شہادت دی اور اماموں اور دیگر مسلمانوں
کی شہادت کے یہ معنی ہیں کہ یہ لوگ آپ صلعم کی اور محمد بن اسمعیل کی رسالت کی گواہی دیتے ہیں۔
کیونکہ آپ صلعم چھٹے ناطق (یعنی چھٹے رسول) ہیں اور محمد بن اسمعیل آپ کے دور کے متم اور
ساتویں رسول اور ساتویں ناطق ہیں اذان میں اشہدان محمد رسول اللہ کے مکرر ہونے کے
یہی معنی ہیں اور اسی کی طرف مولانا معز نے اپنے یوم السبت (شنبہ) کی دعائیں اشارہ فرمایا ہے
لیکن قائم القيامة کا معاملہ اس سے اعلیٰ ہے کیونکہ وہ رسولوں کی لڑی میں منسلک نہیں۔

بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب ص ۹۵، ص ۹۶

(نوٹ) جب قائم القيامة کا امر (یعنی معاملہ) رسول سے اعلیٰ ہے تو اس کا یہی
مطلب ہو سکتا ہے کہ وہ الوہیت کے منصب پر فائز ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل حوالہ سے بھی
یہ بات بالکل روزِ روشن کی طرح واضح ہے۔ ^{المنزل} ملاحظہ ہو نمبر (۲۵)

۱۵ امام قائم القيامة منصب وحدت والوہیت پر فائز | وانساق الامر بعد مولانا
ومتکمن ہیں اور محمد بن اسمعیل رسالت پر | الحسين بن علی الى باقی الائمة

الى ان انتهى الى مولانا محمد بن اسمعیل فكان محمد بن اسمعیل اتم
الدور وخاتم الرسل المنتهين اليه غاية الشرائع المختومة به المشتمل
على مراتب حدودها المحيط بعلومهم وهو القائم بالقوة صاحب

الکشفۃ الاولی لان القائم بالفعل هو القائم الکلی الذی هو صاحب
 الکشفۃ الاخری والبطشۃ العظمی لان القیامات کثیرۃ اولہا
 الماذون المکفوف وآخرہا قائم القیامات - وهو الذی یخلف العاشر
 فی موضعه بعد ارتفاعہ من ہذہ الدار وانما وقع علیہ اسم الناطق
 السابع لنطقہ بالامر الالہی وقولہ " انا " لانہ غیر منظم فی سلسلۃ نطقہ
 دور الستراذہ بخلافہ ولس ہو بتم ولا رتب بحدودہ ولا ہو برسول
 بل ہو منفرد برتبہ الوحیدۃ والالوہیۃ وانما مولانا محمد بن اسمعیل
 المخصوص بذلک لان نظامہ فی سلسلۃ مقامات دور السترونطقہ
 فاذا عددت آدم ووصیہ ومتی دورہ الستۃ کان سابعہم ناطقاً
 وهو نوح — واذا عددت عیسی ووصیہ ومتی دورہ الستۃ کان
 سابعہم ناطقاً وهو محمد واذا عددت محمد ا ووصیہ ومتی دورہ
 الستۃ کان سابعہم ناطقاً وهو محمد بن اسمعیل — اذ بقیامہ
 تمام دور السترو اعتقاد دور الکشف ونسخ شریعۃ الرسول السادس
 صلعم وبذلت نطق مولانا المعز فی دعائہ یوم السبت حیث قال ، وعلى
 القائم بالحق الناطق بالصدق — سابع الرسل من آدم وسابع
 الاوصیاء من شیدث وسابع الائمة البررة الذی شرفہ وعظمہ
 وکرمہ وختمت بہ عالم الطبائع وعطلت یقیامہ ظاہر شریعۃ محمد
 صلعم کل ذلک بالقوہ لا بالفعل لکونہ قائماً بالقوہ -

ترجمہ :- اسی طرح امر امامت مولانا حسین بن علی کے بعد باقی متمین میں جاری رہا
 یہاں تک کہ مولانا محمد بن اسمعیل تک پہنچا جو دور کے پورا کرنے والے اور آخری رسول ہیں جن
 پر شریعتیں منتہی اور ختم ہوئیں اور جو حدود کے مراتب اور ان کے علوم پر محیط ہیں اور قائم بالقوہ

صاحب کشف اولیٰ میں کیونکہ قائم بالفعل قائم کلی ہیں جو کشف آخری اور بشرط عظمیٰ کے صاحب ہیں اس لئے کہ قیامتیں بہت ہیں جن میں پہلی قیامت ماذون مکفوف ہے اور آخری قیامت قائم القیامہ ہے جو اس گھر سے مرتفع ہونے کے بعد عقل عاشر کے خلیفہ ہوں گے اور آپ (یعنی مولانا محمد بن اسمعیل یا قائم القیامہ) ناطق سابع اسی لئے کہے گئے کہ آپ نے امر الہی بیان فرمایا اور آپ یعنی قائم القیامہ نے "انا" کہا کیونکہ آپ دورِ ستر کے ناطقوں میں شریک نہیں اس لئے کہ آپ اس کے خلاف ہیں اور نہ آپ متم ہیں اور نہ آپ کے لئے حد دے رہے ہیں اور نہ آپ رسول ہیں بلکہ آپ مرتبہ وحدت والوحیۃ کے ساتھ منفرد ہیں اور مولانا محمد بن اسمعیل کے اس فضیلت (یعنی رسالت) کے ساتھ مخصوص ہونے کی وجہ یہ ہے کہ آپ دورِ ستر اور اس کے نطقاً میں شامل ہیں۔

(مولانا محمد بن اسمعیل کی فضیلت کا مفصل بیان یوں ہے کہ) جب تم آدم اور آپ

کے وصی اور آپ کے دور کے چھ متم (امام) شمار کرو تو ان کا ساتواں امام ناطق ہوگا جو نوح

ہیں اور جب تم عیسیٰ اور آپ کے وصی اور آپ کے دور کے متم (امام) گنو تو ان کا ساتواں ناطق

ہوگا جو محمد (یعنی محمد صلعم) ہیں اور جب تم محمد صلعم اور آپ کے وصی اور آپ کے دور کے چھ

متم (امام) کا حساب لگاؤ تو ان کا ساتواں امام ناطق ہوگا جو محمد بن اسمعیل ہیں اس لئے

کہ مولانا محمد بن اسمعیل کے قیام سے دورِ ستر پورا ہوا اور دورِ کشف شروع ہوا اور چھٹے

رسول (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی شریعت منسوخ ہوئی جو ہمارا اعتقاد ہے

اسی وجہ سے مولانا معزا اپنی سنیچر کی دعائیں یہ فرماتے ہیں "درود بھیج تو اے اللہ قائم

بالحق ناطق بالصدق پر جو آدم سے ساتویں رسول اور شیت سے ساتویں وصی اور نیک اماموں

سے ساتویں امام ہیں جن کو تو نے مشرف معظم مکرم کیا اور جن کے ذریعہ تو نے عالم طبائع

کو ختم کیا اور جن کے قیام سے تو نے شریعت محمدیہ کے ظاہر کو معطل کیا۔ یہ سب

بالقوة تھانہ کہ بالفعل اس لئے کہ آپ قائم بالقوة ہیں۔ بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب ص ۹۹ تا ص ۱۰۱

”نوٹ ۱۔ مولانا معمر کی دعائیں بالقوہ ذکر نہیں یہ سیدنا محمد بن طاہر کی طرف سے ذاتی اضافہ ہے۔ مولانا معمر کی ہفتہ بھر کی دعاؤں میں تو صاف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کی شریعت کے ظاہر کو نوح کے قیام سے معطل کیا اور نوح کی شریعت کے ظاہر کو ابراہیم کے ظہور سے معطل کیا۔“

اسی طرح عیسیٰ کی شریعت کے ظاہر کو آنحضرت صلعم کی بعثت سے معطل کیا اور آنحضرت صلعم کی شریعت کے ظاہر کو مولانا محمد بن اسماعیل کے قیام سے معطل کیا۔ جب آدم وغیرہ کی شریعتوں کا ظاہر بالفعل معطل کر دیا گیا ہے تو آنحضرت صلعم کی شریعت کا ظاہر بھی مولانا محمد بن اسماعیل کے قیام سے بالفعل معطل کر دیا گیا ہے کیونکہ تمام انبیاء کی شریعتوں کی تعطیل ایک ہی نوعیت کی بتائی گئی ہے اور سیاق عبارت سے بھی یہی واضح ہے۔ (بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۱۲) یہ نوٹ ڈاکٹر زاہد علی کے ایک طویل تبصرے کا اختصار ہے۔ (اضع علی)

۲۲۔ ساتویں امام یعنی محمد بن اسماعیل | ”وان السابع هو القائم بتبديل الشريعة
في شريعت محمدية کو منسوخ کر دیا۔ | لمن عرف ذلك وعقله فاذا ظهر

السابع وجب عليهم طاعته وترك الامور الاول الذي قامت الشريعة به۔

ترجمہ ۱۔ اور بے شک ساتواں امام ہی وہ امام ہے جو مبدل شریعت ہے (یعنی تبدیل شریعت کا کام انجام دینے والا ہے) یہ بات اس شخص کے لئے ہے جو سمجھتا اور عقل رکھتا ہے۔ جب ساتواں ناطق (یعنی رسول) ظاہر ہوتا ہے تو اس کی طاعت واجب ہوتی ہے اور امر اول جس سے شریعت قائم تھی متروک ہو جاتا ہے۔ (سر اثر النطقا از سیدنا جعفر بن منصور الیمین ص ۹۵) بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب ص ۱۲ تا ۱۳

۲۷۔ مولانا محمد بن اسماعیل کا دور مصطفیٰ کو پورا کرنا | وسابع النطقاء وهو هتم
دور مصطفیٰ (ترجمہ) ساتویں ناطق ہی آنحضرت صلعم کے دور کو پورا کرنے

والے ہیں :- (کتاب الفرات والقرانات ص ۳) بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب ص ۱۲۹

۲۸ - مولانا محمد بن اسماعیل کا ساتواں | ہذہ البیوت انما ہی النطقاء
ناطق (اور مہبط وحی الہی) ہونا
الذین ینطقون بالتنزیل و

الشرائع فہم آدم ونوح وابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ ومحمد وهو
احمد ومحمد المہدی الناطق السابع فہم بیوت وحی اللہ۔
ترجمہ :- یہی گھر وہ نطقاء ہیں جو تنزیل اور شرائع بیان کرتے ہیں یعنی لاتے
ہیں۔ وہ آدم، نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، محمد جو احمد ہیں اور محمد المہدی جو
ساتویں ناطق ہیں یہ سب خدا کی وحی کے گھر ہیں جن میں وحی اترتی رہی۔

(کتاب الکشف ص ۵۲) بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب ص ۱۲۹

۲۹ - لا الہ الا اللہ میں "اللہ" سے مراد امام الزمان ہے اور "اعادة التکبیر"
مرتين بعد ذلك (ای بعد حتی علی خیر العمل) مثل علی انہ عند
انقضاء امر المتمین من الامۃ یقوم الخلفاء بدعوة القائم بتأیید
الاصلین ثم یقول مرة لا الہ الا اللہ ای لا قائم الا امام الزمان
وللاصاحب العصر الا القائم بباطن الشرائع مجرداً محضاً
بلا ظاہر ووجہاً واحداً وحرفاً واحداً۔

ترجمہ :- حتی علی خیر العمل کے بعد تکبیر کا دودفعہ کہنا مثل ہے اس امر پر کہ
ائمہ متمین کے بعد جو خلفاء ہوں گے وہ اصلین (عقل و نفس) کی تائید سے امام قائم
کی دعوت کو قائم کریں گے پھر لا الہ الا اللہ کہنے کے یہ معنی ہیں کہ نہیں
ہیں قائم مگر امام الزمان اور نہ صاحب عصر مگر قائم جو وجہ واحد کے لحاظ سے شریعتوں
کا باطن محض و مجرد بغیر ظاہر کے بتائیں گے۔ (تائید الشریعہ من کلام الامام المعز ص ۵)
بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۱۳۲

۳۰۔ تکالیف شرعیہ کا گرا دیا جانا اور شرائع عقلیہ کا باقی رکھنا۔

”واما الشرائع فتمحط عنهم التکلیفات كالصلوة والزكاة والصوم والحد والجهاد وتبقى معهم الشرائع العقلية التي هي النكاح والطلاق والميراث والاملاك ودفن الموتى وغسلهم الاجسام بالماء وما شاكل ذلك من الشرائع العقلية“

ترجمہ :- گیکٹ تکلیفی شریعتیں مثلاً نماز زکوٰۃ روزہ حج اور جہاد ان سے گرا دی جائیں گی اور عقلی شریعتیں جو عقد نکاح طلاق، میراث، املاک، دفن موتی اور ان کا پانی سے دھونا اور ان کے ماثل جو عقلی شریعتیں ہیں باقی رہیں (اربعہ کتب اسمعیلیہ) بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۱۳۶

۳۱۔ قائم مہدی کا دور علم کا ہے نہ کہ عمل کا (کیونکہ وہ تمام احکام شریعت کے ناسخ ہیں) ”القائم المہدی دورہ دور العلم بلا عمل والذہب من امثال القائم المہدی“

صاحب دور الجور و خاتم الدنیا و فاتح باب الآخرة و انما مثل بالذہب لانہ صاحب الظہور و مبطل الشرائع کلہا و مستقر ظاہر النطق و العل بید۔

ترجمہ قائم مہدی کا دور علم بلا عمل کا دور ہے ”سونا“ قائم مہدی پر مثل ہے جو دور جزا کے مالک ہیں اور دنیا کے ختم کرنے والے اور آخرت کا دروازہ کھولنے والے ہیں ”سونے“ کا آپ پر مثل ہونا صرف اس وجہ سے ہے کہ آپ ظہور کے صاحب تمام شریعتوں کے باطل کرنے والے اور ناطقوں کے ظاہر اور عمل بالظاہر کو ساقط کرنے والے ہیں۔

(تأویل الزکوٰۃ از سیدنا جعفر بن منصور الیمین ص ۶۲) بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب ص ۱۳۹

۳۲۔ امام اور ولی کا عالم الغیب و الشہادہ ”سیدنا جعفر بن منصور الیمین“ ہونا اور حوادثِ آئندہ کی خبر دینا۔

القائم بالسیف یعلم الجہر من القول و ما کنتم تکتمون۔

ترجمہ ۱۔ شمشیر بردار امام اس بات کو بھی جانتا ہے جو بلند آواز سے کہی جائے
اور اس بات کو بھی جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو۔ (کتاب الکشف ص ۱۲۸)
سیدنا مذکور اپنی دوسری تصنیف میں فرماتے ہیں کہ۔

اولیاء اللہ يعلمون افعال العباد ویطلعون علی سرائر العباد۔
ترجمہ ۱۔ اولیاء اللہ کو بندوں کے افعال کا علم ہے اور وہ ان کی مخفی باتوں کو جانتے ہیں
(سرائر النطق ص ۲۵۸)

سیدنا حمید الدین کرمانی کا ارشاد ہے ولہ (ای مولانا المحاکم) معجزۃ بل
معجزات و اخبار الکائنات قبل كونها و اظہار العلم الممكنون۔
ترجمہ ۱۔ مولانا حاکم کا ایک معجزہ یہ نہیں بلکہ کئی معجزات ہیں آپ حادثوں کی خبر ان کے
وقوع سے پہلے دیتے ہیں اور آپ پوشیدہ علوم کو جانتے ہیں۔ یعنی مولانا حاکم عالم الغیب
والشہادۃ ہیں (المصابیح ذکر مولانا المحاکم) بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب ص ۳۵۷

۳۳۔ اللہ تعالیٰ کا اسمعیلیوں کے امام
اسمعیل بن جعفر کی طرف وحی بھیجنا
”سیدنا جعفر بن منصور الیمین فرماتے ہیں
ولم یعلموا ان اسمعیل لم یغیب عن
الدار حتی خلق ولداً کاملأ وان الامر رجع الیہ بامر اللہ ووحیہ
وانہ لما حضرہ ما اراد اللہ من امرہ اوحی اللہ ان یسلم الامر الی ولده
محمد۔“

ترجمہ ۱۔ وہ لوگ نہیں جانتے کہ مولانا اسمعیل دنیا سے اس وقت تک غائب نہیں
ہوئے جب تک کہ آپ نے اپنے بالغ بیٹے کو خلیفہ نہ بنا دیا جس کی طرف امر امامت خدا کے
حکم اور اس کی وحی سے راجع ہوا (یعنی ان کے سپرد ہوا) جب آپ کی وفات کا وقت قریب ہوا
تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی بھیجی کہ آپ امر امامت کو اپنے بیٹے (مولانا) محمد کے سپرد کریں
(سرائر النطق ص ۲۲۵) بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب ص ۳۵۸

خوٹے :- یہاں وحی بالمعنی الّاخص ہے جو انبیاء کی طرف بھیجی جاتی ہے کیونکہ

خدا کے امر کے بعد اس کی وحی کا ذکر ہے ۔ بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب ص ۲۵۸

۳۲ - امام کا فواحش و منکرات کا مرتکب ہونا ، (فواحش کا ارتکاب کرنے سے

امام کی شان یا اس کے ایمان میں کچھ فرق نہیں آتا ۔ لیکن ان فواحش کے ارتکاب میں

اسے ملوث دیکھ کر اگر ” مومن “ اس کی امامت میں شک کرے تو اس کا ایمان جاتا رہتا

ہے ۔ اور اس کی دنیا و آخرت برباد ہو جاتی ہے ۔)

امام کے کسی فعل کو برا نہ سمجھنا چاہیے اگرچہ ہم اسے اپنی آنکھوں سے شرعی محرم

کا مرتکب ہوتا ہوا بھی دیکھیں ۔ یہ مسئلہ بہت ہم ہی ہم ہے اس لئے ہم یہاں سیدنا قاضی

نعمان بن محمد کی عربی عبارت بحسنہ نقل کرتے ہیں ۔

وقد جاء عن بعض الدعاة الى الائمة قول يصير عن

جميع ذلك ويأتي على جملة (اى الابتكار على الائمة فى افعالهم مما

يتعلق فى تقرير العمال على بلادهم ۔ وكذلك ينكر بعض الجاهل

على الائمة ما يفعل الناس فى زمانهم وياتيه من خالف امرهم من عمالهم)

وذلك ان بعض الاولياء من خراسان سأل داعية الاذن فى المسير الى

بعض الائمة فلم يأذن له فى ذلك فالحج عليه فقال له ويحك ههنا السلم

لك واعنى قال وكيف ذلك قال انت ههنا على يقين ومعرفة با ما ملك والائمة

لما ظهر والظهور امر الله لم تقم امورهم الا بمعاملة اهل الدنيا بالدنيا واخشى عليك

ان سرقت الى دار الامام ان ترى بعض ذلك فتكره بلسانك او بقلبك فتهلك

ويحبط عملك قال ما كنت بالذى انكر شيئاً من ذلك كأننا ما كان فالحج عليه

بالاذن فقال ان لم يكن فى ذلك بد اخذ عليه العهد كما اخذته اولاً

منك انك ان رايت الامام بعينك يرفى ويشرب الخمر ويأتى الفواحش

وقد اعاد الله الائمة من ذلك لا تنكر ذلك بقلبك ولا بلسانك ولا
يتخالف الشك فيه انه صواب وحق قال نعم فخذ علي فاخذني ذلك عليه
قال الرجل فوالله لولا ما كان منه الى هلكتي كما قال ولكن اذا رأيت امرأ
انكرت ما ذكرت ما كان منه وهذا وما يدخل في معناه اشبه بشيء مما
قد مذكروه من قصة موسى والعالم فيما انكره موسى وهو صواب وحق
ترجمہ ۱۔ _____ خراسان کے ایک "مومن" نے اپنے داعی سے امام

کی خدمت میں حاضری کی اجازت چاہی داعی نے اجازت نہ دی۔ "مومن" نے بہت اصرار
کیا داعی نے کہا بھلے آدمی تیرے لئے یہیں ٹھہرنا زیادہ اچھا ہے اور اسی میں تیری (دینی) سلامتی
ہوگی "مومن" نے کہا کس طرح؟ داعی نے کہا تو یہاں اپنے امام کے متعلق "یقین و معرفت"
پر قائم ہے المذنب اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے صاحب اقتدار ہوئے تو ان کے معاملات اس
وقت تک درست نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ اہل دنیا کے ساتھ دنیاوی برتاؤ نہیں کرتے مجھے
ڈر ہے کہ اگر تو امام کے حضور میں جائے گا تو کچھ ایسی باتیں دیکھے گا کہ انہیں اپنے دل اور
زبان سے منکر (یعنی بُرا) سمجھے گا نتیجہ اس کا یہ ہوگا کہ تو اس بد اعتقادی کے سبب برباد
ہو جائے گا (یعنی "مومن" نہیں رہے گا) اور تیرا عمل رائیگان چلا جائے گا۔ "مومن"
نے کہا کہ میں ایسا نہیں ہوں کہ امام کی کسی بھی بات کو منکر (یعنی بُرا) سمجھوں خواہ کچھ ہو۔ اس پر اس
نے اصرار کیا۔ داعی نے کہا خیر تو جانا ضروری سمجھتا ہے تو میں تجھ سے وہ عہد و پیمان لیتا ہوں
جو میں نے تجھ سے اس سے پہلے لیا ہے کہ اگر تو اپنی دونوں آنکھوں سے امام کو زنا کرتے، شراب
پیتے اور دیگر فواحش کا مرتکب ہوئے ہوئے بھی دیکھے تو تولے سے اپنے دل اور زبان سے
منکر (یعنی بُرا) نہ سمجھنا اور اس کے درست اور حق ہونے میں دل میں کچھ شک نہ لانا کیونکہ اللہ تعالیٰ
نے ائمہ کو ان کاموں سے محفوظ اور معصوم رکھا ہے۔ "مومن" نے کہا بہت اچھا، آپ مجھ سے ایسا ہی
عہد و پیمان لیں داعی نے عہد و پیمان لیا مومن نے کہا خدا کی قسم اگر داعی مجھ سے عہد و پیمان نہ لیتا تو میں
جیسا کہ اس نے کہا تھا۔ ہلاک ہو جاتا۔ یعنی امام

کی بد فعلیاں دیکھ کر بد عقیدگی کی وجہ سے "مومن" نہ رہتا) لیکن جب میں کوئی بڑی بات دیکھتا تو اس عہد و پیمان کو یاد کر لیتا تھا۔ یہ اور (فواحش کے) اس جیسے دیگر واقعات زیادہ مشابہ ہیں حضرت موسیٰ اور عالم کے قصے سے جسے ہم نے پہلے بیان کیا ہے حضرت موسیٰ نے عالم کے افعال کو بڑا سمجھا حالانکہ وہ درست اور حق تھے۔ بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب ص ۳۶۳

قسط ۱۔ یہ واقعہ سیدنا قاضی نعمان نے اپنی بلند پایہ تصنیف معروف بہ کتاب الہمة فی آداب اتباع الائمة میں بیان کیا ہے اس کی صحت میں کچھ شک نہیں ہو سکتا اس کتاب کے لکھنے کی غرض یہ ہے کہ "مومنین" اماموں کے آداب سے واقف ہوں اس میں بڑی اہم ہدایتیں ہیں منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ مومن امام کے رد و ایسے ادب سے کھڑا ہے جیسے وہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ جو کچھ آدمی کماتا ہے وہ "غنیمت" ہے اس میں سے امام کو پہلے "خمس" یعنی پانچواں حصہ دے پھر باقی ماندہ میں سے زکوٰۃ ادا کرے۔ حالانکہ خمس (صرف کفار سے حاصل ہونے والے) مال غنیمت میں ہوتا ہے۔ نیز اس کتاب میں امام کو سجدہ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے یہ عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

ولست الغنیمۃ ما اخذ من ایدی المشرکین خاصۃ بل ذلک وکل کسب کسبہ المرء فهو غنیمۃ۔ فما کسب احدکم من کسب او افاد من فائدة فلیخرج خمسہ فی وقت وصولہ فیرفعه الی امامہ ثم ینظر الی ما بقی فی یدہ فیزکیہ کل عام واجب الزکوۃ فیہ و لیس فیہ بعد ذلک خمس (کتاب الہمة فی آداب اتباع الائمة ص ۶۳)

تقبیل الارض بغیرنیۃ السجود علی انہ لو سجد ساجد لولی من اولیاء اللہ اعظما ما للہ لم یمکن بمعنکر (کتاب الہمة ص ۱۱)

اور اپنے متعلق لکھتے ہیں۔ فدخلت الی مجلس الخلافة واجتهدت عند وقوعی الی الارض ساجداً لولی السجود ومستحقۃ (السیر الموبدہ ص ۶۵)
(بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب ص ۳۶۴)

(بہر حال ائمہ کی عیش پرستی بلکہ زنا کاری اور شراب نوشی کو مذہبی تقدس کے پردے میں چھپانے کی کوشش کی گئی ہے اور ان کو ہر قانون الہی سے بالاتر قرار دیا گیا ہے۔ (از صغریٰ) **نوٹ ۱۔** (اپنے ائمہ کے لئے) شرعی محرمات کے جواز کی تائید میں حضرت موسیٰ اور عالم کی مثال پیش کی گئی ہے لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ یہ مثال یہاں بالکل موزون نہیں ہے کیونکہ یہ ائمہ "معصومین" کا مسئلہ ہے جن کے متعلق سیدنا جعفر بن منصور الیمین نے فرمایا ہے کہ ان سے ہرگز کوئی گناہ سرزد نہیں ہو سکتا بخلاف انبیاء و مرسلین کے جن سے گناہ سرزد ہوئے ان انبیاء و مرسلین میں موسیٰ تو ایک طرف خود آنحضرت صلعم تک شامل ہیں جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا ہے۔ بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۳۶۶

۳۵۔ امامت کے سوا اللہ تعالیٰ کی | مولانا جعفر صادق سے یہ (نام نہاد) حدیث مشیت کا ہر چیز میں جاری ہونا۔ | منسوب کی جاتی ہے۔

ان البداوة والمشيئة لله تعالى في كل شيء الا الامامة اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مشیت کو ہر چیز میں دخل ہے لیکن امامت کے مسائل میں اس کی مشیت کچھ نہیں کر سکتی یہ حدیث مولانا اسمعیل بن جعفر کی وفات کے سلسلہ میں درج کی گئی ہے (یہ بات سرائر النطقاً میں اثناعشریوں کے ساتھ ایک اختلافی مسئلہ کے ضمن میں کہی گئی ہے) (از صغریٰ)

فلما غاب شخصه (اسمعیل) في حياة ابيه كما تقدم القول في

اسمعیل بن ابراہیم ما بعد الله في شيء كما بدأ في اسمعیل اذ قبض في حياة ابيه وقد روينا نحن وانتم انه قال ان البداء والمشيئة لله في كل شيء الا الامامة فعظمتم الفرية (سرائر النطقاً ص ۲۳۴۔ بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۳۶۹)

۳۶۔ سلمان فارسی نے رسول اللہ صلعم کو سجدہ کیا | سلمان فارسی نے رسول اللہ صلعم

کو ایک دن اس وجہ سے سجدہ کیا کہ آپ کی پیشانی میں "امامت کا نور" تھا۔

تاویل الزکوة از جعفر بن منصور الیمین ص ۱۴ (بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۳۸۱)

۳۷۔ عیسیٰ بن مریم سے علی بن حسین یعنی سیدنا جعفر بن منصور الزین فرماتے ہیں کہ
 امام زین العابدین مراد ہیں آیت کریمہ "ولما ضرب ابن مریم

مثلاً اذ قومك منه يصدون" میں ابن مریم سے مولانا علی بن حسین یعنی
 امام زین العابدین مراد ہیں۔ واما القول لله تعالى ولما ضرب ابن مریم مثلاً
 اذ قومك منه يصدون فيعني بهذا علي بن الحسين بن علي ؑ

کتاب الشواہد والبیان ص ۲۱ بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب ص ۳۸

۳۸۔ لا اله الا الله کا مطلب اور شرک کی حقیقت | کلمۃ طیبہ یعنی لا اله الا الله
 کی (اسماعیلیوں کے ہاں) مختلف تاویلیں۔

لا اله الا الله تاویل۔ لا امام الا امام الزمان (تاویل الشریعہ من کلام
 امام المعز لدین اللہ ص ۴)

اسم اللہ فی التاویل "ولی الزمان" الذی یعرف الناس ربهم لوکان
 فیہما الہة الا الله لفسدتا یعنی بہ الامام (تاویل الزکوٰۃ از سیدنا جعفر بن منصور الزین ص ۲۳)
 ولن نشرك برينا احداً "ای لا نشرك معه (ای مع علی) احداً
 فی منزلتہ۔ (تاویل الزکوٰۃ ص ۱۵۸)

واعبدوا الله ولا تشركوا به شيئاً اشارة الى الامام عليه السلام لانه
 هو بارئ البرايا بتبارك الله تعالى عن ان يكون له مثیه ولا شریک
 لكنہ هو القائم عن الله وداعی الخلق الى عبادتہ۔

تاویل سورۃ النساء از سیدنا جعفر بن منصور الزین ص ۴۷ ہمارا اسمعیلی مذہب ص ۴۰

نوٹ ۱۔ مندرجہ بالا حوالوں کے اعتبار سے لازم ہے کہ بندہ کلمہ لا اله الا الله
 کہتے وقت "امام الزمان" کا تصور کرے نہ کہ ذات وحدہ لا شریک لہ کا جس نے امام کو
 پیدا کیا ہے۔ (فیما للعجب) ہمارا اسمعیلی مذہب ص ۴۰۸

۳۹۔ ابوطالب کے بعد نبوت کے اصل وارث علی تھے اور آپ صلعم تو علی کے
 جوان ہونے تک مستودع یعنی عارضی اور عبوری پیغمبر تھے یعنی یہ حقیقتہً آپ صلعم کا
 منصب نہیں تھا۔
 سیدنا ادریس کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلعم سے بحیرا (دور عیسوی

کے آخری امام) ایک دادی میں ملے اور نبوت کی میراث جوان کے پاس تھی وہ آپ کے سپرد کی جس
 کی وجہ سے آپ بنی مشہور ہوئے اس کے بعد آپ اپنی قوت کے کمال کو پہنچے اور وحی آپ پر نازل
 ہوئی جس کی بدولت آپ رسول ہوئے اب آپ کو یہ گمان پیدا ہوا کہ ابوطالب کے بعد میرے سوا
 کوئی امام نہیں ہے اس گمان کی وجہ سے اُن مواردِ حانیہ میں جو آپ کو حدودِ علویہ کے ذریعہ
 پہنچتے تھے فتور پڑ گیا اور ان کا سلسلہ ٹوٹ گیا یہ آپ صلعم کا پہلا گناہ ہے کیونکہ آپ صلعم کے نفس
 نے ایک ایسا رتبہ حاصل کرنے کی کوشش کی جو آپ کا نہ تھا۔ پھر آپ کو مفلوم ہوا کہ اس میں تو
 اللہ کا ایک راز ہے اور حقیقی امام دوسرا ہے آپ صرف مستودع ہیں یعنی یہ رتبہ آپ کے پاس
 امانت کے طور پر رکھا گیا ہے اس کا مالک تو دوسرا ہے۔ اس لئے آپ نے توبہ کی اور خدا کی
 طرف حدود کا وسیلہ اختیار کیا پھر آپ کو منتظر اور قائم منظر کی معرفت حاصل ہوئی اور آپ زمین
 کی طرف گرائے گئے یعنی خدیجہ کی طرف جو صاحبِ العصا کی رحمت بھتیں سپرد کئے گئے
 کہ وہ آپ کو تعلیم دیں یہی آپ کا ہبوط یعنی گرنا ہے۔

(تاویل الزکوٰۃ ص ۱۱، زہر المعانی صفحہ ۳۹۲) بحوالہ ہمارا اسمعیل ندیب اور اس کا نظام ص ۵۳۱ اور ط ۳۳ پر

(نوٹ: ۱۔ اس حوالے کا حاصل یہ ہے کہ مولانا ابوطالب مستقر امام تھے اور چاروں
 مراتبِ نبوت، رسالت و صایت اور امامت کے مالک تھے۔ آپ نے آنحضرت صلعم
 کو قائم کر کے یہ کہا تھا کہ آپ کے پاس امامت کا رتبہ امانت رکھا جاتا ہے اس کا اصلی
 وارث میرا بیٹا علی ہے آپ اس کو نامزد کر کے یہ امانت اس کے سپرد کر دیں
 مگر آنحضرت نے اس رتبہ کی اپنے لئے ناحق خواہش کر کے گناہ کا ارتکاب کیا
 جس کی حدودِ علویہ کے وسیلہ سے معافی تلافی ہوئی۔ از۔ اصغر علی)

۴۰۔ تحریف قرآن مجید | ”قرآن مجید کی تحریف و تبدیل کے متعلق سیدنا جعفر بن منصور الزین کا قول گزر چکا ہے اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ مولانا علی نے ایک علیحدہ قرآن مجید جمع کیا تھا جسے اہل ظاہر (صحابہؓ) نے قبول نہیں کیا اس قسم کی تبدیل و تحریف کی بزعم اسماعیلیہ (چند مثالیں یہ ہیں -

۱۔ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ یہ آیت یوں تھی یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فی علی وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ -

۲۔ فاذا فرغت فانصب (بفتح الصاد) یہ آیت یوں تھی - فاذا فرغت فانصب (بکسر الصاد) یعنی فاذا فرغت من اقامة الفرائض فانصب علی الناس ففعل صلوۃ اللہ علیہ (شرح الاخبار ص ۷)

۳۔ ”لا تحرك به لسانك لتعجل به ان علينا جمعه وقرآنه فاذا قرأناه فاتبع قرآنه ثم ان علينا بیانه“ یہ آیت یوں تھی لا تحرك به لسانك لتعجل به ان علیاً جمعه وقرأ به فاذا قرأه فاتبع قراءته ثم ان علیاً بیته - فتخوف من الناس ومن لفاق حججه بعده فضاقت صدر رسول الله صلعم وكان (ای صلعم) یرجوان لا یکشف حقیقۃ موتبه وصیہ الارمزاً حتی یبلغ الکتاب اجله فقال تعالی لا تحرك به لسانك لتعجل به ان علیاً جمعه وقرأ به ان (زہر المعانی ص ۴۰۵) بحوالہ ہمارا اسمعیل ندیب اور اس کا نظام ص ۵۳۷، ۵۳۸)

(نوٹ) ہم جو قرآن مجید پڑھتے ہیں بزعم اسماعیلیہ یہ اصلی منزل من اللہ قرآن نہیں ہے بلکہ یہ لوگوں کی تصنیف و تالیف ہے جو کہ تحریف و تبدیل میں تورات و انجیل جیسا ہے اصلی قرآن مولانا علی کے پاس ہے جیسے قائم القیامہ ہی کھولیں گے۔

اسماعیلیوں کے معتبر و مستند پیشواؤں سیدنا جعفر بن منصور السمنی، سیدنا حمید الدین

کرمانی اور سیدنا قاضی نعمان بن محمد کا یہی مذہب و عقیدہ ہے۔ (از اصغر علی)

”۴۱۔ ظاہری شریعت کی تعطیل اور ”سیدنا عبداللہ بن میمون القدراسی نے اپنے اسماعیلی

باطنی شریعت کے ابتداء | مذہب کی بنیاد اس اصول پر رکھی کہ آنحضرت صلعم نے

ظاہری شریعت کی تبلیغ کی باطنی شریعت کے لئے آپ نے مولانا علی کو قائم کیا۔ مولانا علی

اور آپ کے بعد چھ امام گز سے انہوں نے باطنی شریعت کو مکمل کیا جس کی وجہ سے

یہ سب متمین کہلائے۔ ساتویں امام مولانا محمد بن اسماعیل نے شریعت محمدیہ کے ظاہر کو

معطل کر کے باطنی شریعت جاری کی اسی وجہ سے تاریخ میں اس فرقے کا دوسرا نام۔

”سبعیہ“ پڑ گیا (بزع اسماعیلیہ) آپ سے (محمد بن اسماعیل) سے روحانی دور شروع

ہوا آپ ہی وہ مہدی ہیں جن کی کہ آپ صلعم نے بشارت دی تھی یہ شرف آپ کو اس وجہ سے

حاصل ہوا کہ آپ ساتویں امام ہونے کے علاوہ ساتویں ناطق اور ساتویں رسول بھی تھے

جیسا کہ مولانا معز کی دعاؤں کے حوالہ سے پہلے بتایا جا چکا ہے گویا آپ کے زمانہ سے

ظاہری شریعت کے اعمال مثلاً نماز، روزہ، حج وغیرہ کے ادا کرنے کی اور شرعی محرمات

سے بچنے کی ضرورت نہیں رہی بلکہ ان کی تاویل کی معرفت ہی کافی ہے۔

(بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۶۲)

”۴۲۔ دعوت کے حدود، ان کی تعداد ان کے مناصب ان کے فرائض | اپنے مذہب کی

اشاعت کے لئے ہم فرقہ اسماعیلیہ نے جو نظام اور سلسلہ قائم کیا ہے اُسے ”دعوت“

کہتے ہیں۔ دعوت کے صدر کو داعی کہتے ہیں خواہ ذہبی ہو یا دہشی یا امام ۱۰ سے ”حد اعلیٰ“

بھی کہتے ہیں اس کے چند مددگار بھی ہوتے ہیں جو حدود کہے جاتے ہیں جو شخص داعی

کی دعوت کا جواب دے اور دعوت میں داخل ہوا ہے ”مستجیب“ کہتے ہیں۔ دعوت کے

دس حدود ان کے عہدے اور ان کے فرائض ”راحتہ العقل“ کی ترتیب

کے مطابق حسب ذیل ہیں -

نمبر شمار	حدود (ارکان)	عہدے	فرائض
۱	ناطق	رتبہ تنزیل	ظاہری شریعت کی تعلیم دینا -
۲	اساس	رتبہ تاویل	تاویل یعنی باطنی شریعت کی تعلیم دینا
۳	امم	رتبہ امر	ظاہری اور باطنی شریعت کی حفاظت کرنا اور دینی و دنیوی حکومت قائم کرنا -
۴	باب	رتبہ فصل الخطاب	آخری فیصلہ کرنا -
۵	حجت	رتبہ حکم درمیان حق و باطل	حق کو باطل سے علیحدہ کر کے بتانا
۶	داعی بلاغ	رتبہ احتجاج و تعریف معاً	آخرت کے مسائل سمجھانا -
۷	داعی مطلق	رتبہ تعریف حدود و علو عبادت	حدود و علو اور باطنی دعوت کی تعریف کرنا -
۸	داعی محدود یا محصور	رتبہ تعریف حدود و سفلیہ عبادت	حدود و سفلیہ اور عبادت ظاہرہ کی تعریف کرنا
۹	ماذون مطلق	رتبہ اخذ عہد و میثاق	مستحبین سے عہد و پیمان لینا -
۱۰	ماذون محدود یا محصور اسے مکاسر بھی کہتے ہیں	مخالفتین سے مناظرہ بازی	مخالفتین کے عقائد کو کسر کر کے یعنی توڑ کر انہیں مستحب بنانا -

بحوالہ سہار اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۲۹ تا ص ۳۰

"۴۳ - دعوت کے حدود کی اصلیت اور اُن کا ماخذ _____ !
دعوت کی تنظیم کے بارہ میں ہم نصاریٰ کے ممنون ہیں
اس بارہ میں ہم نے اُن ہی کی پیروی کی ہے جیسا کہ سید

جعفر بن منصور الیمین فرماتے ہیں :-

المسیح نصب دینہ علی سبعة حدود و ظاہرة و ہم

۱۔ البطریق ۲۔ المطران ۳۔ الاسقف ۴۔ القس

۵۔ الشامس ۶۔ المروم ۷۔ الدوس -

جعلهم مستودعين علماً وحكمةً - نصبها الاب لقيام الدعوة و
 على باطنها يكون انقضاء دوره ونسخ شريعته —
 فالبطريق مثل على الناطق والمطران على الاساس والاسقف على
 المتم والقس على المحجة والقوس على الداعي والشماس على
 الماذون والدوس على المومن البالغ (سرائر النطقاً ص ۱۷)

(بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب ص ۳۲۹)

(نوٹ) ان حدود کے قیام کی نسبت حضرت عیسیٰ کی طرف کی گئی ہے یہ ہرگز درست
 نہیں کیونکہ نہ انجیل میں ان کا کہیں ذکر ہے اور نہ ہی کوئی اسے انجیل سے دکھا سکتا ہے
 بلکہ اسے تو رومن کیتھولک چرچ کے پادریوں نے اپنا اقتدار قائم کرنے کے لئے ایجاد کیا ہے۔

(بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب ص ۳۳۰)

» اسماعیلی دعوت کے حدود کی تنظیم سیدنا عبداللہ بن میمون القدراس کی اختراع ہے
 جن کے باپ میمون جو قدراس کے نام سے مشہور ہیں۔ ابو الخطاب کے شاگردوں
 میں تھے اسماعیلی دعوت کے حدود اور اس کی خفیہ کاروائی اور رازداری یہ سب ایسے اصول ہیں جن
 کا مقابلہ فری میسنوں یا چرچ مذکورہ بالا کے اصول سے کیا جاسکتا ہے۔

بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب ص ۳۳۰

اسماعیلیوں کی جدید کتابوں کے حوالوں کے لئے یہاں سے مولانا
 ظاہر شاہ صاحب کے فراہم کردہ مجموعہ نقول فوٹو اسٹیٹس کے اقتباسات
 شروع ہوتے ہیں۔ از اصغر علی دارالعلوم کراچی ۱۲

اب ہم اسماعیلیوں کی جدید کتابوں سے حوالے پیش کرتے ہیں۔

۴۴۔ حقیقی کلمہ | اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدًا
 رسول اللہ واشہد ان امیر المومنین علیؑ اللہ۔

ترجمہ :- میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی اللہ ہیں (یا علی اللہ میں سے ہیں) (شکستہن مالا مطبوعہ اسماعیلیہ ایوسی ایشن برائے ہند بمبئی)

۴۵۔ سب کچھ امام پر روشن ہوتا ہے یعنی جو کچھ ہو چکا | امام حاضر عقل کل ہے۔ اسی وجہ سے جو بھی اور جو ہونے والا ہے وہ بھی۔ سے جو ہو چکا، جو ہو رہا ہے

اور جو ہونے والا ہے یہ سب امام پر روشن ہے (یعنی وہ عالم الغیب والشہادہ ہے) اور قرآن شریف سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک چیز امام ظاہر میں سمیٹی ہوئی ہے۔

(درسی کتاب درجہ سوم ص ۷ شائع کردہ اسماعیلیہ ایوسی ایشن برائے ہند بمبئی)

۴۶۔ اللہ تعالیٰ حاضر امام کے روپ | چوتھا دید یعنی اتھر وید کو جو لوگ برابر پوری طرح سمجھتے ہیں ان کا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے

دسویں اوتار میں غریبوں پر رحم کرنے والا پروردگار مولیٰ "حاضر امام" کے روپ میں ظاہر ہو کر تشریف فرما ہے۔

(تعارف ص ۲ شکستہن مالا حصہ دوم شائع کردہ شعبہ تعلیم اسماعیلیہ ایوسی ایشن برائے ہند بمبئی)

۴۷۔ یا علی مدد | "یا علی مدد" ہمارا سلام ہے "مولیٰ علی مدد" سلام کا جواب ہے یا علی بابا ہماری مدد کرتے ہیں۔ اٹھتے بیٹھتے "یا علی مدد" بولتے رہنا۔ گھر سے

باہر نکلنے وقت "یا علی مدد" بولنا۔ گھر میں داخل ہوتے وقت یا علی مدد کہنا۔ ماں باپ اور بھائی بہنوں کو (سلام کے طور پر) یا علی مدد کہنا۔ شکستہن مالا ص ۷

۴۸۔ امام، مکھی اور کامڑیا لوگوں کے | ہر چاند رات کو اور بڑے تہوار کے دن اور دانستہ اور نادانستہ گناہ معاف کر سکتے ہیں | امام حاضر کے فرمانوں کے تحت بیت الخیال

کی مجالس میں چھینٹے ڈال کر مکھی اور کامڑیا دانستہ یا نادانستہ گناہوں کو معاف

کر دیتے ہیں۔ (مارگ ورشکار از مشنری علی بھائی بابوانی ص ۲۸ مطبوعہ اسماعیلیہ ایوسی ایشن برائے ہند بمبئی)

۴۹۔ پیغمبر سے امام کا درجہ بڑا ہے | **سوال** :- پیغمبر یعنی ناطق اور "اساس" اس لئے کہ امام کا کام پیغمبر کے کام سے بڑا ہے یعنی امام "ان دونوں میں سے کس کا درجہ بڑا ہے"

جواب :- اساس کا درجہ بڑا ہے کیونکہ جو کام پیغمبروں سے نہیں ہو سکتا تھا وہ اساس (یعنی امام) کرتے تھے۔ اور پیغمبروں میں سے اماموں کو بنانے کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے ہوا تھا۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ "اساس" کا درجہ بڑا ہوتا ہے۔ پیغمبر اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے ہیں اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی پہچان کراتے ہیں جبکہ "اساس" یعنی امام اپنی خود کی طاقت سے بذاتِ خود ہدایت کرتے ہیں اپنی پہچان آپ کراتے ہیں اور ان کو کسی کی مدد کی ضرورت نہیں ہوتی۔

(ملک و رشید کا حصہ اول ص ۶۸ از مشنری علی بھائی بابوئی شائع کردہ اسماعیلیہ السیوسی ایشن)

۵۰۔ خدا تعالیٰ امام کے روپ میں جو وہاں اور یہاں خدا اکبر کرتا ہے اس نے انسانی جسمانی شکل میں ظہور کیا اور اپنا نام رکھا۔

(مقدس گنان کا مجموعہ صفحہ ۲۵۱ کے از مطبوعات اسماعیلیہ السیوسی ایشن برائے ہند ممبئی)

۵۱۔ محمد صلعم، علی کی بیوی ہیں | اول ہما سے جو اللہ ہے اس کو علی کہتے نبی محمد صلعم نے (اسماعیلیوں کی کمال بے حیائی ۱۳ منہ) اپنے شوہر (یعنی علی) کو پہچانا۔

(مقدس گنان کا مجموعہ صفحہ ۱۴۲)

۵۲۔ علی کو اللہ کہہ کر اس کا سہارا حاصل کرو | جو لوگ دل سے علی کو اللہ مانیں گے ان کی آل اولاد میں اضافہ ہوگا اور وہ فلاح پائیں گے اس وجہ سے نر علی کی اطاعت و عبادت کرنا۔ اس نرجی کو دشوند (دسواں حصہ) دینا اگر آپ نر علی کو دشوند دیتے رہیں گے تو آپ کی آل اولاد اور مال میں برکت ہوگی اور وہ (یعنی علی) آپ کا ایمان سلامت رکھے گا اس لئے کہ ہمارا یہ نر علی (پوری کائنات کا) خالق مطلق ہے۔

(گینان مومن جیتا منی از سید امام شاہ، مقدس گنانوں کا مجموعہ صفحہ ۱۳ شائع کردہ اسماعیلیہ السیوسی ایشن)

۵۳۔ علی ربّ الکائنات ہے | آسمان سے بادل آئیں گے ادھر ادھر برسیں گے یہ سب مولیٰ علی کے ہاتھ میں ہے جس نے ساری کائنات پیدا کی اور سب کا رب وہی ہے۔

گنان مومن چیتا منی از سید امام شاہ، مقدس گنانوں کا مجموعہ صفحہ ۱۰۲ شائع کردہ اسماعیلیہ سوسیٹس

۵۴۔ قرآن مجید کے چالیس پائے ہیں | قرآن مجید کے چالیس پائے ہیں جس میں سے تیس پائے اس دنیا میں ہیں اور دس پائے جو باقی رہے وہ اس کے (یعنی امام کے) گھر میں ہیں ان دس پیاروں کو "اطرودید" کہتے ہیں۔ ست گر (یعنی امام) کی زبان یہی (دس پائے) ہیں۔

(گنان مومن چیتا منی از سید امام شاہ، مقدس گنانوں کا مجموعہ صفحہ ۹۵)

۵۵۔ بنی محمد صلعم، گرو برہما جی کے اوتار ہیں | بنی محمد گرو برہما جی کے اوتار ہیں بنی محمد صلعم پیدا ہوئے ان کا سلسلہ نصب چلا۔ ست گر برہما جی اور محمد ایک ہی ہیں ان کا پیدا کرنے والا داتا وشنو ہے۔

(گنان مومن چیتا منی از سید امام شاہ، مقدس گنانوں کا مجموعہ صفحہ ۱۰۲)

۵۶۔ شاہ مرداں شیریزداں حضرت علی کے مختلف دس روپ | پہلا اوتار شاہ نے مچھل کے روپ میں لیا، دیونکھاسر کی گردن مروڑ کر شاہ نے مار ڈالا اور چاروں دید اس سے لے آئے۔ (۲۱) دوسرا اوتار کچھوے کی صورت میں لیا اور "دیومدھو ٹنگ" کو مارا اور پوری دنیا کا بوجھ اپنی پیٹھ پر اٹھایا۔ (۳) شاہ نے تیسرا اوتار دارا (یعنی سور) کے روپ میں لیا اور شاہ نے "موردیو" کو مارا اور دیو "ہرناکنس" کو بھی مارا اور "پرھلاڈ" اور پابنچ کروڑ مریدوں کو نجات دلائی۔

(۴) شاہ نے چوتھا اوتار "دایمن" کے روپ میں لیا اور "دیوبلی" کو مارا۔

(۵) شاہ نے "پرشورام" کے روپ میں پانچواں اوتار لیا اور "شیستراجن" دیو کو

مارا۔ (۶) چھٹا اوتار شاہ نے "رام" کے روپ میں لیا اور دس سر والے "راون"

کومارا " سیتارانی " کو ازا دکرایا اور راجہ " دبجشتن " کو سری نسکا کا راجہ بنایا ۔

۔ ۷

(۸) آٹھواں اوتار شاہ نے " کرشن " کے روپ میں یا " مند " کے گھر پیدا ہوئے

کالے مہیب ناگ کے ناک میں بیکل ڈال دی اور " کناسور " کومارا ۔

۹۔ شاہ نے نواں اوتار " بدھ " کے روپ میں لیا اور دیو " دریودھن " کو

ہلاک کیا ۔ پانچ پانڈؤں کو بچایا اور راجہ " پودھشٹر " کو نوکر و مریدوں کے ساتھ نجات

دلائی ۔ (۱۰) آج کل دسویں اوتار میں " علی " کے روپ میں شاہ کا ظہور ہے ۔

(مقدس گناہوں کا مجموعہ گناہ ۲۷ ص ۲۷ مرتبہ پیر شمس از مطبوعات اسماعیلیہ السیوسی ایشن)

(۱) خدا تعالیٰ کا ظہور اول :- شاہ امام " مچھلی " کے روپ میں دنیا میں آیا اور پانی کے

اندہ اتر اور " شکھاسر " نام دیو کو مار کر چار وید لاکر " برہما " کو دیئے ۔

(۲) دوسرا ظہور :- شاہ (امام) کچھوے کا روپ دھار کر دنیا میں آیا اور اپنی پیٹھی پر

سارابو جھ اٹھایا اور " مدھوکنکب " نام دیو کو ہلاک کیا اور " نورتن " کو چمکایا ۔

۳۔ تیسرا ظہور :- شاہ یعنی امام " سور " کے روپ میں دنیا میں آیا اور اپنی داڑھ

میں پورے آسمان کو رکھ لیا اور " مورڈے " نام دیو کو ہلاک کیا ۔

۴۔ چوتھا ظہور :- شاہ یعنی امام نرسی (آدھا جسم انسانی اور آدھا جسم شیر کا) کے

روپ میں دنیا میں آیا اور " ہیراناکنش " دیو کو ہلاک کیا اور راجہ " پرھلاد " اور اس کے

پانچ کرور مریدوں کو بچایا ۔

۵۔ پانچواں ظہور :- شاہ (یعنی امام) " وایمن " کے روپ میں اس دنیا میں آیا اور

" بلرے " دیو کو ہلاک کیا ۔

۶۔ چھٹا ظہور :- شاہ (امام) " پرشورام " کے روپ میں دنیا میں آیا اور

" کھشتری " لوگوں کو ہلاک کیا ۔

۷۔ ساتواں ظہور :- رام چند جی کے روپ میں دنیا میں آیا اور "راون" جس کے دس سر تھے اس کو ہلاک کیا۔ سیتا کو بچایا اور لنکا کو جلایا۔

۸۔ آٹھواں ظہور :- کرشن کے روپ میں شاہ (امام) اس دنیا میں آیا مہیب کالے ناگ کو (دریائے جمناس) نیکل ڈال کر مارا۔

۹۔ نواں ظہور :- شاہ (امام) مہاتما بدھ کے روپ میں دنیا میں آیا کوروؤں کو قتل کیا اور پانچ پانڈوؤں کو بچایا۔

۱۰۔ دسواں ظہور :- شاہ (امام) نے اپنا نام نک لنک بتایا اور پانچ سات، نو اور بارہ کروڑ انسانوں کو بچایا۔ پچھلے اوتاروں کی نیکیاں پھل ہوئیں۔

یہ دس اوتار گنان میں پیر صد الدین نے بیان کئے اور دس لوگوں کو شاہ (امام) کا دیدار دکھلایا اور گنان سے غافل انسان شیطان کی طرح راستے سے بھٹک گئے۔

(مقدس گنان کا مجموعہ کنان ص ۱۴۳ ص ۱۸۲ ص ۱۸۳ از پیر صد الدین مطبوعہ اسماعیلیہ السوسی ایشن)

۵۷۔ دشوند دینے سے "اواگون" سے نجات ملے گی | دشوند (یعنی دسواں حصہ) دیتے رہیں اور روز بروز نیکیاں کماتے رہیں اسی کے ذریعہ آپ کو اواگوں کے چکر سے نجات ملے گی (انت الکھاڑ و صفحہ ۳۷ کے از مطبوعات اسماعیلیہ السوسی ایشن کراچی)

خوٹے ۱۔ اواگوں ہندوؤں کے ایک عقیدے کا نام ہے جس کی رو سے کاپنے اعمال کی پاداش میں چور اسی جوئی یعنی چور اسی قالب بدلتا ہے اواگون کے عقیدے کو ہم کتابوں میں تناسخ ابدان کا نام دیا گیا ہے (جو کا فرانہ عقیدہ ہے۔ رفیع)

۵۸۔ اسمعیلیوں کے پاس کوئی کتاب ہدایت نہیں | آپ جانتے ہیں کہ انسان فکدگی اور

دنیا ہر وقت بدلتی رہتی ہے ہر چیز بدلتی رہتی ہے۔ جس میں صحیح ہدایت امام ہر بار دے سکتے ہیں اسمعیلیوں کے پاس ہدایت کے لئے کوئی لکھی ہوئی کتاب نہیں ہے۔ گندہ امام ہے (ہدایت کے لئے) (کلام امام مبین حصہ دوم ص ۳۹۳ زبان ۵۳۰ کے از مطبوعات اسماعیلیہ السوسی ایشن)

۵۹۔ هو الحی القیوم کی علی تصویر امام ہے | امام حاضر دنیا میں موجود ہونا ہی چاہیے امام کے سہارے

دنیا ٹھہری ہوئی ہے ۔ (آغا خان سوم کے فرامین کا مجموعہ کلام امام مبین حصہ اول ص ۵)

جماعت خانے میں داخل ہوتے وقت ”حی زندہ“ بولو ”حی زندہ“ کا معنی ہے ”حاضر امام“
(شکشنہن مالا حصہ اول سبق ۳ صفحہ ۵۵ درسی کتاب برائے شبانہ سکول اسماعیلیہ السیوس ایشین بمبئی)

۶۰۔ شاہ پیر کی عبادت | اس دنیا میں جو مومن پہلے تھے اور جو مومن اس وقت ہیں اور جو آئندہ

ہوں گے یہ سب مومن شاہ پیر یعنی امام کی عبادت کرتے تھے کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

(گینان برہم پرکاش از پیر شمس مقدس گینانوں کا مجموعہ ص ۲۹۷)

(نوٹ) پیر شاہ بولکر ”نبی اور علی“ مراد ہوتے ہیں حوالہ کیئے شکشنہن مالا سبق ۱۱ (ص ۵۸)

۶۱۔ یا علی تو ہی رب ہے تو ہی رحمن ہے وغیرہ | یا علی تم ہی حق تعالیٰ ہو تم ہی پاک ذات ہو

مہربان بادشاہ ہو علی تم ہی تم ہو یا علی! تو ہی رب ہے تو ہی رحمن ہے یا علی!

تو ہی اول ہے تو ہی آخر ہے اور تو ہی قاضی الحاجات ہے۔ یا علی! تم ہی نے پیدا کیا تم ہی نے

پرورش کی۔ یا علی! خالق مطلق تم ہی ہو۔ یہ سمندر کا پانی، یہ زمین یہ آسمان ان سب میں تمہارا

ہی حکم چلتا ہے۔ یا علی! تیری ہی دوستی میں پیر شمس بولے کہ یا علی! سب کچھ

تم ہی ہو۔ (پچیس گینانوں کا مجموعہ گینان ۱۔ مطبوعہ اسماعیلیہ السیوس ایشین برائے پاکستان کراچی)

۶۲۔ عورتوں کو پردے کی ضرورت نہیں | عورتیں جو برقعے پہنتی ہیں وہ اچھی بات نہیں ہے مگر

اپنے دل کی آنکھوں پر حیا کا برقعہ ڈالنا تو تمہارے دل میں کبھی کوئی برا خیال نہ آئے۔

(آغا سوم کے فرامین کا مجموعہ فرمان ۱۱۲ کلام امام مبین حصہ اول صفحہ ۲۴۳ مطبوعہ بمبئی)

۶۳۔ گناہوں کی معافی کا اعلان | آج کے دن تک جتنے گناہ آپ لوگوں نے کئے ہیں وہ

سب ہم معاف کرتے ہیں اب آئندہ گناہ نہ کرنا۔ کلام امام مبین صفحہ ۳۳۴ فرمان ۱۵۵

۶۴۔ سلطنت برطانیہ سے وفاداری کی تلقین | ہمارے سامنے روحانی بچوں کا مذہبی اور

ساشر آل فرض اولین ہے کہ اپنی پولی وفاداری سے اور کل طاقت سے برٹش حکومت

(یعنی سلطنت برطانیہ) سے تعاون کریں۔ سلطنت برطانیہ اپنے مذہب اپنے مقصد کا اور اپنی آزادی کا محافظ ہے اس لئے اس وقت پر خلوص وفاداری کے ساتھ لامتناہی خدمات انجام دینی چاہئیں۔

(کلام امام مبین حصہ دوم صفحہ ۲۸ فرماں ۴۴ کے از مطبوعہ اسماعیلیہ السیوسی ایشن بمبئی)

۶۵۔ حضرت علی اپنی طاقت سے گناہ بخش کر | مرشد یعنی امام حاضر (کو ہر بات خبر جنت میں بھیج سکتے ہیں) ہے اگر وہ (اپنی تصویر کے بجائے)

شراب کو سجدہ کرنے کو کہے تو کرنا چاہیے کیونکہ وہ مرشد یعنی امام حاضر کا فرمان ہے مرتضیٰ علی بزرگ ہیں ان کے فرمان ماننے چاہئیں۔ کیونکہ وہ خود اپنی قدرت سے گناہ بخش کر جنت میں بھیج سکتے ہیں۔ (کلام امام مبین حصہ اول صفحہ ۵۵۔ فرماں ۱۸)

۶۶۔ قرآن مجید کے چالیس پیاروں میں سے آخری دس پیائے حضرت علی گھر واپس لے گئے اور موجودہ قرآن، اللہ تعالیٰ کی کتاب نہیں بلکہ حضرت عثمان کی کتاب ہے۔

حضرت علی مرتضیٰ نے لوگوں کو فرمایا کہ یہ کتاب مجھ کو رسول اللہ صلعم نے دی ہے اور آپ لوگوں تک پہنچانے کی وصیت کی ہے اس لئے آپ اس کو لیجئے اس پر سب لوگوں نے کہا کہ ہاں ہاں پاس حضرت عثمان کی کتاب ہے اور وہ ہمیں کافی ہے آپ کی کتاب کی ہمیں ضرورت نہیں، اس پر علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ اس کتاب کی رتی برابر خبر آپ لوگوں کو تا قیامت نہیں ملیگی۔ یہ کہہ کر کتاب اپنے گھر واپس لے گئے۔ وہ کتاب بقیہ دس پیائے ہیں جن کے بائیس میں پیر صدر الدین نے گنان میں سمجھا دیا ہے اس کے مطابق عمل کرو۔

(کلام امام مبین حصہ اول صفحہ ۶۴ فرماں ۲۰)

۶۷۔ اماموں کا فرمان قرآن مجید کے برابر ہے | انزل وحی کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد زمانہ کے اماموں کی معرفت ان کے فرمانوں کی شکل میں جو ہدایات کی جاتی ہیں وہ اللہ کے کلام کے برابر ہیں۔ اللہ نے حضرت پیغمبر کی معرفت تیس پیائے نازل کئے (باقی دس پیائے) زمانہ کے

اماموں کی معرفت ان کے فرمانوں کی شکل میں ظاہر ہو رہے ہیں۔

(کلام الہی اور فرمان امام از عالیجہ سلطان ہفتم نور محمد صفحہ ۶۲ کے از مطبوعہ اسماعیلیہ السیوسی ایشن سنزانیہ)

۶۸۔ قرآن مجید تو صدیوں کی بوسیدہ کتاب ہے | آپ لوگوں کے لئے جو علم ہے وہ گناہ ہے
اب امام کا فرمان ہی قابل عمل ہے | قرآن شریف کو تیرہ سو سال ہو چکے ہیں وہ

ملک عرب کی آبادی کے لئے ہے۔ گناہ کو سات سو سال ہوئے ہیں تم لوگوں کے لئے گناہ ہے
اور اسی پر عمل کرنا۔ (کلام امام مبین حصہ اول ص ۸۱ فرمان ۳۱)

۶۹۔ قرآن شریف بھی حق تھا مگر حضرت عثمان کے وقت میں اس میں رد و بدل کر دیا گیا جس

امام کی باری ہوتی ہے اس کے فرمان پر عمل کرو تو فائدہ ہوگا اصل میں تورات انجیل زبور اور فرقان
یہ سب کتابیں الگ الگ قوم پر الگ الگ وقف پر نازل ہوتی تھیں۔ قرآن مجید بھی حق تھا مگر خلیفہ
عثمان کے وقت میں اس میں رد و بدل کر دیا گیا۔ آگے کے الفاظ تیچھے اور تیچھے
کے الفاظ آگے رکھ دیئے گئے ہیں۔ اس معاملے میں سارے خلاصے ہمارے پاس ہیں تم
لوگ ہم سے پوچھو گے تو ہم تم کو یہ خلاصے دکھلائیں گے۔

(کلام امام مبین حصہ اول ص ۹۶ فرمان ۳۸ مطبوعہ اسماعیلی السیوسی برائے ہند بھٹی)

خلیفہ عثمان کے وقت میں کچھ حصہ قرآن مجید میں سے نکال دیا گیا اور کچھ حصہ بڑھا دیا گیا
امام حاضر کے پاس ہر وقت ایک نئی چیز ہوتی ہے یہ اس وقت بتانے کی نہیں ہے بعد میں ہم
بتائیں گے۔ (حوالہ بالا)

۷۰۔ تنبیخ شریعت کا اعلان عام، | تیسویں (۲۳ دس) امام حضرت شاہ حسن علی ذکرہ السلام

نے ۱۷ دس رمضان ۵۵۹ھ میں بھرے دربار میں فرمایا۔ ہر آج کے دن سے آپ کو میں
ساری شریعت کی پابندیوں سے آزاد کرتا ہوں، آج کے دن تم لوگوں کے لئے رحمت کے
دروازے کھل گئے ہیں۔ آج کے دن ہم نے پوری دنیا کو شریعت اور قیامت کے مفہوم
سے آگاہ کر دیا ہے آج کے دن کے بعد سے جو کوئی ہمیں پہچانتا تو ہم واضح الفاظ میں

بتا دیتے ہیں ۔

” ہم زمانہ کے (ناسخ شریعت) امام ہیں اور زمانہ (اب شریعت کی نہیں بلکہ علم ہمارے بعد اری کے لئے تیار ہے ۔“ نوربین پبلیکیشن چہارم کے صفحہ نمبر ۲۵۴

ہد کو رہ بالاحوالوں پر اجمالی تبصیر

ایسے مذہب کو اسلام اور اس کے ماننے والوں کو مسلمان نہیں کہا جاسکتا۔ جس مذہب میں کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کی تفسیر ”لا امام الا امام الزمان“ ہو، جس میں ”لو کان فیہا الہۃ الا اللہ لفسدتا“ میں اللہ سے اشارہ امام کی طرف ہو، جس میں ۔
هو الله الخالق الباری المصور سے عقل اول یا امام الزمان مراد ہوں، جس میں ۔
عالم الغیب والشہادۃ سے مقصود امام قائم ہوں جو قیامت کے دن ظاہر ہوں گے جس میں سورت اخلاص یعنی سورت قل هو اللہ احد میں اللہ تعالیٰ کی بجائے عقل اول یا پختن کے اوصاف بیان کئے گئے ہوں جس میں شرک کی تعریف خدا کے ساتھ کسی کو شریک کرنا نہ ہو بلکہ خلافت و امامت میں علی کے ساتھ دوسروں کو شریک کرنا ہو، جس میں رب و وصایت و امامت کی حیثیت سے آنحضرت صلعم ”مستودع“ یعنی عارضی اور حضرت علی مستقر یعنی مستقل سمجھے گئے ہوں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک اور ساتواں رسول پیدا ہو گیا ہو جس میں انبیاء (جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہیں) گنا گار ہوں اور صرف ائمہ معصوم سمجھے گئے ہوں جس میں حضرت علیؑ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تک آپ کی رسالت میں شریک ہوں جس میں حضرت علی اور ائمہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چار درجے افضل مانے گئے ہوں جس میں حضرت علی نفس اللہ معبود ملئکہ اور غافر خطیبہ الرسول سمجھے گئے ہوں جس میں آنحضرت صلعم کی اذان کے پہلے کلمے ۔ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ سے محمد بن اسمعیل، کی اور دوسرے کلمے ۔ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ سے ظہور کے دوسرے امام، القائم محمد بن عبد اللہ الہدی